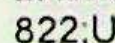

822;U



ما شاء الله لا قوة الا بالله

حسب فرمایش برادرم مکرم حاجی محمد سعید صاحب سلمہ اللہ الواہب تاجر کتب گلستان مصطفائی کے ۸۵

نسخہ گلستان مترجم



از اہتمام راجی غفران احد محمد عبد الصمد غفر لہ اللہ الاحد برادر حاجی محمد مصطفی خاں صاحب مغفور

در مطبع مصطفائی واقع نور گنج دہلی مطبوع

تاجروں کو خبر ہے مہتمم کی کتابیں نرخ تاجرانہ جلد کفایت وبلیو ذاصل روانہ ہوتی ہیں المشتہر محمد سعید تاجر کتب گلستہ دہلی مصطفائی نور گنج

درحق بندگان منہی عنہ ست و در حق
او تعالی مستحسن و مقبول و نیز معلوم شدہ کہ درین
افتتاح تلمیحست باتباع آیت مذکورہ و
حاصلش آنکہ منت کردن بارنعمت بر دیگری بہاد
دنہم علیہ را مرہون احسان خود داشتن با
وانجا ہمہ حضرت جل علا راست ووصف
غیر او تعالی اشرکتے خدا و ازین تقریر
وجہ اختیار حمد بلفظ منت کردلالت بر اختصاص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

منت خدای را عزوجل کہ طاعتش موجب قربت ست

احسان خدا کے تئین ہے کہ غالب اور بزرگ ہے کہ بندگی کرنا اسکا سبب نزدیک ہونے کا ہے

و بشکر اندرش مزید نعمت ہر نفسے کہ فرو میرود ممد

اور بیچ شکر اسکے کے زیادہ ہونا نعمت کا ہے جو سانس کہ نیچے جاتی ہے بڑھانے والی

حیات ست و چون برمی آید مفرح ذات پس در ہر نفسے

زندگی کی ہے اور جو اوپر آتا ہے خوشی دینے والی ذات کی پس بیچ ہر ایک دم کے

دو نعمت موجود ست و بر ہر نعمتے شکرے واجب

دو نعمتین موجود ہین اور اوپر ہر نعمت کے ایک شکر واجب ہے

از دست و زبان کہ بر آید	کز عہدۂ شکرش بدر آید
ہاتھ اور زبان کسکے سے بر آوے	کہ حق شکر اسکے سے باہر آوے

اِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُکْرًا وَ قَلِیلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُورُ قطعہ

عمل کرو تم اے آل داؤد شکر کو اور تھوڑے ہین بندون میرے سے شکر کرنیوالے

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش
بندے کو وہی بہتر کہ تقصیر اپنی سے
عذر بدرگاہ خدا آورد
عذر بیچ درگاہ خدا کے لاوے

ورنہ سزاوار خداوندیش
اور جو نہیں لائق صاحبی اسکی کے
کس نتواند کہ بجا آورد
کوئی نہیں سکتا ہے کہ بجا لاوے

باران رحمت بیحسابش ہمہ را رسیدہ و خوان نعمت
مینھ رحمت بےحساب اسکی کا سب کو پہنچا اور خوان نعمت
بیدریغش ہمہ جا کشیدہ پردۂ ناموس بندگان بگناہ فاحش
بے افسوس اسکے کا سب جگہ کھینچا پردہ غیرت بندوں کا سبب گناہ بڑے کے
ندرد و وظیفۂ روزی بخطاے منکر نبرد قطعہ
نہ پھاڑے اور روزینہ روزی کھانیوالوں کا ساتھ خطاے بڑے کے نہ کاٹے

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب
اے کریم ایسا ہے تو کہ خزانہ غیب سے
گبر و ترسا وظیفہ خور داری
گبر اور ترسا کو بھی روزینہ کھانیوالا رکھتا ہے تو

دوستان را کجا کنی محروم
دوستوں کے تئیں کہاں کرے تو محروم
تو کہ با دشمنان نظر داری
تو ایسا ہے کہ ساتھ دشمنوں کے نظر رکھتا ہے تو

فراش باد صبا را گفتہ تا فرش زمردین بگسترد
فراش باد صبا کے تئیں کہا تو فرش سبز رنگ بچھائے
و دایۂ ابر بہاری را فرمودہ تا بنات نبات را در مہد
اور دایہ ابر بہار کے تئیں فرمایا تو لڑکیوں روئیدگی کے تئیں بیچ گہوارے
زمین بپرورد و درختان را بخلعت نوروزی قبای
زمین کے پالے اور درختوں کے تئیں ساتھ خلعت نوروزی کے قبا
استبرق دربر گرفتہ و اطفال شاخ را بقدوم موسم ربیع
سبز ریشم کی پہنائی اور لڑکوں شاخ کے تئیں بیچ آنے فصل بہار کے

کلاه شگوفه بر سر نهاده عصارهٔ نحلے بقدرت او شهد فائق شده

ٹوپی کلی کی اوپر سر کے رکھی چوا او مکھی کا بسبب قدرت اسکی کے شہد فوقیت رکھنے والا ہوا

و تخم خرمائے بتربیت او نخل باسق گشته قطعه

اور بیج خرمے کا بسبب پرورش اسکی کے درخت بلند ہوا

ابر و باد و مه و خورشید و فلک در کارند

بادل اور ہوا اور چاند اور سورج اور آسمان بیچ کام کے ہیں

تا تو نانی بکف آری و بغفلت نخوری

اسلیے کہ ایک روٹی بیچ ہتھیلی کے لاوے تو اور ساتھ غفلت کے نہ کھاوے تو

همه از بهر تو سرگشته و فرمان بردار

سب واسطے تیرے گردش کرنیوالے حکم اٹھانیوالے ہیں

شرط انصاف نباشد که تو فرمان نبری

شرط انصاف کی نہووے کہ تو حکم نہ بجالاوے تو

در خبرست از سرور کائنات مفخر موجودات رحمت

حدیث میں وارد ہے سردار دنیا جاے فخر مخلوق سے اور رحمت

عالمیان صفوت آدمیان تتمهٔ دور زمان بیت

واسطے عالم کے رہنے والوں کے اور برگزیدہ آدمیوں سے اور ذخیرہ گردش زمانے کے

شفیع مطاع نبی کریم

شفاعت کرنیوالے اطاعت کیے گئے خبر دینے والے بزرگ

قسیم جسیم نسیم وسیم

قسمت کرنے والے صاحب جسم پاکیزہ و شگفتہ صاحب حسن

قطعه بلغ العلی بکماله

پہنچے بلندی کو بسبب کمال مرتبے اپنے کے

کشف الدجی بجماله

دور ہوئیں اندھیریاں ظلم اور کفر کی بسبب جمال اسکے کے

حسنت جمیع خصاله

نیک ہیں تمام خصلتیں ان کی

صلوا علیه وآله بیت

درود بھیجو اوپر انکے اور اولاد انکی کے

چه غم دیوار امت را که دارد چون تو پشتیبان

کیا غم دیوار امت کے تئیں کہ رکھے مانند تیرے پشت کا نگاہ رکھنے والا

چه باک از موج بحر آنرا که باشد نوح کشتیبان

کیا ڈر لہر دریا سے اسکے تئیں کہ ہووے نوح کشتی کا نگاہ رکھنے والا

که یکے از بندگان گنهگار پریشان روزگار دست انابت بامید اجابت
کہ ایک بندون گنہگار سرگشتہ روزگار سے ہاتھ توبہ کا ساتھ امید قبول ہونے کے
بدرگاهِ خداوند جلّ وعلا بردارد ایزد تعالیٰ درو نظر نکند
بیچ درگاہ بزرگ اور برتر کے اٹھاوے اللہ برتر بیچ اُسکے نظر نہ کرے
بازش بخواند بار دیگر اعراض فرماید بازش بتضرع وزاری
پھر اُسکو پکارے وہ دوسری بار روگردانی اور چشم پوشی فرماوے پھر اُسکو ساتھ رونے اور رونے کے
بخواند حق سبحانه وتعالیٰ گوید یا ملائکتی قد استحییت من
پکارے اللہ پاک اور برتر کہتا ہے اے فرشتو میرے ہر آئینہ شرم رکھتا ہوں مین
عبدی ولیس له غیری دعوتش را اجابت کردم وامیدش
بندے اپنے سے اور نہین ہے واسطے اُسکے سوا میرے دعا اُسکی کے تئین قبول کیا مین نے اور امید اُسکی
برآوردم که از بسیاری دعا و گریهٔ بنده همی شرم دارم بیت
بر لایا مین کہ بہت دعا اور رونے بندے سے شرم رکھتا ہوں مین

کرم بین و لطف خداوندگار	گنه بنده کرده است و او شرمسار
کرم دیکھ اور مہربانی خداوندگار کی	گناہ بندے نے کیا ہے اور وہ شرمندہ ہے

عاکفان کعبهٔ جلالش به تقصیر عبادت معترف که
گوشہ بیٹھنے والے کعبہ بندگی اُسکی کے ساتھ تقصیر بندگی کے اقرار کرنیوالے ہیں
که ما عبدناک حق عبادتک و واصفان حلیهٔ جمالش
کہ نہین عبادت کی ہمنے تیری حق عبادت کرنے تیرے کا جو ہے اور صفت کرنیوالے صورت جمال اُسکی کے
بتحیر منسوب که ما عرفناک حق معرفتک قطعه
ساتھ حیرت کے نسبت کیے گئے کہ نہین پہچانا ہے ہمنے تجکو حق پہچاننے تیرے کا

گر کسے وصف او ز من پرسد	بیدل از بی نشان چه گوید باز
جو کوئی وصف اُسکا مجھ سے پوچھے	بے ہوش بے پتے سے کیا کہے پھر

عاشقان کشتگان معشوقند — بر نیاید ز کشتگان آواز
عاشق مارے ہوئے معشوق کے ہین — نہین نکلتی ہے مرے ہوؤن سے آواز

یکی از صاحبدلان سر بجیب مراقبہ فرو بردہ بود و در بحر
ایک صاحبدلون سے بیچ گریبان مراقبہ کے نیچے لے گیا تھا اور بیچ دریا کے
مکاشفہ مستغرق شدہ حالی کہ ازان معاملت باز آمد یکی
مکاشفہ کے ڈوبنے والا ہوا جس وقت کہ اُس معاملے سے پھر آیا ایک نے
از محبان گفت ازین بوستان کہ بودی چہ تحفہ کرامت
دوستون سے کہا اس باغ سے کہ تھا تو کیا تحفہ عنایت
کردی اصحاب را گفت بخاطر داشتم کہ چون بدرخت
کیا تونے یارون کے تئین کہا صاحبدل نے ارادہ رکھتا تھا مین کہ جب پاس درخت
گل برسم دامنی پُر کنم ہدیۂ اصحاب را چون برسیدم
گل کے پونہچون مین دامن بھرون مین تحفہ واسطے یارون کے جو پونہچا مین
بوی گل چنان مست کرد کہ دامنم از دست برفت قطعہ
خوشبوے گل نے ایسا مست کیا مجکو کہ دامن میرے ہاتھ سے گیا

ای مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز — کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد
اے چڑیا صبح کی عشق پروانے سے سیکھ — کہ اُس جلے ہوئے کے تئین جان گئی اور آواز نہ آئی
این مدعیان در طلبش بیخبرانند — کان را کہ خبر شد خبرش باز نیامد
یہ دعوی کرنیوالے بیچ طلب اُسکی کے بیخبر ہین — جس کسیکو کہ خبر ہوئی خبر اُسکی پھر نہ آئی

قطعہ

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم — وز ہرچہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم
اے خدا تو برتر ہے خیال اور اندازے اور شک اور وہم سے — اور جس چیز کو کہ کہا ہے بزرگون نے اور سنا ہے ہم نے اور پڑھا ہے ہم نے

دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر	ما همچنان در اول وصف تو مانده ایم
دفتر تمام ہوا اور آخر کو پہونچی عمر	ہم ویسے ہی بیچ پہلے وصف تیرے کے رہے ہین ہم

ذکر محامد پادشاه اسلام اتابک ابوبکر بن سعد زنگی نور الله تربته
ذکر مضمون بادشاه اسلام اتابک ابوبکر بیٹے سعد بیٹے زنگی کا روشن کرے الله تربت اسکی

ذکر جمیل سعدی که در افواه عوام افتاده است و صیت
ذکر خوب سعدی کا کہ بیچ منھ خلق کے پڑا ہے اور شہره

سخنش که در بسیط زمین رفته و قصب الجیب حدیثش که همچو
سخن اسکے کا بیچ کشادگی زمین کے گیا اور قصب الجیب حدیث اسکے کا کہ مانند

شکر می خورند و رقعهٔ منشاتش که همچو کاغذ زر می برند بر کمال
شکر کے کہاتے ہین اور ٹکڑا تصنیف اسکے کا کہ مانند کاغذ زر کے لیجاتے ہین اور کمال

فضل و بلاغت او حمل نتوان کرد بلکه خداوند جهان و
بزرگی اور علمیت اسکی کے گمان نہ سکیے کرنا بلکہ صاحب جہان کا اور

قطب دائرهٔ زمان و قائم مقام سلیمان و ناصر اهل ایمان
قطب دائرهٔ زمان کا اور قائم مقام سلیمان علیہ السلام کا اور مددگاری دینے والا اہل ایمان کا

اتابک اعظم مظفر الدنیا و الدین ابوبکر بن سعد بن زنگی
اتالیق بڑا بادشاه بڑا ظفر پایا گیا دنیا اور دین کا یعنی ابوبکر بیٹا سعد بیٹا زنگی کا

ظل الله تعالی فی ارضه رب ارض عنه و ارضه
سایہ خدائے تعالے کا بیچ زمین اسکی کے اے رب میرے راضی ہو اس سے اور راضی رکھ اسکو

بعین عنایت نظر کرده است و تحسین بلیغ فرموده و
اس بادشاه نے طرف میرے بخشش سے نظر کی ہے اور شاباش نسبت فرمائی اور

ارادت صادق نموده لاجرم کافهٔ انام از خواص و عوام بمحبت او
خواہش سچی کی خواه مخواه گروه خلق نے خاصون و عامون سے بسبب محبت اسکی کے

گرائیدہ اند کہ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ رباعی

خواہش کی ہے کہ لوگ اوپر دین بادشاہوں کے ہین

زانکہ کہ ترا بر من مسکین نظر است

سبب کہ تیرے تئیں اوپر مجھ غریب کے نظر شفقت کی ہے

آثارم از آفتاب مشہور تر است

نشانیان میری یعنی شعر میرے آفتاب سے مشہور زیادہ ہین

گر خود ہمہ عیبہا بدین بندہ در است

اگر تحقیق سب عیب بیچ اس بندے کے ہین

ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر است

ہر عیب کہ بادشاہ پسند کرے سو ہنر ہے

قطعہ

گلی خوشبوی در حمّام روزی

ایکمٹی خوشبودار بیچ حمام کے ایک روز

رسید از دست محبوبی بدستم

پونہچی ہاتھ ایک معشوق سے بیچ ہاتھ میرے کے

بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری

بہتی سے کہا مین نے کہ مشک ہے تو یا عبیر ہے تو

کہ از بوی دلاویز تو مستم

کہ خوشبوے دلاویز تیری سے مست ہو رہا ہین

بگفتا من گلی ناچیز بودم

کہا اس مٹی نے مین ایک مٹی ناچیز تھی مین

ولیکن مدتی با گل نشستم

ولیکن تھوڑے دنون ساتھ پھولون کے صحبت کی مینے

جمال ہمنشین در من اثر کرد

خوبی ہمنشین نے یعنی صحبت پھول نے بیچ میرے اثر کیا

وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

وگرنہ مین وہی خاک ہون جیسیا کہ جانتے ہین مجکو

اَللّٰھُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِیْنَ بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ ✻ وَضَاعِفْ ثَوَابَ

بار خدایا برخوردار کر مسلمانون کو بسبب دراز ہونے عمر اسکی کے اور دو چند کر بادافش

جَمِیْلِہٖ وَحَسَنَاتِہٖ ✻ وَارْفَعْ دَرَجَ اَوِدَّائِہٖ وَوُلَاتِہٖ ✻

خوبی اسکی کا اور نیکیون اسکی کا اور بلند کر درجے دوستون اور نوکرون اسکے کے

وَدَمِّرْ عَلٰی اَعْدَائِہٖ وَشُنَاتِہٖ ✻ بِمَا تُلِیَ فِی الْقُرْاٰنِ مِنْ

اور ہلاکی لا اوپر دشمنون اور بد گمان رکھنے والون اسکے کے برکت اس چیز سے جو تلاوت کیجاتی ہے بیچ قرآن کے

اَیَاتِهٖ وَاٰمِنْ بَلَدَهٗ یَا رَبِّ وَاحْفَظْ وَلَدَهٗ **قطعہ**
آیتون سے اور چین مین رکھ شہر اسکا ای پروردگار میرے اور پناہ مین رکھ اولاد اسکی کو

لَقَدْ سَعِدَ الدُّنْیَا بِهٖ دَامَ سَعْدُهٗ
تحقیق نیک ہوئی دنیا ساتھ اسکے ہمیشہ ہو جو نیکی ساتھ اسکے

وَاَیَّدَهُ الْمَوْلٰی بِاَلْوِیَةِ النَّصْرِ
اور مدد کرے اسکی مولے ساتھ جھنڈون فتح کے

کَذٰلِکَ تَنْشَأُ لِیْنَةٌ هُوَ عِرْقُهَا
جیسا نشو و نما پاتا ہے درخت ویسی ہی ہوتی ہین شاخین اسکی

وَحُسْنُ نَبَاتِ الْاَرْضِ مِنْ کَرَمِ الْبَذْرِ
اور خوبی روئیدگی زمین کی بزرگی بیج کی سے ہے

ایزد تعالی و تقدس خطۂ پاک شیراز را بہیبت حاکمان عادل و ہمت
خدا سے برتر اور پاک شہر شیراز کو ساتھ ہیبت حاکمون عادل اور توجہ

عالمان عامل تا زمان قیامت در امان سلامت نگہدارد **قطعہ**
عالمون باعمل کے تا زمانہ برپا ہونے قیامت کے بیچ پناہ سلامت کے نگاہ رکھے

اقلیم پارس را غم از آسیب دہر نیست
ولایت پارس کے تئین غم آفت زمانے سے نہین ہے

تا بر سرش بود چو توئی سایۂ خدا
جب تک کہ اوپر سر اسکے کے ہوئیگا تجھ ایسا بادشاہ

امروز کس نشان ندہد در بسیط خاک
آجکے دن کوئی نشان نہین دیتا ہے بیچ کشادگی زمین کے

مانند آستان درت مأمن رضا
مانند چوکھٹ دروازہ تیرے کی جاے آرام خوشنودی کے

بر تست پاس خاطر بیچارگان و شکر
اور پر تیرے ہے ای بادشاہ نگاہ رکھنا خاطر بیچارون کا اور شکر

بر ما و بر خدای جہان آفرین جزا
اوپر ہمارے ہے اور اوپر خداے جہان پیدا کرنیوالے کے بدلہ نیکی کا

یا رب ز باد فتنہ نگہدار خاک پارس
ای پروردگار ہواے فتنہ سے نگاہ رکھ شہر شیراز کے تئین

چندانکہ خاک را بود و باد را بقا
جب تک کہ زمین کو رہے اور ہوا کے تئین زندگی ہووے

در سبب تالیف کتاب
ذکر بیچ سبب تصنیف کتاب گلستان کے

یک شب تامل ایام گذشتہ می کردم و بر عمر تلف کردہ
ایک رات کو خیال بیچ زمانے گذرے ہوئے کے کرتا تھا مین اور اوپر عمر تباہ کی ہوئی کے

تاسف میخوردم و سنگلاخ دل را بالماس آب دیده می سفتم

افسوس کھاتا تھا میں اور پتھر حجرے اپنے کا ساتھ الماس آب دیدہ کے پروتا تھا میں

واین بیتها مناسب حال خود میگفتم مثنوی

اور یہ بیتیں مناسب حال اپنے کے کہتا تھا میں

هر دم از عمر میرود نفسی
ہر وقت عمر سے جاتا ہے ایک دم
چون نگه میکنم نماند بسی
جو دیکھتا ہوں میں بغور تو نہیں رہی ہے بہت

ای که پنجاه رفت و در خوابی
اے سعدی کہ پچاس برس گئے اور بیچ خواب کے ہے تو
مگر این پنج روز دریابی
مگر یہ پانچ روز پہچانے تو

خجل آنکس که رفت و کار نساخت
شرمندہ وہ شخص کہ گیا اور کچھ کام نہ کیا
کوس رحلت زدند و بار نساخت
نقارہ کوچ کا بجایا اور اسباب نہ لادا

خواب نوشین بامداد رحیل
نیند میٹھی صبح کوچ کرنے کی
باز دارد پیاده را ز سبیل
پیچھے رکھتی ہے پیادے کے تئیں راہ سے

هر که آمد عمارت نو ساخت
جو کہ آیا ایک عمارت نئی بنائی
رفت و منزل بدیگری پرداخت
جب مر گیا وہ عمارت واسطے دوسرے کے خالی کی

وان دگر پخت همچنین هوسی
اور اس دوسرے نے پکائی اسی طرح ہوس
وین عمارت بسر نبرد کسی
اور یہ عمارت سر پر نہ لے گیا کوئی

یار ناپایدار دوست مدار
معشوق بے قیام کو دوست مت رکھ
دوستی را نشاید این غدار
دوستی کے نہیں لائق ہے یہ بے وفا

مایه عیش آدمی شکم ست
اصل زندگی آدمی کی یہ پیٹ ہے
تا بتدریج میرود چه غم ست
اگر اعتدال سے جاتا ہے تو کیا غم ہے

گر به بندد چنانکه نگشاید
اگر بند ہووے ایسا کہ نہ کھلے
گو دل از عمر بر کند شاید
جو دل عمر سے اٹھا دے تو لائق ہے

ور گشاید چنانکہ نتوان بست
اور جو کھلے آپ کہ نہ بند ہو سکے
چار طبع مخالف و سرکش
چار طبیعتیں ضد کرنے والی اور نفرت کرنیوالی
گر یکے زین چہار شد غالب
جو ایک ان چاروں خلط سے غالب ہوا
لاجرم مرد عارف کامل
اس لیے مرد خدا شناس صاحب کمال
نیک و بد چون ہمی بباید مرد
نیک اور بد جو آخر کار مرین گے
برگ عیشی بگور خویش فرست
سامان زندگی کا بیچ قبر اپنی کے بھیج
عمر برفست و آفتاب تموز
عمر مثل برف کے ہے اور دھوپ بھادوں کی ہی
اے تہیدست رفتہ در بازار
اے خالی ہاتھ گیا ہوا بیچ بازار کے
ہر کہ مزروع خود بخورد بخوید
جس شخص نے کھیتی اپنی کھائی کچی
پند سعدی بگوش دل بشنو
نصیحت سعدی کی کان دل سے سن

گو بشنو از حیات دنیا دست
کہ اس شخص کو کہ زندگی دنیا سے ہاتھ دھو
چند روزے بوند باہم خوش
کتنے دنوں رہتی ہیں آپس میں خوش
جان شیرین برآید از قالب
جان میٹھی نکل جائے تن سے
نہد بر حیات دنیا دل
نہیں رکھتا ہے اوپر زندگی دنیا کے دل
خنک آنکس کہ گوی نیکی برد
خوشا وہ شخص کہ گیند نیکی کا لے گیا
کس نیارد ز پس تو پیش فرست
کوئی نہ لاوے پیچھے سے تو آگے بھیج
اندکے ماند و خواجہ غرہ ہنوز
تھوڑی سی رہی ہے اے خواجہ غرور کب تک کریگا
ترسمت پر نیاوری دستار
ڈرتا ہوں میں بھری ہوئی نہ لاوے گا تو پگڑی
وقت خرمنش خوشہ باید چید
وقت خرمن کے اسکو لائق ہے بالی چننا
رہ چنین ست مرد باش و برو
راہ ایسی ہے مردانہ وار ہو اور چل

بعد از تامل مصلحت آن دیدم کہ در نشیمن عزلت نشینم
بعد فکر کرنے اس بات کے مصلحت وہ دیکھی میں نے کہ بیچ آشیانہ گوشہ نشینی کے بیٹھوں میں

و دامن صحبت فراهم چینم و دفتر از گفتارهاے پریشان بشویم
اور دامن صحبت سے چنوں میں اور دفتر باتوں پریشان سے دھوؤں میں

و من بعد پریشان نگویم بیت
اور اس کے پیچھے پریشان باتیں نہ کہوں گا میں

زبان بریده بکنجے نشسته صمٌ بکمٌ
زبان کٹی ہوا ایک گوشے میں بیٹھا بہرا اور گونگا

به از کسے که نباشد زبانش اندر حکم
بہتر اس شخص سے کہ نہ ہووے زبان اسکی بیچ حکم کے

تا یکے از دوستان که در کجاوه همنشین من بودے و در حجره جلیس
تو ایک دوستوں سے کہ بیچ کجاوے کے ہمنشین میرا تھا اور بیچ کوٹھری کے پاس بیٹھنے والا

برسم قدیم از در درآمد چندانکه نشاط ملاعبت کرد و بساط مداعبت گسترد
ساتھ رسم قدیم کے دروازے سے آیا جتنا کہ خوش مزاجی اور خوش طبعی اور بازی کی اور بچھونا بازی کرنے کا بچھایا

جوابش نگفتم و سر از زانوے تعبد برنگرفتم رنجیده نگه کرد و گفت قطعه
جواب اسکا نہ کہا میں نے اور سر زانوے عبادت سے نہ اٹھایا میں نے رنجیدہ ہوکر دیکھا اور کہا

کنونت که امکان گفتار هست
اب تجھکو طاقت بات کرنے کی ہے

بگواے برادر بلطف و خوشی
کہہ اسے بھائی ساتھ مہربانی اور خوشی کے

که فردا چو پیک اجل در رسد
کہ کل جو قاصد موت کا آ پہنچے گا

بحکم ضرورت زبان درکشی
خواہ مخواہ زبان بند کرے گا تو

کسے از متعلقان منش برحسب واقعه مطلع گردانید که فلان عزم
کسی نے علاقہ داروں میرے سے اسکو اوپر موافق احوال کے خبردار کیا کہ فلانے نے قصد

کرده است و نیت جزم که بقیت عمر معتکف نشیند و خاموشی گزیند
کیا ہے اور نیت مضبوط کہ باقی عمر اعتکاف میں بیٹھے اور خاموشی قبول کرے

تو نیز اگر توانی سر خویش گیر و مجانبت پیش گفتا بعزت عظیم
تو بھی اگر ہو سکے راستہ اپنا لے اور کنارہ آگے کر کہا قسم ہے بزرگی خدا کی

وصحبت قدیم که دم بر نیارم و قدم بر ندارم مگر انگه که سخن گفته شود
اور قسم ہے صحبت قدیم کی سانس نہ لونگا میں اور قدم نہ اٹھاؤنگا میں مگر اس وقت کہ بات کہی جاوے

بعادتِ مالوف وطریقِ معروف که آزردنِ دل دوستان
ساتھ عادت الفت کی گئی کے اور راہ پہچانی گئی کے کہ آزردہ کرنا دل دوستوں کا

جہل ست و کفارتِ یمین سہل خلاف راه صواب ست وعکس
نادانی ہے اور بدلہ قسم کا آسان ہے خلاف راہ نیک کے ہے اور خلاف

رای اولی الالباب ذوالفقارِ علیؑ در نیام و زبان سعدیؒ در کام قطعه
عقل صاحبوں دانائی کے تلوار علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیچ میان کے ہے اور زبان سعدی کی تالو میں

زبان در دهان خردمند چیست زبان بیچ منہ عقلمند کے کیا ہے چو در بسته باشد چه داند کسی جو دروازہ بند ہووے کیا جانے کوئی	کلید درِ گنج صاحب هنر کنجی دروازے خزانے صاحب ہنر کی که جوهر فروش ست یا پیله ور کہ یہ دکان جوہری کی ہے یا بساطی کی

قطعه

اگرچه پیش خردمند خامشی ادب ست اگرچہ آگے عقلمند کے خاموشی ادب ہے دو چیز طیره عقل ست دم فرو بستن دو چیزیں سبکی عقل کی ہیں چپکے رہنا	بوقت مصلحت آن به که در سخن کوشی بیچ وقت مصلحت کے وہ بہتر ہے کہ بیچ بات کے کوشش کرے تو بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی وقت بولنے کے اور بولنا وقت چپکے رہنے کے

فی الجمله زبان از مکالمهٔ او در کشیدن قوت نداشتم و روی از محادثت
حاصل کلام زبان کلام کرنے باہم اُسکے سے کھینچنا طاقت نہ رکھتی میں نے اور منہ باہم بات کرنے سے

او گردانیدن مروت نداشتم که یار موافق بود و محبت صادق بیت
پھیر لینا جوانمردی نہ جانی میں نے کہ یار موافقت کرنیوالا تھا اور محبت سچا

چو جنگ آوری با کسی بر ستیز
جو لڑائی لاوے تو ساتھ اُس شخص کے لڑائی کر

که از وی گزیرت بود یا گریز
کہ اُس سے چارہ تجھکو ہووے یا بھاگ جانا

بحکم ضرورت سخن گفتم و تفرج کنان بیرون رفتم در فصل ربیعے
ساتھ حکم ضرورت کے بات کہی مینے اور خوشی کرتا ہوا باہر گیا مین بیچ فصل بہار کے

که صولت برد آرمیده بود و اوان دولت ورد رسیده قطعه
کہ شدت جاڑے نے آرام کیا تھا اور وقت دولت گلاب کا پہونچا

اول اردی بہشت ماه جلالی
اول اردی بہشت مہینے جلالی کا

بلبل گوینده بر منابر قضبان
بلبل بولنے والی اوپر منبروں شاخون کے

بر گل سرخ از نم افتاده لالی
اوپر گل سرخ کے شبنم سے پڑے ہوئے موتی

همچو عرق بر عذار شاهد غضبان
جیسے عرق اوپر رخسار معشوق غضبناک کے

شب را ببوستان با یکی از دوستان اتفاق مبیت افتاد
شب کو بیچ ایک باغ کے ساتھ ایک کے دوستون سے اتفاق رات رہنے کا پڑا

موضعی خوش و خرم و درختان دلکش و درهم گفتی که خرده
ایک مکان خوش اور سبز اور درخت دل کھینچنے والے اور گنجان گویا کہ ٹکڑے

مینا بر خاکش ریخته و عقد ثریا از تاکش آویخته قطعه
سبز شیشے کے اوپر خاک اُسکی کے گرائے ہیں اور ہار ثریا کا انگور اُسکے سے لٹکایا ہے

روضة ماء نهرها سلسال
باغ پانی نہروں اُسکی کا جاری

دوحة سجع طیرها موزون
درخت برابر چڑیاں اچھی بولنے والین

آن پر از لاله های رنگارنگ
وہ بھرا ہوا لالوں رنگ برنگ سے

وین پر از میوه های گوناگون
اور یہ بھرے ہوے میوون طرح طرح سے

باد در سایه درختانش
ہوا نے بیچ سائے درختون اُسکے کے

گسترانید فرش بوقلمون
بچھایا فرش رنگ برنگ کا

بامدادان که خاطر باز آمدن بر رای نشستن غالب آمد دیدمش
صبح کو کہ ارادہ پھرنے کا اوپر تدبیر بیٹھنے کے غالب آیا دیکھا میں نے اُس دوست کو
دامنی گل و ریحان و سنبل و ضمیران فراهم آورده و آهنگ
رومال گل اور ریحان اور سنبل اور ضمیران کا جمع لایا اور ارادہ
رجوع کرده گفتم گل بوستان را چنانکه دانی بقائی و عهد
پھرنے کا کیا کہا میں نے گل باغ کے تئین جیسا کہ جانتا ہے تو کچھ قیام اور زمانہ
گلستان را وفائی نباشد و حکیمان گفته اند هرچه نپاید
باغ کے تئین ایک وفا نہین ہے اور دانایوں نے کہا ہے جو چیز بہت دنوں نہ ٹھہرے
دلبستگی را نشاید گفتا طریق چیست گفتم برای نزهت ناظران و
دل باندھنے کو نچاہیے کہا راہ کیا ہے کہا میں نے واسطے تازگی دیکھنے والوں کے اور
فسحت حاضران کتاب گلستان توانم تصنیف کردن
کشادگی حاضرین کے کتاب گلستان بنانا کر سکتا ہون مین
که باد خزان را بر ورق او دست تطاول نباشد و گردش
کہ باد خزان کے تئین اوپر ورق اُسکے کے دست درازی نہووے اور گردش
زمان عیش ربیعش را بطیش خریف مبدل نکند **قطعه**
زمانے کی خوشحالی بہار اُسکی کو بسبب تیزی خزان کے بدل کیا نہ کرے

بچه کار آیدت ز گل طبقی	از گلستان من ببر ورقی
کیا کام آوے تیرے گل سے ایک طبق	گلستان میری سے لیجا ایک ورق
گل همین پنج روز و شش باشد	وین گلستان همیشه خوش باشد
گل یہی پانچ چھ روز رہے گا	اور یہ کتاب گلستان ہمیشہ سر سبز رہے گی

حالی که من این حکایت بگفتم دامن گل بریخت و در دامنم آویخت
جس دم کہ مین نے یہ بات کہی دامن پھولوں کا گرا دیا اور بیچ دامن میرے کے آلجھا

که اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفیٰ فصلے دو ہمان روز اتفاق بیاض
کہ سخی نے جس دم وعدہ کیا پورا کیا فصل دو اُسی روز اتفاق سے لکھنے کا

افتادہ ودر حسن معاشرت وآداب محاورت در لباسے کہ متکلمان
پڑا اور بیچ خوبی صحبت داری کے اور رہبر گفتگو کرنے کے بیچ اُس عبارت کے کہ عالمون

را بکار آید و مترسلان را بلاغت افزاید فی الجملہ ہنوز از گلستان بقیتے
کے بیچ کام آوے اور منشیون کو واقفیت زیادہ کرے حاصل کلام ابتک گلستان سے کچھ باقی

ماندہ بود کہ کتاب گلستان تمام شد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَاَحْکَمُ بِالصَّوَابِ
رہا تھا کہ کتاب گلستان تمام ہوائی اور اللہ عالم تر ہی اور حاکم تر بیچ نیکی کے

ذکر پادشاہزادہ جہان سعد بن ابی بکر بن سعد نور اللہ قبرہ
ذکر بادشاہزادہ جہان سعد بیٹے ابی بکر بیٹے سعد بیٹے زنگی کا روشن کرے اللہ قبر اسکی

وتمام آنگہ شود بحقیقت کہ پسندیدہ آید در بارگاہ جہان پناہ
اور تمام اسوقت ہووے بیچ حقیقت کے کہ پسندیدہ آوے بیچ بارگاہ جہان پناہ

شاہ سایۂ کردگار پرتو لطف پروردگار و ذخر زمان وکہف امان
ظل اللہ روشنی لطف پروردگار کا اور ذخیرہ زمان اور پناہ امان کا

اَلْمُؤَیَّدُ مِنَ السَّمَآءِ ۔ اَلْمَنْصُوْرُ عَلَی الْاَعْدَآءِ ۔ عَضُدُ الدَّوْلَۃِ
تائید پا گیا آسمان سے نصرت پا گیا اوپر دشمنون کے قوت بازو دولت

اَلْقَاہِرَۃِ ۔ سِرَاجُ الْمِلَّۃِ الْبَاہِرَۃِ ۔ جَمَالُ الْاَنَامِ مُفْخَرُ الْاِسْلَامِ
غالب کا چراغ مذہب روشن کا خوبی خلق کا فخر اسلام کا

سَعْدُ بْنُ الْاَتَابِکِ الْاَعْظَمِ ۔ شَہَنْشَاہُ الْمُعَظَّمُ ۔ مَالِکُ رِقَابِ الْاُمَمِ
سعد بیٹا اتابک بڑے کا بادشاہ بادشاہون بڑے کا مالک گردنون امتون کا

مَوْلٰی مُلُوْکِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ۔ سُلْطَانُ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۔ وَارِثُ
صاحب بادشاہون عرب اور عجم کا بادشاہ خشکی اور تری کا وارث

مُلْكِ سُلَيْمَانَ مُظَفَّرُ الدِّيْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زَنْگِي
ملک سلیمان کا فتح پایا گیا دین کا + سعد بیٹا ابوبکر بیٹا سعد بیٹا زنگی کا

اَدَامَ اللّٰهُ اِقْبَالَهُمَا وَضَاعَفَ جَلَالَهُمَا + وَجَعَلَ اِلٰى كُلِّ خَيْرٍ
ہمیشہ کرے اللہ اقبال اُن دونوں کا اور دو چند کرے بزرگیان اُن دونوں کی اور کرے طرف ہر نیکی کے

مَآلَهُمَا بکرشمہ لطف خداوندی مطالعہ فرماید قطعہ
مآل اُن دونوں کا ساتھ مہربانی خداوندی کے پڑھنا فرماوے

گر التفات خداوندیش بیاراید	نگارخانۂ چینی و نقش ارژنگیست
جو توجہ خداوندی اُسکے کی آراستہ کرے اس کتاب کو	تو نگارخانہ چین اور نقش ارژنگ ہے
امید هست که روی ملال درنکشد	ازین سخن که گلستان نه جای دلتنگیست
امید یہ ہے کہ روے ملال نہ کھینچے	بحکم اس بات کے کہ گلستان نہ جگہہ دلتنگی کی ہے
علی الخصوص که دیباچهٔ همایونش	بنام سعد ابوبکر سعد بن زنگیست
خصوصاً یہ ہے کہ دیباچہ مبارک اسکا	ساتھ نام سعد ابی بکر سعد بیٹا زنگی کے ہے

ذکر امیر کبیر فخر الدین ابی بکر بن ابی نصر اطال اللہ عمرہ
تعریف سردار بڑے فخر الدین ابی بکر بیٹے ابی نصر کی دراز کرے اللہ عمر اسکی

دیگر عروس فکر من از بی جمالی سر برنیارد و دیدهٔ یاس
پھر دولھن فکر میری کی بے جمال ہونے سے سر نہیں اُٹھاتی ہے اور آنکھ ناامیدی کی

از پشت پای خجالت برندارد و در زمرهٔ صاحب نظران متحلی
پیٹھ پانوءن شرمندگی سے نہیں اُٹھاتی ہے اور بیچ گروہ صاحب نظرون کی جلوہ گر نہ ہوتی

نشود مگر آنگه که متحلی گردد بزیور قبول امیر کبیر عالم عادل
نہیں ہوتی ہے مگر اُسوقت کہ آراستہ ہو ساتھ زیور قبول امیر بڑے نے عالم عادل

مظفر و منصور ظهیر سریر سلطنت مشیر تدبیر مملکت کهف الفقرا
ظفر پایا گیا اور مدد پایا گیا پشت پناہ سلطنت کا مشورہ دینے والا تدبیر بادشاہت کا پناہ کی جگہ فقیروں کا

طاذ الغربا مربی الفضلا محب الاتقیا افتخار آل پارس یمین الملک
جاے پناہ مسافرون کا پالنے والا فاضلون کا دوست پرہیزگارون کا فخر کرنا بسبب اوسکے اہل ایران کا قوت ملک کا
ملک الخواص باربک فخر الدولة والدین غیاث الاسلام والمسلمین
فرشتے کی نا سیتیین امیر بزرگ فخر دولت اور دین کا فریادرس اسلام اور مسلمین کو
عمدة الملوک والسلاطین ابی بکر بن ابی نصر
سردار بنایا ہوا بادشاہون اور شاہزادون کا یعنی ابی بکر بیٹا ابی نصر کا
اطال الله عمره واجل قدره وشرح صدره وضاعف اجره
دراز کرے الله عمر اسکی اور بزرگ تر کرے قدر اسکی اور کشادہ کرے سینہ اسکا اور زیادہ کرے اجر اسکا
که ممدوح اکابر آفاق ست ومجموع مکارم اخلاق شعر
کہ مدح کیا گیا بزرگون عالم کا ہے اور جمع کیا گیا بزرگیون خلقون کا

هر که در سایهٔ عنایت اوست	گنهش طاعتست ودشمن دوست
جو کوئی بیچ سایہ بخشش اسکی کے ہے	گناہ اسکا طاعت ہے اور دشمن دوست ہے

بهر یک از سائر بندگان وحواشی خدمتی معین ست کہ اگر در ادای برخی
اوپر ہر ایک سب بندون سے اور گرد بیٹھنے والون مجلس کے ایک خدمت معین ہے اگر بیچ ادا کرنے تھوڑی
ازان تهاون وتکاسل روا دارند در معرض خطاب آیند ودر محل عتاب
اسکی سے ڈھیل اور سستی روا رکھیں بیچ جگہ باز پرس کے آوین اور بیچ جگہ غضب کے
مگر برین طائفه درویشان که شکر نعمت بزرگان واجبست وذکر جمیل
مگر اوپر گروہ ان فقیرون کے کہ شکر نعمت بڑے آدمیون کا واجب ہے اور بیان کرنا خوبی انکی
ودعای خیر وادای چنین خدمتی در غیبت اولیترست که در حضور
اور دعاے خیر اور ادا کرنا ایسی خدمت کا بیچ پیٹھ پیچھے کے بہتر ہے زمانے حضور کے
این بتصنع نزدیکست وآن از تکلف دور باجابت مقرون باد قطعه
کہ یہ گروہ ساتھ بناوٹ کے نزدیک ہے اور بناوٹ اوس سے دور

پشت دوتا می فلک راست شد از خرمی
پیٹھ خم کھائی ہوئی آسمان کی سیدھی ہوئی خوشی سے

تا چو تو فرزند زاد مادر ایام را
جب کہ تجھ ایسا لڑکا پیدا ہوا مادر زمانہ کے تئین

حکمت محض است اگر لطف جہان آفرین
حکمت خاص ہے اگر مہربانی اللہ تعالے کی

خاص کند بندہ مصلحت عام را
خاص کرے ایک بندے کو واسطے مصلحت عام کے

دولت جاوید یافت ہر کہ نکونام زیست
دولت ہمیشہ کی پائی جو شخص نیک نام جیا

کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را
کہ پیچھے اُسکے سے ذکر نیک اُسکا زندہ کرتا ہے نام کے تئین

وصف ترا گر کنند ور نکنند اہل فضل
تعریف تیری اگر کرے یا نکرے صاحب علم

حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را
ضرورت مشاطہ کی نہیں ہے روی دلارام کے تئین

ذکر تقصیر خدمت و موجب اختیار عزلت

بیان کرنا تقصیر خدمت کا اور سبب اختیار کرنے گوشے کا

تقصیر و تقاعدی کہ در مواظبت خدمت بارگاہ خداوندی میرود بنابر
تقصیر اور بیٹھ رہنا یعنی سستی کرنا جو بیچ ہمیشگی خدمت بارگاہ صاحب اپنے کے ہوتا ہے بنیاد اوپر

آنست کہ طائفہ از حکمای ہندوستان در فضائل بزرجمہر سخن میگفتند
اُسکے ہے کہ ایک گروہ حکیموں ہندوستان سے بیچ فضیلتوں بزرجمہر کے بات کہتے تھے

آخر جز این عیبش ندانستند کہ در سخن گفتن بطی است یعنی درنگ بسیار میکند
آخر سوائے اُسکے عیب اُسکا نہ جانا کہ سخن کہنے میں سست بہت ہے یعنی ڈھیل بہت کرتا ہے

و مستمع را بسی منتظر می باید بود تا وی تقریر سخنی کند بزرجمہر بشنید
اور سننے والے کو بہت انتظار چاہیے ہے کھینچنا تا وہ بیان کسی سخن کا کرے بزرجمہر نے سنا

و گفت اندیشہ کردن کہ چہ گویم بہ از پشیمانی خوردن کہ چرا گفتم نظم
اور کہا اندیشہ کرنا کہ کیا کہوں میں بہتر ہے پشیمانی کھانے سے کہ کیوں کہا میں نے

سخندان پروردہ پیر کہن
بات کا جاننے والا تجربہ کیا ہوا بڈھا پرانا

بیندیشد آنگہ بگوید سخن
زبانے سے پہلے فکر کرتا ہے اسوقت بات کہتا ہے

مزن بی تأمل بگفتار دم
مت مار بے فکر بات کے دم
نکو گوی گر دیر گوئی چہ غم
نیک کہہ اگر دیر میں کہے تو کیا غم ہے

بیندیش وانگہ برآور نفس
اندیشہ کر اور اس دم بر لا دم
وزان پیش بس کن کہ گویند بس
اور اس سے آگے موقوف کر بات کہ نا کہیں چپ رہ

بنطق آدمی بہتر است از دواب
ساتھ بولنے کے آدمی بہتر ہے چارپایوں سے
دواب از تو بہ گر نگوئی صواب
چارپائے تجھ سے بہتر جو نہ بولے تو درست

قطعہ **در نظر اعیان حضرت خداوندی عز نصرہ کہ مجمع اہل دل است**
پس کس طرح بیچ نظر سردار حضرت خداوندی کے غالب ہے نصرت اسکی کہ جائے جمع ہونے صاحبان دل کی ہیے
ومرکز علمای متبحر اگر در سیاقت سخن دلیری کنم شوخی کردہ باشم وبضاعت
اور ہمارے قرار عالموں بڑے علم کی اگر بیچ روانی سخن کے دلیری کروں میں گستاخی کیا ہوا ہوں میں اور اسباب
مزجات بحضرت عزیز آوردہ وشبہ در بازار جوہریان جوی نیارد وچراغ پیش
ناقص بیچ درگاہ بزرگ کے لایا ہوا ہوں اور پوت بیچ بازار جوہریوں کے قیمت جو کہ برابر بھی نہیں رکھتی ہے اور نہ چراغ آگے
آفتاب پرتوی ندارد ومنارہ بلند بر دامن کوہ الوند پست نماید **مثنوی**
آفتاب کے کوئی روشنی نہیں رکھتا ہے اور منار بلند اگے کوہ الوند کے نیچا معلوم ہوتا ہے

ہر کہ گردن بدعوی افرازد
جو کوئی گردن دعوے سے بلند کرتا ہے
خویشتن را بگردن اندازد
اپنے تئیں گردن کے بھل ڈالتا ہے

سعدی افتادہ است وآزادہ
سعدی ایک افتادہ ہے اور بے تعلق
کس نیاید بجنگ افتادہ
کوئی نہیں آتا ہے واسطے لڑائی افتادہ کے

اول اندیشہ وانگہے گفتار
پہلے اندیشہ کر بعد ازاں بات کر تو
پای پیش آمدست وپس دیوار
پیر آگے آئی ہے اور پیچھے دیوار

نخل بندم ولے نہ در بستان
باغبانی جانتا ہوں میں اور لیکن نہیں بیچ باغ کے
شاہدم من ولے نہ در کنعان
معشوق ہوں میں اور لیکن نہیں کنعان میں

لقمان را گفتند حکمت از کہ آموختی گفت از نابینایان کہ تا جای نہ بینند پای نہ نہند

لقمان کے تئین کہا کہ حکمت کس سے سیکھی تو نے کہا اندھوں سے کہ جبتک دیکھ نہ لیں جگہ نہیں دیکھتے ہیں پاؤں نہیں رکھتے ہیں

قَدِّمِ الْخُرُوجَ قَبْلَ الْوُلُوجِ مصرع مردیت بیازمای وانگہ زن کن قطعہ

مقدم رکھ تو نکلنے کو بیٹھنے سے مردی اپنی آزما اسوقت جورو کر

گرچہ شاطر بود خروس بجنگ	چہ زند پیش باز روئین چنگ
اگرچہ چالاک ہوتا ہے مرغ بیچ لڑائی کے	لیکن کیا کر سکے آگے باز سخت چنگال کے
گربہ شیرست در گرفتن موش	لیک موش ست در مصاف پلنگ
بلی شیر ہے بیچ پکڑنے چوہے کے	لیکن خود مثل چوہے کی ہے بیچ لڑائی چیتے کے

اما باعتماد وسعت اخلاق بزرگان کہ چشم از عوائب زیردستان بپوشند و در افشای

لیکن بسبب بھروسے اور کشادگی خلق بزرگوں کے کہ آنکھ عیبوں زیردستوں سے چھپاتے ہیں اور بیچ ظاہر کرنے

جرائم کہتران نکوشند کلمہ چند بطریق اختصار از نوادر و امثال و شعر و حکایات

گناہوں چھوٹوں کے نہیں کوشش کرتے ہیں باتیں کتنی بطور مختصر کرنیکے نادرات سے اور مثالوں سے اور شعر اور حکایتوں سے

و سیر ملوک ماضی رحمہم اللہ درین کتاب درج کردیم و برخے از عمر گرانمایہ برو

اور خصلت بادشاہوں گذری ہوئی کے سے رحمت اللہ تعالیٰ کی انہوں کو بیچ اس کتاب کے لکھا کیا ہے اور تھوڑی سی عمر بیش قیمت کو اوپر اسکے

خرج موجب تصنیف کتاب این بود و باللہ التوفیق قطعہ

خرچ کیا سبب تصنیف کرنے کتاب کا یہ تھا اور اللہ سے ہے توفیق

بماند سالہا این نظم و ترتیب	ز ما ہر ذرہ خاک افتادہ جائے
رہے گی برسوں یہ نظم اور یہ ترتیب	ہمسے ہر ذرہ خاک کا پڑے گا جا بجا
غرض نقشیست کز ما یاد ماند	کہ ہستی را نمی بینم بقائے
غرض ایک نقش ہے کہ ہمسے یاد رہے گا	کیلیے کہ زندگی اپنی کو نہیں دیکھتا ہوں نہیں کوئی قیام
مگر صاحبدلے روزی برحمت	کند در کار درویشان دعائے
شاید کوئی صاحبدل ایک روز ساتھ مہربانی کے	کرے بیچ کام فقیروں کے کوئی دعا

امعان نظر در ترتیب کتاب و تهذیب ابواب ایجاز سخن را مصلحت دید تا مرین روضهٔ
غور کرنے نظر نے بیچ درستی کتاب اور آراستہ کرنے بابون کے مختصر کرنا سخن کو مصلحت دیکھا تو اس باغ
غنا و حدیقهٔ غلبا چون بهشت هشت باب اتفاق افتاد ازین سبب مختصر
سرسبز اور باغ درختون گنجان تئین مانند بہشت کے بیچ آٹھ باب کے اتفاق پڑا اس سبب سے مختصر
آمد تا بملالت نینجامد والله اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب
ہوا تو ساتھ رنج کے نہ انجام ہووے اور اللہ عالم تر ہے ساتھ نیکوئی کے اور طرف اسکے ہے جائے رجوع اور جا سے بازگشت

باب اول در سیرت پادشاهان
باب پہلا بیچ چال پادشاہون کے

باب سوم در فضیلت قناعت
باب تیسرا بیچ بزرگی قناعت کے

باب پنجم در عشق و جوانی
باب پانچوان بیچ محبت اور جوانی کے

باب هفتم در تاثیر تربیت
باب ساتوان بیچ اثر کرنے تربیت کے

مثنوی
در ان مدت که ما را وقت خوش بود
بیچ اس مدت کے کہ ہمارا وقت خوش تھا کتاب گلستان تصنیف کی
مراد ما نصیحت بود و گفتیم
مراد ہماری نصیحت تھی اور کہی ہم نے

باب دوم در اخلاق درویشان
باب دوسرا بیچ عادت فقیرون کے

باب چهارم در فوائد خاموشی
باب چوتھا بیچ فائدون چپ رہنے کے

باب ششم در ضعف و پیری
باب چھٹا بیچ ناتوانی اور بڑھاپے کے

باب هشتم در آداب صحبت
باب آٹھوان بیچ آداب صحبت کے

ز هجرت ششصد و پنجاه و شش بود
ہجرت آں علیہ الصلوۃ والسلام کے چھسو چھپن اور چھ سال تھے
حوالت با خدا کردیم و رفتیم
سپرد معاملہ خدا کے کیا ہم نے اور گئے ہم

باب اول در سیرت پادشاهان
باب پہلا بیچ چال بادشاہون کے

حکایت پادشاهی را شنیدم که بکشتن اسیری اشارت کرد بیچاره در ان
ایک بادشاہ کے تئین سنا میں نے کہ واسطے مارنے ایک قیدی کے اشارہ کیا بیچارے نے اس بیچ

حالتِ نومیدی ملک را دشنام دادن گرفت و سقط گفتن که گفته اند

حالت نومیدی کے بادشاہ کو گالی دینا پکڑا اور بیہودہ کہنا کسی نے کہا ہے

هر که دست از جان بشوید هر چه در دل دارد بگوید **بیت**

اگر جو کوئی ہاتھ جان سے دھوتا ہے جو کچھ بیچ دل کے رکھے کہتا ہے

وقت ضرورت چو نماند گریز

وقت ضرورت کے جو نرہے بھاگنا

دست بگیرد سر شمشیر تیز **شعر**

ہاتھ پکڑ لیتا ہے سر تلوار تیز کا

اِذَا یَئِسَ الْاِنْسَانُ طَالَ لِسَانُهُ

جسوقت ناامید ہوتا ہے آدمی دراز ہوتی ہے زبان اسکی

کَسِنَّوْرٍ مَغْلُوْبٍ یَصُوْلُ عَلَی الْکَلْبِ

جیسا کہ بلی عاجز ہوتی ہے حملہ کرتی ہے اوپر کتے کے

ملک پرسید که چه میگوید یکی از وزرای نیک محضر گفت ای خداوند همی گوید

بادشاہ نے پوچھا کہ کیا کہتا ہے ایک نے وزیروں نیک خصلت سے کہا اے صاحب یہی بات کہتا ہے

وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ملک را رحمت آمد و از سر خون او

اور جو شخص کھا جاوے اپنے غصے کے اور بخشنے والے آدمیوں سے بادشاہ کو تئیں رحمت آئی اور خیال خون اسکے سے

در گذشت وزیر دیگر که ضد او بود گفت ابنای جنس ما را نشاید در حضرت

در گزرا وزیر دوسرا کہ خلاف وزیر اول کے تھا کہا بھائی یوں ہمارے کو تئیں نہیں لائق ہے در گاہ میں

پادشاهان جز براستی سخن گفتن این ملک را دشنام داد و ناسزا گفت ملک روی

بادشاہوں کے سوائے سچ کے بات کہنا اسنے بادشاہ کو گالی دی اور ناکہنی باتیں نالائق کہیں بادشاہ نے منہ

ازین سخن در هم کشید و گفت آن دروغ وی پسندیده تر آمد مرا ازین

اس بات سے درہم کھینچا اور کہا وہ جھوٹ کہ اسنے کہا پسندیدہ زیادہ آیا مجھکو اس

راست که تو گفتی که روی آن در مصلحتی بود و بنای این بر خبثی و جنابی

سچ سے کہ تونے کہا اسلیے کہ منہ اسکا بیچ ایک مصلحت کے تھا اور بنیاد اس سچ کی اوپر پلیدی اور ایک گناہ کے

و خردمندان گفته اند دروغ مصلحت آمیز به از راستی فتنه انگیز **شعر**

اور دانایوں نے کہا ہے جھوٹ مصلحت کا ملا ہوا بہتر سچ فتنہ اٹھانے والے سے

هر که شاه آن کند که او گوید	حیف باشد که جز نکو گوید
جو کوئی کہ شاہ اُسکو کرے کہ وہ کہے	ظلم ہووے کہ سواے نیک بات کے کہے

لطیفه بر طاق ایوان فریدون نوشته بود مثنوی

اوپر طاق محل فریدون کے لکھا تھا

جهان ای برادر نماند بکس	دل اندر جهان آفرین بند و بس
جہان اے بھائی نہیں رہتا ہو ساتھ کسی کے	دل بیچ جہان پیدا کرنیوالے کو مشغول کر اور کفایت کر اسی بات کو
مکن تکیه بر ملک دنیا و پشت	که بسیار کس چون تو پرورد و کشت
مت کر تکیہ اوپر ملک دنیا کے اور پیٹھ	کہ اُسنے تجھ ایسے بہت شخص پالے اور مارے
چو آهنگ رفتن کند جان پاک	چه بر تخت مردن چه بر روی خاک
جب قصد جانے کا کرے جان پاک	کیا اوپر تخت کے مرنا کیا اوپر منہ خاک کے

حکایت یکی از ملوک خراسان سلطان محمود سبکتگین را بخواب دید که جمله
ایک نے بادشاہوں خراسان کے سے سلطان محمود سبکتگین کو بیچ خواب کے دیکھا کہ سب
وجود او ریخته بود و خاک شده مگر چشمانش که همچنان در چشمخانه همیگردید
بدن اُسکا متفرق ہوا تھا اور خاک ہوگیا تھا مگر آنکھیں اُسکی کہ اُسی طور سے بیچ خانہ چشم کے پھرتی تھیں
و نظر میکرد سایر حکما از تاویل آن فرو ماندند مگر درویشی که بجا آورد
اور نظر کرتا تھا سب دانا تعبیر اُس خواب کی سے حیران رہے مگر ایک فقیر نے کہ دریافت کیا
و گفت هنوز نگران ست که ملکش با دگران ست **قطعه**
اور کہا کہ اب تک حیرت سے دیکھنے والی ہیں کہ ملک اُسکا ساتھ اوروں کے ہے

بس نامور بزیر زمین دفن کرده اند	کز هستیش بروی زمین بر نشان نماند
بہت سے ناموروں کو نیچے زمین کے گاڑا ہے	کہ ہستی اُنکی سے اوپر منہ زمین کے کچھ نشان نہ رہا
آن پیر لاشه را که سپردند زیر خاک	خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند
اُس بڈھے لاشے کو کہ سونپا نیچے خاک کے	خاک نے اُسکو ایسا کھایا کہ اُس سے ہڈی نہ رہی

زنده است نام فرخ نوشیروان بخیر	اگرچه بسی گذشت که نوشیروان نماند
زندہ ہے نام مبارک نوشیرواں کا سبب بھلائی کے	اگرچہ بہت گذرا کہ نوشیرواں نہ رہا
خیری کن ای فلان و غنیمت شمار عمر	زان پیشتر که بانگ برآید فلان نماند
ایک نیکی کر اے فلانے اور غنیمت گن عمر کو	اس سے پہلے نیکی کر کہ آواز آوے کہ فلانا نہ رہا

حکایت ملکزاده را شنیدم که کوتاه بود و حقیر و دیگر برادرانش بلند و

ایک شاہزادے کو سنا میں نے کہ کوتاہ تھا اور کم رو اور دوسرے بھائی اسکے بلند اور

خوبروی بارے پدر بکراهت و استحقار دروی نظر همیکرد پسر بفراست

خوبصورت ایک بار باپ ساتھ کراہت اور استحقار کے بیچ اسکے نظر کرتا تھا لڑکے نے ساتھ دانائی اور

استبصار بجای آورد و گفت ای پدر کوتاه خردمند به که نادان بلند نه هرچه

بینائی کے دریافت کیا اور کہا اے باپ کوتاہ دانشمند بہتر جاہل بلند سے نہیں ہے جو چیز

بقامت مهتر بقیمت بهتر فقره الشَّاةُ نَظِيفَةٌ وَالْفِيلُ جِيفَةٌ شعر

ساتھ قد کے بڑی قیمت میں بہتر بکری حلال ہے اور ہاتھی حرام ہے

اَقَلُّ جِبَالِ الْاَرْضِ طُورٌ وَاِنَّهُ	لَاَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَدْرًا وَمَنْزِلًا
چھوٹا زیادہ پہاڑوں زمین سے طور ہے اور ہر آئینہ	خاص کر بڑا ہی نزدیک اللہ کے از روئے قدر اور مرتبے کے
قطعه آن شنیدی که لاغری دانا	گفت باری بابلهی فربه
وہ سنا تونے کہ دبلے دانانے	کہا ایک مرتبہ ساتھ ایک احمق موٹے کے
اسپ تازی اگر ضعیف بود	همچنان از طویلهٔ خر به
گھوڑا تازی اگر ضعیف ہووے	اسیطرح حالت ضعیفی میں طویلۂ خر سے بہتر

پدر بخندید و ارکان دولت بپسندیدند و برادران بجان برنجیدند قطعه

باپ ہنسا اور سرداروں دولت نے پسند کیا اور بھائی ساتھ جان کے رنجیدہ ہوئے

تا مرد سخن نگفته باشد	عیب و هنرش نهفته باشد
جب تک مرد نے بات نہ کہی ہووے	عیب اور ہنر اسکا چھپا رہتا ہے

هر بیشه گمان مبر که خالیست	باشد که پلنگ خفته باشد
هر جنگل مین گمان مت لیجا کر خالی هے	هو وے کر چیتا سوتا هو

شنیدم که ملک را دران قرب دشمنی صعب روی نمود چون لشکر از هر دو طرف روی
سنا مینے کہ بادشاہ کو بیچ اس نزدیکی کے ایک دشمن سخت نے منہہ دکھلایا جب لشکر دونون طرف سے منہہ
در هم آوردند و قصد مبارزت کردند اول کسیکه بمیدان در آمد آن پسر بود و گفت قطعه
بیس مین لائے اور ارادہ لڑائی کا کیا پہلے جو کوئی کہ میدان مین آیا وہ لڑکا تھا اور کہا

آن نه من باشم که روز جنگ بینی پشت من	آن منم گر در میان خاک و خون بینی سری
وہ نہین ہون مین کہ دن لڑائی کے دیکھے تو پیٹھ میری	وہ ہون مین کہ درمیان خاک اور خون کے دیکھے تو ایک سر
کانکه جنگ آرد بخون خویش بازی میکند	روز میدان وانکه بگریزد بخون لشکری
جو شخص کہ لڑائی لاتا ہے ساتھ خون اپنے کے بازی کرتا ہے	دن لڑائی کے وہ شخص کہ بھاگ جاتا ہے ساتھ خون ایک لشکر کے

این بگفت و بر سپاه دشمن زد و تنی چند مردان کاری بینداخت چون پیش پدر آمد زمین خدمت ببوسید و گفت
یہ کہا اور اوپر سپاہ دشمن کے مارا اور تن کتنے مردان کاری کو مارا جو آگے باپ کے آیا زمین خدمت کی چومی اور کہا

قطعه ای که شخص منت حقیر نمود	تا درشتی هنر نه پنداری
اے کہ جسم میرا تجھکو دبلا دکھلائی دیا	ہرگز مٹائی کو ہنر نہ جانے تو
اسپ لاغر میان بکار آید	روز میدان نه گاو پرواری
گھوڑا دبلی کمر کا کام آتا ہے	روز میدان کے نہ بیل پروار کا

آورده اند که سپاه دشمن بسیار بود و اینان اندک و جماعتی آهنگ گریز کردند پسر نعره زد
کہتے ہین کہ سپاہ دشمن کی بہت تھی اور یہ تھوڑے اور ایک جماعت نے قصد بھاگنے کا کیا لڑکے نے آواز بلند ماری
و گفت ای مردان بکوشید تا جامهٔ زنان نپوشید سواران را بگفتن او تهور
اور کہا اے مردو کوشش کرو تو ہرگز جامہ عورتون کا نہ پہنو سوارون کے تئین سبب کہنے اسکی کے بہادری
زیاده گشت و بیکبار حمله کردند شنیدم که هم دران روز بر دشمن ظفر یافتند پدر
زیادہ ہوئی اور یکبارگی حملہ کیا سنا مین نے کہ خاص اسی روز اوپر دشمن کے فتح پائی باپ نے

سر و چشم را بوسید و در کنار گرفت و هر روز نظر بیش کرد تا ولیعهد خویش کرد برادران

سر اور آنکھ اُسکی چومی اور گود مین لیا اور ہر روز نظر زیادہ کرتا تو ولیعہد اپنا کیا بھائی اُسکے

حسد بردند و زهر در طعامش کردند خواهرش از غرفه بدید و دریچه برهم زد پسر دریافت

داہ سے گئے اور زہر بیچ کھانے اُسکے کے کیا بہن اُسکی نے حجرے سے دیکھا اور کھڑکی کا پٹ آپس مین مارا لڑکے نے دریافت کیا ہاتھ

از طعام باز کشید و گفت محالست که هنرمندان بمیرند و بی هنران جای ایشان گیرند

کھانے سے کھینچا اور کہا مشکل ہے کہ ہنرمند مرجاوین اور بے ہنر مرتبہ اُنکا لیوین

شعر

کس نیاید بزیر سایهٔ بوم — ور هما از جهان شود معدوم

کوئی نہ آوے نیچے سائے اُلو کے — اور اگر ہما جہان سے ہووے ناپید

پدر را ازین حال آگهی دادند برادرانش را بخواند و گوشمال بواجب داد پس

باپ کے تئین اس حال سے خبر دی بھائیون اُسکے کو بلایا اور گوشمال خوب دی پس

هر یکی را از اطراف بلاد حصهٔ مرضی معین کرد تا فتنه فرو نشست و نزاع

ہر ایک کو طرفون شہرون کے سے حصہ پسندیدہ مقرر کیا تو فساد بیٹھا اور جھگڑا

برخاست که ده درویش در گلیمی بخسپند و دو پادشاه در اقلیمی نگنجند قطعه

اُٹھا کہ دس فقیر ایک کملی مین سوتے ہین اور دو بادشاہ ایک ولایت مین نہین سماتے ہین

نیم نانی گر خورد مرد خدای — بذل درویشان کند نیمی دگر

آدھی روٹی اگر کھاتا ہے مرد خدا کا — صرف فقیرون کا کرتا ہے آدھی دوسری

ملک اقلیمی بگیرد پادشاه — همچنان در بند اقلیمی دگر

ملک تمام ایک اقلیم کا اگر لیوے بادشاہ — ویسا ہی بیچ فکر ولایت دوسری کے رہے

حکایت طائفهٔ دزدان عرب بر سر کوهی نشسته بود و منفذ کاروان بسته

ایک گروہ چورون عرب کا اوپر سر ایک پہاڑ کے بیٹھا تھا اور راہ قافلے کی بند کی

و رعیت بلدان از مکاید ایشان مرعوب و لشکر سلطان مغلوب بحکم آنکه ملاذی

اور رعیت شہرون کی مکرون اُنھون کے سے ترسناک اور لشکر بادشاہ کا عاجز بسبب اُسکے کہ جاے پناہ

منیع از قله کوهی گرفته بود و ملجا و ماوای خود کرده مدبران ممالک آن طرف
بلند چوٹی ایک پہاڑ سے بیچ ہاتھ کے لائے تھے اور جگہ پناہ اور جگہ رہنے اپنے کی تدبیر کرنیوالوں سلطنت اُس طرف کی نے

در دفع مضرت ایشان مشاورت کردند که اگر این طایفه هم برین نسق
بیچ دور کرنے نقصان اُنکے کے مشورت کی کہ اگر یہ گروہ اوپر اسیطرح کے

روزگاری مداومت نمایند مقاومت ممتنع گردد
ایک مدت ہمیشگی کریں برابری ساتھ انکے منع کی گئی ہو

درختی که اکنون گرفتست پای
جس درخت نے کہ اب پکڑی ہے جڑ

بنیروی شخصی برآید ز جای
ساتھ زور ایک شخص کے اُکھڑے جگہ سے

وگر همچنان روزگاری هلی
اور جو اسیطرح ایک زمانہ چھوڑے تو

بگردونش از بیخ بر نگسلی
ساتھ چرخی کے اُسکے مین جڑ سے نہ اُکھیڑے تو

سر چشمه شاید گرفتن به بیل
سرچشمہ کو چاہیے بند کرنا سلائی سے

چو پر شد نشاید گذشتن به پیل
جو بہت ہوا نچاہیے گذرنا اوپر ہاتھی کے

سخن برین مقرر شد که یکی بتجسس ایشان برگماشتند و فرصت نگاه
بات اوپر اسکے ٹھہری کہ ایک شخص کو واسطے جاسوسی انکے مقرر کیا اور وقت فرصت کا نگاہ

میداشتند تا وقتیکه بر سر قومی رانده بودند و مقام خالی مانده تنی چند مردان واقعه
رکھتے تھے اُسوقت تک کہ اوپر ایک قوم کی دوڑے تھے واسطے غارت کرنیکے اور جگہ اپنے اُنھوں کی خالی رہی کتنے مردوں لڑائی

دیده و جنگ آزموده را بفرستادند تا در شعب جبل پنهان شدند شبانگاهی که دزدان
دیکھے ہوئے اور جنگ آزمودہ کے تئین بھیجا تو بیچ گھاٹی پہاڑ کے چھپنے والے ہوئے رات کے وقت کہ چور

باز آمدند سفر کرده و غارت آورده سلاح از تن بگشادند و رخت غنیمت بنهاد
پھر آئے سفر کیے ہوئے اور لوٹ لائے ہوئے ہتیار بدن سے کھولے اور اسباب لوٹ کا رکھدیا

نخستین دشمنی که بر سر ایشان تاخت آورد خواب بود چندانکه پاسی از شب بگذشت
پہلے جو دشمن کہ اوپر سر انکے دوڑ آیا نیند تھی اتنا کہ ایک پہر رات سے گذرا

قرص خورشید در سیاہی شد — یونس اندر دہان ماہی شد
گردہ آفتاب کا بیچ سیاہی کے گیا — یونس علیہ السلام بیچ منہ مچھلی کے گئے

مردانِ دلاور از کمینگاہ بدر جستند و دست یگان یگان بر کتف بستند
مرد دلاور گھات کی جگہہ سے کود پڑے اور ہاتھ ایک ایک کا اوپر مونڈھے کے باندھا
بامدادان بدرگاہِ ملک حاضر آوردند ہمہ را بکشتن فرمود اتفاقاً دران میان جوانی بود کہ میوۂ
وقت صبح کے بیچ درگاہ بادشاہ کے حاضر لائے سب کو واسطے مارنے کے فرمایا اتفاقاً بیچ اُن جوانوں کے ایک مرد تھا کہ میوہ
عنفوان شبابش نو رسیدہ و سبزۂ گلستانِ عذارش نو دمیدہ یکی از وزیران پای تخت ملک را
شروع جوانی اُسکی کا گدرایا ہوا اور سبزہ رخسارے اُسکے کا نیا اُگا ایک نے وزیروں سے تخت بادشاہ کو
بوسہ داد و روی شفاعت بر زمین نہاد و گفت این پسر ہمچنان از باغ زندگانی برنخوردہ
بوسہ دیا اور منہ واسطے بخشانے کے اوپر زمین کے رکھا اور کہا اِس لڑکے نے باغ زندگانی سے پھل نہیں کھایا ہے
و از ریعانِ جوانی تمتع نیافتہ توقع بکرم و اخلاقِ خداوندی آنست کہ ببخشیدن
اور اول جوانی سے برخورداری نہیں پائی توقع ساتھ بخشش اور خلقوں صاحب کے وہ ہے کہ بسبب بخشنے
خون او بر بندہ منت نہد ملک روی ازین سخن درہم آورد و موافق رای بلندش نیامد و گفت
خون اُسکے کے اوپر بندے کے احسان رکھیں بادشاہ نے منہ اِس بات سے درہم کھینچا اور موافق عقل بلند اُسکی کے نہ آیا اور کہا

پرتو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بد است — تربیت نااہل را چون گردکان بر گنبد است
روشنی نیکوں کی نہ پکڑے گا جو شخص کہ بنا اُسکی بد ہے — تربیت کرنا نالائق کو جیسے اخروٹ گنبد پر ہے

نسل و بنیاد ایشان منقطع کردن اولیتر است کہ آتش نشاندن و اخگر
نسل اور بنیاد اُنکی قطع کرنا بہت زیادہ بہتر ہے کسلیے کہ آگ کو بجھانا اور چنگاری کو
گذاشتن و افعی کشتن و بچہ اش نگاہ داشتن کارِ خردمندان نیست قطعہ
چھوڑنا اور سانپ کو مارنا اور بچے اُسکے کو نگاہ رکھنا کام داناؤں کا نہیں ہے

ابر گر آب زندگی بارد — ہرگز از شاخ بید بر نخوری
بدلی اگر آب حیات برساوے — ہرگز شاخ بید سے پھل نہ کھاوے تو

با فرومایه روزگار مبر ساتھ کمترین اصل کے اوقات ضائع مت کر	کز نی بوریا شکر نخوری کہ نَے بوریا سے شکر نہ کھاوے گا تو

وزیر این سخن بشنید و طوعاً و کرہاً بپسندید و بر حسن رای ملک آفرین
وزیر نے یہ بات سُنی اور از رُوے فرمانبرداری اور کراہیت کے پسند کیا اور اوپر خوبی عقل بادشاہ کے شاباش

خواند و گفت آنچہ خداوند دام ملکہ فرمود عین حقیقت ست کہ اگر در صحبت
پڑھی اور کہا جو کچھ صاحب نے ہمیشہ ہو جیو ملک اُسکا فرمایا نہایت سچ ہے کہ اگر بیچ صحبت

آن بدان تربیت یافتی طبیعت ایشان گرفتی و یکے از ایشان
اُن بدون کے تربیت پاتا سرشت اُنکی پکڑتا اور ایک اُنھون سے

شدی اما بندہ امیدوار بود کہ بعشرت صالحان تربیت پذیرد و خوی
ہوتا لیکن بندہ امیدوار تھا کہ بیچ صحبت نیکبختون کے پرورش قبول کرے اور عادت

خردمندان گیرد کہ ہنوز طفل ست و سیرت بغی و عناد آن قوم در نہاد
داناؤن کی پکڑے کہ اب تک لڑکا ہے اور خو نافرمانی اور دشمنی اُس قوم کی بیچ اصل

او متمکن نشدہ و در حدیث ست کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ
اُسکی کے جگہ پکڑنیوالی نہین ہوئی اور حدیث مین آیا ہے ہر ایک پیدا کیا گیا پیدا ہوتا ہے اوپر طور دانائی اصلی کے

فَاَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ وَیُنَصِّرَانِہٖ وَیُمَجِّسَانِہٖ قطعہ
اور ماں باپ اُسکے یہودی کرتے ہین اُسکو اور نصرانی کرتے ہین اُسکو اور مجوسی کرتے ہین اُسکو

پسر نوح با بدان بنشست بیٹا نوح علیہ السلام کا ساتھ برون کے بیٹھا	خاندان نبوتش گم شد گھرانا پیغمبری اُسکی کا گم ہوا
سگ اصحاب کہف روزی چند کتے اصحاب کہف نے دن کتنے ایک	پی نیکان گرفت مردم شد پیچھا نیکون کا لیا آدمی ہوا

این بگفت و طائفۂ از ندمای ملک باو بشفاعت یار شدند تا ملک از
یہ کہا اور ایک گروہ مصاحبون بادشاہ سے ساتھ اُسکے واسطے سفارش کے مددگار ہوئے تو بادشاہ

سر خونش او در گذشت و گفت بخشیدم اگرچه مصلحت ندیدم رباعی
خون اُسکے سے گذرا اور کہا بخشا مین نے اگرچہ مصلحت نہ دیکھی مینے

دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد
جانتا ہے تو کہ کیا کہا زال نے رستم پہلوان سے

دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد
دشمن کو نہ سکیے دُبلا اور بیچارہ گِنتا

دیدیم بسی کہ آب سرچشمۂ خرد
دیکھا ہمنے بہت کہ پانی سرچشمہ چھوٹے کا

چون بیشتر آمد شتر و بار ببرد
جب زیادہ آیا اونٹ اور بوجھ نے گیا

فی الجملہ پسر را بناز و نعمت برآوردند و استاد ادیب را بتربیت او نصب کردند
حاصل کلام لڑکے کو ساتھ ناز و نعمت کے پرورش کیا اور اُستاد ادب دینے والے کو واسطے سکھانے اُسکے کے مقرر کیا

تا حسن خطاب و رد جواب و آداب خدمت ملوکش در آموختند و در نظر ہمگنان پسندید
تو خوبی بات پوچھنے کی اور پھیرنا جواب کا اور آداب خدمت بادشاہون کے اُسکو سکھائے اور بیچ نظر سبھون کے پسند

آمد باری وزیر از شمائل او در حضرت سلطان شمۂ میگفت کہ تربیت عاقلان
آیا ایک بار وزیر عادتون اُسکی سے بیچ درگاہ بادشاہ کے تھوڑا کہتا تھا کہ تربیت داناؤن کی نے

درو اثر کردہ است و جہل قدیم از جبلت او بدر بردہ ملک را ازین سخن تبسم آمد و گفت
بیچ اُسکے اثر کیا ہے اور نادانی قدیم کو حلقت اُسکی سے باہر لیگئی بادشاہ کو اس بات سے ہنسی آئی اور کہا

بیت عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
آخر کو بھیڑیے کا بچہ بھیڑیا ہوتا ہے

گرچہ با آدمی بزرگ شود
اگرچہ ساتھ آدمی کے بزرگ ہوتا ہے

سالی دو برین برآمد طائفۂ او باش محلت در وی پیوستند و
برس دو اوپر اسکے آئے گروہ رندون محلّے کے ساتھ اُسکے ملے اور

عقد موافقت بستند تا بوقت فرصت وزیر را و ہر دو پسرش را
گرہ ساتھ دینے کی باندھی تو بوقت فرصت کے وزیر کو اور دونون بیٹون اُسکے کو

بکشت و نعمت بیقیاس برداشت و در مغارۂ دزدان بجای پدر نشست
مارا اور دولت بہت اٹھالی تھا اور بیچ غار چورون کے بجائے باپ کے بیٹھا

وعاصی شد ملک دست تحسر بدندان گرفت و گفت قطعہ

اور نا فرمانی والا ہوا بادشاہ نے ہاتھ افسوس کرنے کا دانتوں سے دبایا اور کہا

شمشیر نیک ز آہن بد چون کند کسے
تلوار اچھی لوہے بُرے سے کیونکر بنائے کوئی

ناکس بتربیت نشود اے حکیم کس
نا اہل ساتھ تربیت کے نہو وے اے حکیم لائق والا

باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
مینھ کہ بیچ پاکیزگی طبیعت اُسکی کے خلاف نہیں ہے

در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس
بیچ باغ کے لالہ جمتا ہی اور بیچ کھاری زمین کے گھاس

قطعہ زمین شورہ سنبل بر نیارد
زمین کھاری سنبل کو نہیں اوگاتی ہے

درو تخم عمل ضائع مگردان
بیچ اُسکے بیچ کام کا تباہ نہ کر

نکوئی با بدان کردن چنان ست
نیکی ساتھ بدون کے کرنا ایسا ہے

کہ بد کردن بجائے نیکمردان
کہ بد کرنا بیچ جگہ نیک مردون کے

حکایت سرہنگ زادہ را دیدم بر در سرائے اغلمش کہ عقل و کیاست و فہم و فراست
ایک پیادے کے لڑکے کو دیکھا مینے اوپر دروازے سرائے اغلمش کے کہ عقل اور بزرگی اور فہم اور دانائی

زائد الوصف داشت ہم از عہد خردی آثار بزرگی در ناصیۂ او پیدا فرد
زیادہ وصف سے رکھتا تھا بھی زمانہ چھوٹے پن سے نشانی بڑائی کی بیچ پیشانی اُسکی کے ظاہر

بالائے سرش ز ہوشمندی
اوپر سر اُسکے کے ہوشمندی سے

می تافت ستارۂ بلندی
چمکتا تھا ستارہ بلندی کا

فی الجملہ مقبول نظر سلطان آمد کہ جمال صورت و معنی داشت و خردمندان گفتہ اند
حاصل کلام قبول کیا گیا نظر بادشاہ کے آیا کہ خوبی ظاہر اور باطن کی رکھتا تھا اور دانایوں نے کہا ہے

توانگری بہنرست نہ بمال و بزرگی بعقل ست نہ بسال ابنای جنس او بر منصب او
توانگری بسبب ہنر کے ہے نہ بسبب مال کے اور بزرگی ساتھ عقل کے ہی نہ ساتھ برس کے بھائی برابر کو اوپر منصب اُسکے کے

حسد می بردند و بخیانتے متہم کردند و در کشتن او سعی بیفائدہ نمودند ع
ڈاہ لیگئے اور ساتھ ایک گناہ کے تہمت زادہ کیا اور بیچ مارڈالنے اُسکے کے سعی بے فائدہ کی

دشمن چه زند چو مهربان باشد دوست
دشمن کیا مارے جو مہربان ہووے دوست

ملک پرسید که موجب خصمی ایشان در حق تو
بادشاہ نے پوچھا کہ سبب دشمنی انسون کا بیچ حق تیرے کے

چیست گفت در سایهٔ دولت خداوندی دام ملکه همگنان را راضی کردم مگر حسودان
کیا ہے کہا بیچ سایہ دولت صاحب کے ہمیشہ ہو جیو ملک اسکا سبھون کو راضی کیا مین نے مگر دشمن

که راضی نمیشوند الا بزوال نعمت من و دولت و اقبال خداوندی باقی باد قطعه
کہ راضی نہین ہوتے ہین مگر اوپر جاتے رہنے نعمت میری کے اور دولت اور اقبال صاحب کا جو ہمیشہ باقی ہو جیو

توانم آنکه نیازارم اندرون کسی
سکتا یعنی چاہتا ہون نہین کہ نہ توڑون اگر وہ یعنی دل کسی کا

حسود را چه کنم کو ز خود برنج درست
دشمن کو کیا کرون کہ وہ آپ سے بیچ رنج کے ہے

بمیر تا برهی ای حسود کین رنجیست
مر تو چھوٹے تو اے دشمن کہ یہ وہ رنج ہے

که از مشقت او جز بمرگ نتوان رست
کہ رنج اسکے سے سوائے موت کے نہ سکیے چھوٹنا

قطعه شوربختان بآرزو خواهند
بدبخت ساتھ آرزو کے چاہتے ہین

مقبلان را زوال نعمت و جاه
صاحب اقبالون کا دور ہونا دولت اور مرتبے کا

گر نبیند بروز شپره چشم
اگر نہ دیکھے بیچ دن کے آنکھ چمگادڑ کی

چشمهٔ آفتاب را چه گناه
چشمہ آفتاب کو کیا گناہ ہے

راست خواهی هزار چشم چنان
سچ چاہے تو ہزار آنکھین ایسی

کور بهتر که آفتاب سیاه
اندھی بہتر نہ آفتاب سیاہ

حکایت یکی را از ملوک عجم حکایت کنند که دست تطاول بمال رعیت
ایک کو بادشاہون عجم سے نقل کرتے ہین کہ ہاتھ ظلم کا اوپر مال رعیت کے
دراز کرده بود و جور و اذیت آغاز تا بجائی که خلق از مکائد فعلش بجهان برفتند
دراز کیا تھا اور ظلم اور ایذا دینا آغاز کیا اس حد تک کہ خلق مکر ان ظلم اسکے سے پراگندہ ہوئی
و از کربت جورش راه غربت گرفتند چون رعیت کم شد ارتفاع ولایت
ور رنج ظلم اسکے سے راہ مسافرت کی پکڑی جب رعیت کم ہوئی محصول بادشاہت نے

نقصان بذیرفت وخزینہ تہی ماند ودشمنان طمع کردند وزور آوردند قطعہ

نقصان قبول کیا اور خزانہ خالی رہا اور دشمنون نے طمع کی اور غلبہ لائے

ہر کہ فریاد رس روز مصیبت خواہد

جو کوئی فریاد رس روز مصیبت کے چاہے

گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش

کہ بیچ زمانے سلامت کے ساتھ جوانمردی کے کوشش کر

بندہ حلقہ بگوش ار ننوازی برود

بندہ فرمانبردار کو اگر نہ سرفراز کرے تو جاوے

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

مہربانی کر مہربانی کہ بیگانہ ہووے فرمانبردار

باری در مجلس او کتاب شاہنامہ میخواندند در زوال مملکت ضحاک وعہد فریدون

ایک بار بیچ مجلس اُسکی کے کتاب شاہنامہ پڑھتے تھے بیچ دور ہونے سلطنت ضحاک اور زمانے فریدون کے

وزیر ملک را پرسید ہیچ توان دانستن کہ فریدون کہ گنج وملک وحشم نداشت چگونہ

وزیر نے بادشاہ کو پوچھا کچھ سکیے جاننا کہ فریدون کہ گنج اور ملک اور خادم اور حشم نہیں رکھتا تھا کس طور

مملکت برو مقرر شد گفت چنانکہ شنیدی خلقی برو بتعصب گرد آمدند وتقویت کردند

بادشاہی اوپر اُسکے مقرر ہوئی کہا جیسا کہ سُنا تو نے ایک خلق اوپر اُسکے بسبب طرفداری کے جمع آئی اور مدد کی

پادشاہی یافت گفت اے ملک چون گرد آمدن خلقی موجب پادشاہیست تو

بادشاہی پائی کہا اے بادشاہ جو جمع آنا خلق کا سبب بادشاہی کا ہے تو

خلق را برای چہ پریشان میکنی مگر سر پادشاہی کردن نداری فرد

خلق کو کس لیے پریشان کرتا ہے شاید خیال بادشاہی کرنے کا نہیں رکھتا ہے تو

ہمان بہ کہ لشکر بجان پروری

وہ بہتر ہے کہ لشکر برابر جان کے پرورش کرے تو

کہ سلطان بلشکر کند سروری

کہ بادشاہ بسبب لشکر کے کرتا ہے سرداری

ملک گفت موجب گرد آمدن سپاہ ورعیت ولشکر چہ باشد گفت پادشاہ را

بادشاہ نے کہا سبب جمع آنے سپاہ اور رعیت اور لشکر کا کیا ہووے کہا بادشاہ کو

کرم باید تا بر وگرد آیند ورحمت تا در پناہ دولتش ایمن نشینند وترا این ہر دو نیست مثنوی

کرم چاہیے تو ساتھ اُسکے جمع آئین اور مہربانی تو بیچ پناہ دولت اُسکی کی بیخوف بیٹھیں اور تیرے تئیں ان دونون سے ایک بھی نہیں ہے

نکند جور پیشه سلطانی | که نیاید ز گرگ چوپانی

نہین کرے ظالم بادشاہی | کہ نہین آتی ہے بھیڑیے سے چرواہی

پادشاہی کہ طرح ظلم افگند | پای دیوار ملک خویش بکند

جس بادشاہ نے کہ نقشہ ظلم کا ڈالا | جڑ دیوار ملک اپنے کی کھود دی

ملک را پند وزیر ناصح موافق طبع مخالف نیامد و روی ازین سخن درهم کشید

بادشاہ کو نصیحت وزیر نصیحت کرنے والے کی موافق طبع مخالف کے نہ آئی اور منھ بات اسکی سے پھیر لیا

و بزندان فرستاد و بسی برنیامد کہ بنی عمان سلطان بمنازعت برخاستند

اور قید خانے مین بھیجا اور بہت دن نہ گذرے کہ بیٹے چچاؤن بادشاہ کے واسطے جھگڑا کرنے کے اٹھے

و بمقاومت لشکر آراستند و ملک پدر خواستند و قومیکہ از دست تطاول

اور واسطے مقابلے کے لشکر آراستہ کیا اور ملک باپ کا چاہا ایک قوم کہ ہاتھ ظلم

او بجان رسیدہ بودند و پریشان شدہ برایشان گرد آمدند و تقویت

اسکے سے عاجز ہوئی تھی اور پریشان ہوکے اوپر انھون کے جمع آئی اور مدد

کردند تا ملک از تصرف این بدر رفت و بر آنان مقرر شد مثنوی

کی تو ملک قبضے اسکے سے باہر گیا اور اوپر انھون کے مقرر ہوا

پادشاہی کو روا دارد ستم بر زیردست | دوستدارش روز سختی دشمن زور آورست

وہ بادشاہ کہ جائز رکھے ظلم اوپر زیردست کے | دوستدار اسکا روز سختی کے دشمن زبردست ہے

با رعیت صلح کن وز جنگ خصم ایمن نشین | زانکہ شاهنشاہ عادل را رعیت لشکرست

ساتھ رعیت کے صلح کر اور لڑائی دشمن سے بےخوف بیٹھ | اسلیے کہ بادشاہ عادل کو رعیت بجاے لشکر کے ہے

فرد غم زیردستان بخور زینهار | بترس از زبردستی روزگار

غم زیردستون کا کھا خواہ مخواہ | ڈر زبردستی زمانے سے

حکایت پادشاهی با غلامی عجمی در کشتی نشست و غلام دیگر دریا را ندیدہ بود

ایک بادشاہ ساتھ ایک غلام عجمی کے بیچ کشتی کے بیٹھا اور غلام نے کبھی دریا کو نہ دیکھا تھا

و محنت کشتی نیازموده گریه و زاری در نهاد و لرزه بر اندامش افتاد ملک را عیش
اور محنت ناؤ کی نہیں آزمائی تھی رونا اور رزنا شروع کیا اور لرزہ اوپر بدن اسکے پڑا بادشاہ کو خوشی
ازو منغص بود که طبع نازک تحمل امثال این صورت نبندد و چاره ندانستند حکیمی
اسکی وجہ سے مکدر رہتی کہ طبیعت نازک بادشاہونکی توجہ اٹھانا ایسی باتونکا گوارا نہیں کرتی ہے اور کوئی علاج نہ جانا ایک حکیم
دران کشتی بود ملک را گفت اگر فرمان دهی من او را بطریقی خاموش گردانم گفت
بیچ اُس کشتی کے تھا بادشاہ کو کہا اگر حکم دے تو میں اسکے تئین ایک حکمت سے چپ کر دون میں بادشاہ نے کہا
غایت لطف و کرم باشد بفرمود تا غلام را بدریا انداختند چند نوبت غوطه خورد
نہایت مہربانی اور بخشش ہوگی فرمایا تو غلام کو بیچ دریا کے پھینک دیا کئی مرتبہ غوطے کھائے
ازان پس مویش گرفتند و پیش کشتی آوردند و بدو دست در سکان کشتی
بعد اسکے بال اُسکے پکڑے اور آگے کشتی کے لائے اور دونوں ہاتھوں کے بل پیچ دنبالہ کشتی کے
آویختند چون برآمد بگوشهٔ بنشست و قرار یافت ملک را عجب آمد پرسید
لٹکایا جو باہر آیا بیچ ایک گوشے کے بیٹھا اور قرار پایا بادشاہ کو تعجب معلوم ہوا پوچھا
که حکمت چه بود گفت از اول محنت غرق شدن ندیده بود و قدر سلامتی
کہ کیا حکمت تھی کہا پہلے سے محنت ڈوبنے کی نہ دیکھی تھی اور مرتبہ سلامتی
کشتی ندانسته همچنین قدر عافیت کسی داند که بمصیبتی گرفتار آید قطعه
ناؤ کا نہ جانا اور اسی طرح مرتبہ آرام کا وہ شخص جانتا ہے کہ جو بیچ کسی مصیبت کے گرفتار تھا ہے

ای سیر ترا نان جوین خوش نماید
اے آسودہ تجھکو روٹی جو کی اچھی نہیں معلوم ہوتی ہے
معشوق منست آنکه بنزدیک تو زشتست
معشوق میرا ہے وہ جو نزدیک تیرے برا ہے

حوران بهشتی را دوزخ بود اعراف
حوران بہشتی کو دوزخ ہے اعراف
از دوزخیان پرس که اعراف بهشتست
دوزخ والوں سے پوچھ کہ اعراف بہشت ہے

فرقست میان آنکه یارش در بر
فرق ہے درمیان اس شخص کے کہ یار اسکا بغل میں ہے
با آنکه دو چشم انتظارش بر در
اس شخص سے جسکی دونوں آنکھیں انتظار اسکے کی در پر ہوں

حکایت یکی از ملوک عجم رنجور بود در حالت پیری و امید زندگانی قطع
ایک بادشاہ عجم سے بیمار تھا بیچ حالت بڑھاپے کے اور امید زندگانی کی قطع
کرده که سواری از در درآمد و بشارت داد که فلان قلعه را بدولت خداوند بگشادیم
کی تھی کہ ایک سوار دروازے سے آیا اور خوشخبری دی کہ فلانے قلعے کو ساتھ اقبال صاحب کے فتح کیا ہمنے
و دشمنان اسیر آمدند و سپاه و رعیت آن طرف بکلی مطیع فرمان گشتند ملک
اور دشمن قید آئے اور سپاہ اور رعیت اس طرف کی سب اطاعت کرنے والی حکم کی ہوئی بادشاہ
نفسی سرد برآورد و گفت این مژده مرا نیست دشمنانم راست یعنی وارثان مملکت را
ایک سانس ٹھنڈی بر لایا اور کہا یہ خوشخبری مجھکو نہیں ہے بلکہ دشمنوں میرے کو ہے یعنی وارثوں بادشاہی کو

قطعه درین امید بسر شد دریغ عمر عزیز
بیچ اس امید کے آخر ہوئی افسوس عمر عزیز
که انچه در دلم است از درم فراز آید
کہ جو چیز بیچ دل میرے کے ہے دروازے میرے سے آگے آوے
امید بسته برآمد ولی چه فائده زانکه
امید بندھی ہوئی بر آئی اور لیکن کیا فائدہ اس سبب سے
امید نیست که عمر گذشته باز آید قطعه
کہ امید نہیں ہے کہ عمر گذری ہوئی پھر آوے
کوس رحلت بکوفت دست اجل
نقارہ کوچ کا بجایا ہاتھ موت کے نے
ای دو چشم وداع سر بکنید
اے دونوں آنکھیں میری رخصت سر کو کرو
ای کف دست و ساعد و بازو
اے ہتھیلی ہاتھ کی اور کلائی اور بازو
همه تودیع یکدگر بکنید
سب رخصت ہونا آپس میں کرو
بر من اوفتاده دشمن کام
اوپر مجھ عاجز دشمن کام کے
آخر ای دوستان گذر بکنید
آخر اے دوستو گذر کرو
روزگارم بشد بنادانی
زمانہ میرا گیا ساتھ نادانی کے
من نکردم شما حذر بکنید
میں نے نہ کیا تم پرہیز کرو

حکایت هرمز را گفتند از وزیران پدر چه خطا دیدی که بند فرمودی
ہرمز کو کہا وزیروں باپ سے کیا گناہ دیکھا تونے کہ قید فرمایا تونے

گفت گناهی معلوم نکردم ولیکن بیقین دانستم که مهابت من در دل ایشان
کہا کوئی گناہ دریافت نہ کیا مینے ولیکن ساتھ یقین کے جانا مینے کہ خوف میرا دل مین انکے
بیکرانست و بر عهد من اعتماد کلی ندارند ترسم که از بیم گزند خویش آهنگ
بہت ہے اور اوپر قول میرے کے بھروسہ پورا نہین رکھتے مین ڈرتا ہون کہ ڈر سے ضرر اپنے کے قصد
هلاک من کنند پس قول حکما را کار بستم که گفته اند قطعه
ہلاک کرنیکا میرے کا کرین تو پس قول حکیمون کو عمل کیا مینے کہ کہا ہے

از آن کز تو ترسد بترس ای حکیم
اس شخص سے جو تجھ سے ڈرے ڈر اے حکیم
وگر با چنو صد برآئی بجنگ
اور اگر ساتھ اس جیسے سو کے غالب آوے تو لڑائی مین

از آن مار بر پای راعی زند
اس سبب سانپ اوپر پاؤن چرواہے کے مارتا ہے
که ترسد سرش را بکوبد بسنگ
کہ ڈرتا ہے سر اسکے کو کچلے ساتھ پتھر کے

نه بینی که چون گربه عاجز شود
نہین دیکھتا ہے تو کہ جب بلی عاجز ہوتی ہے
برآرد بچنگال چشم پلنگ
نکالتی ہے چنگل سے آنکھ چیتے کی

حکایت ببالین تربت یحیی پیغمبر علیه السلام معتکف بودم در جامع دمشق
اوپر سرہانے قبر یحیی پیغمبر علیہ السلام کے گوشے مین بیٹھنے والا تھا مین بیچ مسجد دمشق کے
که یکی از ملوک عرب که به بی انصافی منسوب بود درآمد و نماز و دعا کرد و حاجت خواست
کہ ایک بادشاہون عرب سے کہ ساتھ بے انصافی کے نسبت کیا گیا تھا آیا اور عاجزی اور دعا کی اور حاجت چاہی

فرد درویش و غنی بندهٔ این خاک درند
فقیر اور دولتمند بندے اس دروازے کی خاک کے ہین
آنان که غنی ترند محتاج ترند
اور وہ لوگ کہ دولتمند زیادہ ہین محتاج زیادہ ہین

آنگاه مرا گفت از آنجا که همت درویشانست و صدق معامله ایشان خاطری همراه من کنید که از
اس وقت مجھکو کہا بسبب اس بات کے کہ دعا فقیرون کی ہی اور سچا معاملہ انکا ایک توجہ ساتھ میرے کرو کہ
دشمنی صعب اندیشناکم گفتمش بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمن قوی زحمت نه بینی نظم
ایک دشمن سخت سے اندیشہ کرنیوالا ہون مین کہا مینے اسکو اوپر رعیت ضعیف کے مہربانی کر تو دشمن زبردست سے سختی نہ دیکھے تو

ببازوانِ توانا و قوتِ سرِ دست
ساتھ بازوؤن زور آور اور قوت پنجہ کے

خطاست پنجۂ مسکینِ ناتوان بشکست
خطا ہے پنجہ غریب اور ناتوانون کا توڑنا

نترسد آنکہ بر افتادگان نبخشاید
کیون نہین ڈرتا ہے وہ شخص جو اوپر عاجزون کے رحم نہین کرتا ہے

کہ گر ز پای در آید کسش نگیرد دست
کہ اگر پاؤن سے گریگا کوئی اُسکا نہ پکڑیگا ہاتھ

ہر آنکہ تخمِ بدی کشت و چشمِ نیکی داشت
جس شخص نے کہ بیج بدی کا بویا اور اُمید نیکی کی رکھی

دماغ بیہدہ پخت و خیالِ باطل بست
دماغ بیہودہ پکایا اور خیال جھوٹا باندھا

ز گوش پنبہ برون آر و دادِ خلق بدہ
کان سے روئی باہر لا اور فریاد خلق کی دے

وگر تو می ندہی داد روزِ دادی ہست
اور جو تو نہین دیتا ہے فریاد ایک دن فریاد کا ہے

مثنوی بنی آدم اعضای یکدیگرند
بیٹے آدم کے ہاتھ پاؤن ایک دوسرے کے ہین

کہ در آفرینش ز یک جوہرند
کس لیے کہ بیچ پیدایش کے ایک اصل سے ہین

چو عضوی بدرد آورد روزگار
جو ایک عضو کو بیچ درد کے لاوے زمانہ

دگر عضوہا را نماند قرار
دوسرے اعضا کو نہ رہے قرار

تو کز محنتِ دیگران بیغمی
تو کہ محنت اورون سے بے فکر ہے تو

نشاید کہ نامت نہند آدمی
نہ چاہیے کہ نام تیرا رکھین آدمی

حکایت درویشی مستجاب الدعوات در بغداد پدید آمد حجاج یوسف را خبر کردند
ایک فقیر مقبول کیا گیا دعا کا بیچ بغداد کے ظاہر آیا حجاج یوسف کو خبر کی

بخواندش و گفت دعای خیری بر من کن گفت خدایا جانش بستان گفت
بلایا اُسکو اور کہا دعاے خیر مجھپہ کر کہا اے خدا جان اُسکی لے کہا

از بہر خدا این چہ دعاست گفت این دعای خیرست ترا و جملہ مسلمانان را
واسطے خدا کے یہ کیا دعا ہے کہا یہ دعاے خیر ہے تجھکو اور سب مسلمانون کو

مثنوی ای زبردستِ زیردست آزار
اے زبردست زیردست کے آزار دینے والے

گرم تا کی بماند این بازار
گرم کب تک رہے گا یہ بازار

بچه کار آیدت جهان داری بیچ کس کام کے آوے تیری جہانداری	مُردنت به که مردم آزاری مرنا تیرا بہتر ہے کہ مردم آزار ہے تو

حکایت یکی از ملوک بی انصاف پارسائی را پرسید که کدام عبادت

ایک نے بادشاہوں بے انصاف سے ایک فقیر کو پوچھا کہ کون عبادت

فاضلتر است گفت ترا خواب نیمروز تا دران یک نفس خلق را نیازاری قطعه

فضیلت زیادہ رکھتی ہے کہا تیرے تئیں سو رہنا دوپہر کا تو بیچ اُس ایک دم کے خلق کو نہ آزار دیوے تو

ظالمی را خفته دیدم نیمروز ایک ظالم کو سویا دیکھا مین نے دوپہر کو	گفتم این فتنه است خوابش برده به کہا مینے یہ فتنہ ہے نیند اُسکو لے گئی بہتر
وانکه خوابش بهتر از بیداریست اور وہ شخص کہ سونا اُسکا بہتر جاگنے سے ہے	آنچنان بد زندگانی مرده به ایسا بد زندگانی کا مرا بہتر

حکایت یکی را از ملوک شنیدم که شبی در عشرت روز کرده بود و در پایان مستی میگفت

ایک کو بادشاہون سے سنا مینے کہ ایک رات بیچ صحبت داری کے دن کیا تھا اور بیچ نہایت مستی کے کہتا تھا

بیت مارا بجهان خوشتر ازین یکدم نیست ہمکو بیچ جہان کے خوشتر زیادہ اس سے ایکدم نہین ہے	کز نیک و بد اندیشه و از کس غم نیست کہ نیک اور بد سے اندیشہ اور کسی سے غم نہین ہے

درویشی برهنه بسرما بیرون خفته بود گفت بیت

ایک فقیر ننگا جاڑے مین باہر سوتا تھا کہا

ای آنکه باقبال تو در عالم نیست اے وہ کہ اقبال تیرے نے بیچ جہان کے نہین ہے	گیرم که غمت نیست غم ما هم نیست قبول کیا مینے کہ غم تجکو نہین ہے غم ہمارا بھی نہین ہے

ملک را خوش آمد صرهٔ هزار دینار از روزن بیرون کرد و گفت دامن بدار

بادشاہ کو خوش آئی بات اُسکی تھیلی ہزار دینار کی جھروکے سے باہر کی اور کہا دامن رکھ

ای درویش گفت دامن از کجا آرم که جامه ندارم ملک را بر ضعف حال او رحمت

اے فقیر کہا دامن کہاں سے لاؤں کہ جامہ نہیں رکھتا ہوں بادشاہ کو اوپر ضعف حال اُسکے رحمت

زیادت شد و خلعتی بران مزید کرد و پیش درویش فرستاد درویش آن
زیادہ ہوئی اور ایک خلعت اوپر اسکے زیادہ کیا اور آگے فقیر کے بھیجا فقیر نے اُس
نقد و جنس را باندک مدت بخورد و پریشان کرد و باز آمد بیت
نقد اور جنس کو تھوڑی مدت مین کھایا اور پریشان کیا اور پھر آیا

قرار بر کف آزادگان نگیرد مال قرار اوپر ہاتھ آزادون کے نہین پکڑتا ہے مال	نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال نہ صبر بیچ دل عاشق کے نہ پانی بیچ چھلنی کے

در حالتیکه ملک را پروای او نبود حال بگفتند بہم برآمد و روی ازو درہم کشید و ازینجا
بیچ اُس حالت کے کہ بادشاہ کو تئین پروا اُسکی نہ تھی حال اُسکا کہا بادشاہ غصہ مین آیا اور منہ اُس سے غصے مین کھینچا اور اسی جگہ سے
گفته اند اصحاب فطنت و خبرت که از حدت و صولت پادشاهان حذر باید بودن
کہا ہے صاحبون دانائی اور ہوشیاری نے کہ تیزی اور دبدبے بادشاہون سے حذر مین چاہیے رہنا
که غالب همت ایشان بمعظمات امور مملکت متعلق باشد و تحمل ازدحام عوام نکنند مثنوی
کہ اکثر ہمت اُنکی ساتھ بڑے کامون بادشاہی کے علاقہ کی گئی رہتی ہے اور برداشت ہجوم اہل کی نہین کرتے ہین

حرامش بود نعمت پادشاه حرام اُس شخص کو ہو نعمت بادشاہ کی مجال سخن تا نبیند ز پیش قدرت بات کی جبتک نہ دیکھے تو آگے سے	که هنگام فرصت ندارد نگاه کہ وقت فرصت کا نہین رکھتا ہے نگاہ به بیهوده گفتن مبر قدر خویش ساتھ بیہودہ کہنے کے مت لیجا مرتبہ اپنا

گفت این گدای شوخ چشم مبذر را که چندین نعمت بچندین مدت برانداخت براند
بادشاہ نے کہا اس فقیر گستاخ فضول خرچ کو کہ اتنی نعمت اتنی مدت مین ضائع کی نکالو
که خزینهٔ بیت المال لقمهٔ مساکین ست نه طعمهٔ اخوان الشیاطین بیت
کہ خزانہ بیت المال کا لقمہ مسکینون کا ہے نہ کھانا ہے بھائیون شیطانون کا

ابلهی کو روز روشن شمع کافوری نهد جو احمق کہ دن روشن کو شمع کافوری رکھے	زود بینی کش بشب روغن نماند در چراغ جلد دیکھیگا تو کہ اُسکو رات کو تیل نہوگا بیچ چراغ کے

یکی از وزرای ناصح گفت ای خداوند مصلحت آن می بینم که چنین کسان را وجه
ایک نے وزیروں نصیحت کرنیوالوں سے کہا اے صاحب مصلحت وہ دیکھتا ہوں مین کہ ایسے آدمیوں کو خرچ
کفاف بتفاریق مجرا دارند تا در نفقه اسراف نکنند اما آنچه فرمودی از زجر و منع مناسب
روزینہ کی تھوڑی تھوڑی جاری رکھیں تو بیچ خرچ روز کے فضولخرچی نکریں لیکن جو کچھ فرمایا تو نے جھڑکی اور منع کرنے سے مناسب
ارباب همت نیست که یکی را بلطف امیدوار گردانیدن و باز بنومیدی خسته کردن
صاحبوں ہمت کی نہیں ہے کہ ایک کو ساتھ مہربانی کی امیدوار کرنا اور پھر ساتھ نومیدی کے پریشان کرنا

بروی خود در طماع باز نتوان کرد
اوپر منہ اپنے کے دروازہ لالچ کرنیوالوں کا نہ سکیے کھول

چو باز شد بدرشتی فراز نتوان کرد
جو کھل گیا ساتھ سختی کے بند نہ سکیے کرنا

قطعه کس نه بیند که تشنگان حجاز
کوئی نہیں دیکھتا ہے کہ پیاسے حجاز کے

بر لب آب شور گرد آیند
اوپر کنارے پانی کھاری کے جمع آتے ہیں

هر کجا چشمه بود شیرین
جس جگہ کوئی چشمہ ہووے میٹھا

مردم و مرغ و مور گرد آیند
آدمی اور چڑیاں اور چیونٹیاں جمع آویں

حکایت یکی از پادشاهان پیشین در رعایت مملکت سستی کردی و
ایک بادشاہوں اگلوں سے بیچ نگاہ رکھنے بادشاہی کے سستی کرتا اور
لشکر را بسختی داشتی لاجرم دشمنی صعب روی نمود همه پشت بدادند مثنوی
لشکر کو سختی سے رکھتا خواہ مخواہ ایک دشمن زبردست نے منہ دکھایا سب نے پیٹھ دی

چو دارند گنج از سپاهی دریغ
جو رکھیں خزانے کو سپاہی سے افسوس

دریغ آیدش دست بردن به تیغ
افسوس آوے اسکو ہاتھ لیجانا اوپر تلوار کے

چه مردی کند در صف کارزار
کیا مردانگی کرے بیچ صف لڑائی کے

که دستش تهی باشد و کار زار
جو ہاتھ اسکا خالی ہووے اور کام تباہ

یکی را از آنان که غدر کردند با من دوستی بود ملامت کردم و گفتم دون است
ایک کو انہوں سے کہ بیوفائی کی ساتھ میرے دوستی تھی ملامت کی میں نے اور کہا میں نے کہ کمینہ ہے

ولی سپاس و سفله و ناحق شناس که باندک تغیر حال از مخدوم قدیم برگردد و حق نعمت

اور بے شکر ہے اور کمینہ اور ناحق پہچاننے والا کہ تھوڑی تباہی حال کے صاحب قدیم سے پھرے اور حق دولت

سالها در نوردد گفت اگر بکرم معذور داری شاید که اسپم بے جو بود و نمد زینم

برسوں کا لپیٹے کہا اگر ساتھ کرم کے معاف رکھے تو لائق ہے کہ گھوڑا میرا بے جو تھا اور نمد زین میرا

بگرو و سلطان که بزر با سپاهی بخیلی کند با او بسر جوانمردی نتوان کرد

گروی بادشاہ کہ ساتھ زر کے سپاہی سے بخیلی کرے ساتھ اسکے سر سے جوانمردی نہ سکیے کرنا

زر بده مرد سپاهی را تا سر بنهد

زر دے مرد سپاہی کو تو سر رکھ دے

و گرش زر ندهی سر بنهد در عالم

اور جو اسکو زر نہ دیگا تو سر رکھیگا وہ بیچ عالم کے

شعر اذا شبع الکمی یصول بطشاً

جب آسودہ ہوتا ہے دلاور حملہ کرتا ہے پکڑنے کو

و خاوی البطن یبطش بالفرار

اور خالی پیٹ اختیار کرتا ہے بھاگنے کو

حکایت یکی از وزرای معزول شده بحلقه درویشان در آمد برکت صحبت

ایک وزیروں سے کہ وزارت سے وہ موقوف ہو گیا تھا بیچ گروہ فقیروں کے آیا اور برکت صحبت

ایشان در وی سرایت کرد جمعیت خاطرش دست داد ملک بار دیگر با او

انھون کی نے بیچ اسکے پیوستگی کی اور خاطر جمع اسکو حاصل ہوئی بادشاہ نے پھر ساتھ اسکے

دل خوش کرد و عمل فرمود قبولش نیامد و گفت معزولی به که مشغولی رباعی

دل خوش کیا اور نیابت کیلیے حکم دیا قبول اسکو نہ آیا اور کہا موقوف رہنا بہتر کہ مشغول ہونا

آنانکه بکنج عافیت بنشستند

وہ لوگ کہ گوشۂ سلامتی مین بیٹھے

دندان سگ و دهان مردم بستند

دانت کتے کے اور منھ آدمیوں کا بند کیا

کاغذ بدریدند و قلم بشکستند

کاغذ پھاڑا اور قلم کو توڑا

وز دست و زبان حرفگیران رستند

اور ہاتھ اور زبان عیب گیروں سے چھوٹے

ملک گفت هر آئینه ما را خردمندی کافی باید که تدبیر مملکت را بشاید گفت

بادشاہ نے کہا تحقیق ہمکو ایک عقلمند کامل چاہیے جو واسطے تدبیر بادشاہی کے لائق ہو وزیر نے کہا

فرد قسّامِ خردمند کافی آنست که بچنین کارها تن در ندهد

پتہ صاحبِ عقلِ کفایت کرنیوالے کا وہ ہے کہ ایسے کامون مین راضی نہووے

همای بر همه مرغان ازان شرف دارد — که استخوان خورد و جانور نیازارد

ہما اوپر تمام چڑیون کے اس سبب سے بزرگی رکھتی ہے — کہ ہڈی کھاتی ہے اور صاحبِ جان کو نہین ستاتی ہے

حکایت سیاه گوش را گفتند ترا ملازمتِ شیر بچه وجه اختیار افتاد گفت تا

سیاہ گوش کو کہا کہ تجھکو ملازمت شیر کی کس سبب سے پسند آئی کہا

فضلهٔ صیدش میخورم و از شرِ دشمنان در پناهِ صولتش زندگانی میکنم گفتندش اکنون

جھوٹا شکار اُسکے کا کھاتا ہون مین اور بری دشمنون سے بیچ پناہ دبدبے اُسکے کے زندگانی کرتا ہون کہا اُسکو اب

که بظلّ حمایتش در آمدی و بشکر نعمتش اعتراف کردی چرا نزدیکتر نیائی تا بحلقهٔ خاصانت

کہ بیچ سایہ حمایت اُسکی کے آیا تو اور ساتھ شکر نعمت اُسکی کے اقرار کیا تو نے کس لیے نزدیکتر نہین آتا ہے تو تو گروہ خاصہ مین تجکو

در آرد و از بندگان مخلصت شمارد گفت از بطش وی همچنان ایمن نیستم فرد

لاوے اور بندون اخلاص مندون سے تجکو گنے کہا حملے اُسکے سے ایسا بیخوف نہین ہون مین

اگر صد سال گبر آتش فروزد — اگر یکدم درو افتد بسوزد

اگر سو برس آتش پرست آگ کو روشن کرے — جو ایک دم بیچ اُسکے پڑے جل جاوے

افتد که ندیم حضرت سلطان زر بیابد و باشد که سر برود و حکما گفته اند از تلون طبع

اتفاق ہوتا ہی کہ مصاحب بادشاہ کا زر پاتا ہے اور ایسا بھی ہوتا ہی کہ سر جاتا ہی لو حکیمون نے کہا ہے نہ تو رنگ طبیعت

پادشاهان بر حذر باید بودن که وقتی بسلامی برنجند و دیگر وقت بدشنامی

بادشاہون سے پرہیز مین چاہیے رہنا کہ ایک وقت سلام سے رنجیدہ ہوتی ہین اور دوسرے وقت ایک گالی دینے سے

خلعت دهند و گفته اند ظرافت بسیار هنر ندیمان است و عیب حکیمان فرد

خلعت دیتے ہین اور کہا ہے خوش طبعی کثرت کرنا ہنر ہمنشینون کا ہے اور عیب حکیمون کا

تو بر سر قدر خویشتن باش و وقار — بازی و ظرافت به ندیمان بگذار

تو اوپر سر مرتبے اپنے کے رہ اور عزت کے — بازی اور خوش طبعی ہمنشینون کو چھوڑ

حکایت یکی از رفیقان شکایت روزگار نامساعد بنزد من آورد که کفاف اندک

ایک یار دن سے گلہ زمانہ ناموافق کا نزدیک میرے لایا کہ روزی تھوڑی

دارم و عیال بسیار و طاقت بار فاقہ نمی آرم و بارہا در دلم آمد کہ باقلیمی دیگر نقل کنم تا

رکھتا ہوں اور لڑکے بالے بہت اور طاقت بوجھ فاقے کی نہیں لاتا ہوں اور کئی بار بیچ دل میرے آیا کہ طرف ولایت دوسری کی کوچ کر دوں تو

در آن صورت کہ زندگانی کنم کسے را بر نیک و بد من اطلاع نباشد بیت

بیچ اُس صورت کے کہ زندگانی کروں میں کسی کو اوپر نیک اور بد میرے کے خبر نہ ہو

بس گرسنہ خفت و کس ندانست کہ کیست بہت بھوکے سوئے اور کسی نے نہ جانا کہ کون ہیں	بس جان بلب آمد کہ بر و کس نگریست بہت جان اوپر لب کی آئیں کہ اوپر انکے کوئی نہ رویا

باز از شماتت اعدا می اندیشم کہ بطعنہ در قفای من بخندند و سعی مرا در

پھر بھی گوئی دشمنوں سے ڈرتا ہوں میں کہ ساتھ طعنے کے پیچھے میرے ہنسیں اور دوا دوش میری کو بیچ

حق عیال بر عدم مروت حمل کنند و گویند قطعہ

حق جورو لڑکوں میرے کے اوپر نہونے جوانمردی کے قیاس کریں اور کہیں

ببین آن بے حمیت را کہ ہرگز دیکھ اُس بے حیا کو کہ ہرگز کہ آسانی گزیند خویشتن را کہ آسانی کے آرام قبول کرتا ہے واسطے اپنے	نخواہد دید روی نیکبختی نہ دیکھے گا منہ نیک بختی کا زن و فرزند بگذارد بسختی جورو اور لڑکوں کو چھوڑتا ہے سختی میں

و در علم محاسبت چنانکہ معلوم ست چیزے دانم اگر بجاہ شما شغلی معین

اور بیچ اِس علم محاسبہ کے جیسا کہ معلوم ہے تمکو کچھ جانتا ہوں میں اگر بسبب مرتبہ تمہارے کے کوئی خدمت مقرر

شود کہ موجب جمعیت خاطر باشد بقیت عمر از عہدۂ شکر آن بیرون آمدن نتوانم

ہووے کہ سبب جمعیت خاطر کی ہو تو باقی عمر تک شکر اُسکے سے باہر آنا نہ سکوں میں

گفتم عمل پادشاہان اے برادر دو طرف دارد امید ست و بیم یعنی امید نان

کہا میں نے کام بادشاہوں کا اے بھائی دو طرف رکھتا ہے امید ہے اور دہشت یعنی امید روٹی کی

و بیم جان و خلاف رای خردمندان باشد بدان امید متعرض این بیم شدن **قطعه**

اور مشقت جان کی اور خلاف تدبیر داناؤں کے ہوگا اوپر اس امید کے اٹھانا اس وحشت کا ہونا

کس نیاید بخانۂ درویش
کوئی نہیں آتا ہے بیچ گھر فقیر کے

که خراج زمین و باغ بده
کہ محصول زمین اور باغ کا دے

یا به تشویش و غصه راضی شو
یا پیچ رنج اٹھانے اور غصے کے راضی ہو

یا جگربند پیش زاغ بنه
یا کلیجہ آگے کوے کے رکھ

گفت این موافق حال من نگفتی و جواب سوال من نیاوردی
کہا یہ موافق حال میرے کے نہ کہا تو نے اور جواب سوال میرے کا نہ لایا تو

نشنیده که هر که خیانت ورزد دستش از حیانت بلرزد **فرد**
نہیں سنا ہے تو نے کہ جو کوئی چوری اختیار کرتا ہے ہاتھ اسکا نامردی سے کانپتا ہے

راستی موجب رضای خداست
سچ بولنا سبب خوشنودی خدا کا ہے

کس ندیدم که گم شد از ره راست
کوئی نہ دیکھا میں نے کہ گم ہوا راہ سیدھی سے

حکما گویند که چهار کس از چهار کس بجان برنجند حرامی از سلطان و دزد از پاسبان و
حکیم کہتے ہیں کہ چار آدمی چار آدمیوں سے جان سے رنجیدہ ہوتے ہیں تنگ بادشاہ سے اور چور چوکیدار سے اور

فاسق از غماز و روسپی از محتسب آنرا که حساب پاکست از محاسبه چه باک **قطعه**
بدکار چغلخور سے اور فاحشہ رنڈی کوتوال سے جس شخص کو حساب پاک ہے محاسبے سے کیا خوف ہے

مکن فراخ روی در عمل اگر خواهی
مت کر کشادہ روی بیچ عمل کے اگر چاہتا ہے تو

که روز رفع تو باشد مجال دشمن تنگ
کہ وقت جواب دینے تیرے کے ہووے قدرت دشمن کی تنگ

تو پاک باش برادر مدار از کس باک
تو پاک رہ رہ ست رکھ اے بھائی کسی سے خوف

زنند جامهٔ ناپاک گازران بر سنگ
مارتے ہیں کپڑے ناپاک کو دھوبی اوپر پتھر کے

گفتم حکایت روباهی مناسب حالست که دیدندش گریزان و بی خویشتن
کہا میں نے حکایت ایک لومڑی کی مناسب حال تیرے کے ہے کہ دیکھا اسکو بھاگتے ہوئے اور حیران

افتان وخیزان کسی گفتش چه آفتست که موجب مخافتست گفتا شنیدم که شیر را
افتان اور خیزان کسی نے کہا اسکو کیا آفت ہو کہ سبب ڈر خوف کا ہے کہا سنا مین نے کہ شیر کو
بسخره میگیرند گفت ای سفیه ترا با شیر چه مناسبت ست و او را با تو چه مشابهت
بیگار مین پکڑتے ہین کہا اے نادان شیر کو تجھ سے کیا مناسبت ہے اور اسکے تئین ساتھ تیرے کیا مشابہت ہے
گفت خاموش اگر حسودان بغرض گویند که این هم بچه شیر ست و گرفتار آیم
کہا چپ رہ اگر حسد کرنے والے دشمنی سے کہین کہ یہ بھی شیر کا بچہ ہے اور پکڑا جاؤن مین
کرا غم تخلیص من باشد که تا تفتیش حال من کند و تا تریاق از عراق آورده شود
کسکو غم خلاص کرنے میرے کا ہو کہ کھوج حال میرے کا کرے اور جب تک تریاق عراق سے لایا جاوے
مار گزیده مرده بود ترا همچنین فضل ست و دیانت و تقوی و امانت و لیکن
سانپ کا کاٹا ہوا مردہ ہووے تجھکو ویسی ہی بزرگی ہے اور دینداری اور پرہیزگاری اور ایمانداری اور لیکن
متعنتان در کمینند و مدعیان گوشه نشین اگر آنچه سیرت تست بخلاف آن تقریر
بدگوئی کرنیوالے گھات مین ہین اور مدعی گوشہ بیٹھنے والے اگر جو کچھ خصلت تیری ہے برخلاف اسکے بیان
کنند و در معرض خطاب پادشاه آئی دران حالت کرا مجال مقالت باشد
کرین اور بیچ جگہ بازپرس بادشاہ کے آوے تو بیچ اس حالت کے کسکو قدرت بات کہنے کی ہووے
پس مصلحت آن بینم که ملک قناعت را حراست کنی و ترک ریاست گوئی فرد
پس مصلحت وہ دیکھتا ہون مین کہ ملک قناعت کو نگہبانی کرے تو اور چھوڑ تو رئیس ہونے کا کہے تو

بدریا در منافع بیشمارست	اگر خواهی سلامت بر کنارست
دریا مین نفع بہت ہے	اگر چاہتا ہے تو سلامتی اور کنارے ہے

رفیق این سخن بشنید و هم برآمد و روی از حکایت من در هم کشید و سخنهای
یار نے یہ بات سنی اور غصے مین ہوا اور منہ حکایت میری سے آپس مین کھینچا اور باتین
رنجش آمیز گفتن گرفت کاینچه عقل و کفایت و فهم و درایت ست قول حکما درست آمد
رنجش ملی ہوئی کہنے اختیار کین کہ یہ کیا عقل اور بس کرنا ہے اور سمجھ اور دانائی بات حکیمون کی درست آئی

قطعه نگفته اند دوستان در زندان بکار آیند که بر سفره همه دشمنان دوست نمایند
کہ کہا ہے دوست بیچ قید خانے کے کام آتے ہین کسلیے کہ اوپر دسترخوان کے سب دشمن دوست دکھلائی دیتے ہین

دوست مشمار آنکه در نعمت زند	لاف یاری و برادرخواندگی
دوست مت گن اُسکو کہ بیچ نعمت کے مارے	گپ یار ہونے کا اور بھائی چارے کا
دوست آن دانم که گیرد دست دوست	در پریشان حالی و درماندگی
دوست اُسکو جانتا ہون کہ پکڑے ہاتھ دوست کا	بیچ پریشان حالی اور عاجزی کے

همی دیدم که متغیر میشود و نصیحت من بغرض می شنود نزدیک صاحب دیوان رفتم بسابقه
دیکھا مینے کہ آزردہ ہوتا ہے اور نصیحت میری ساتھ دشمنی کے سُنتا ہے نزدیک صاحب دفتر کے گیا مین ساتھ پہلی
معرفتیکه در میان ما بوده صورت حالش بگفتم و اهلیت و استحقاقش بیان کردم
آشنائی کے کہ درمیان ہمارے اور صاحب دیوان کے تھی صورت حال اُسکے کی کہی مینے اور اہلیت اور طلب حق اُسکے کی بیان کی مینے
تا بکاری مختصرش نصب کردند چندی برین برآمد لطف طبعش را بدیدند و حسن
تو ساتھ ایک کام تھوڑے کے اُسکو قائم کیا تھوڑی مدت اوپر اسکے بر آئی پاکیزگی طبیعت اُسکی کو دیکھا اور نیک
تدبیرش را بپسندیدند کارش از آن درگذشت و بمرتبهٔ بالاتر از آن متمکن شد
تدبیر اُسکی کو پسند کیا کام اُسکا اُس سے درگذرا اور ساتھ مرتبہ بلند زیادہ کو اُس سے متمکن ہونیوالا ہوا
همچنان نجم سعادتش در ترقی بود تا باوج ارادت برسید و مقرب حضرت
ایسا ہی ستارہ نیکبختی اُسکی کا بیچ ترقی کے تھا تو اوپر بلندی خواہش کے پہونچا اور نزدیک درگاہ
سلطان و معتمد علیه گشت بر سلامت حالش شادمانی کردم و گفتم **فرد**
بادشاہ کے ہوا اور اوپر اعتماد ہوا اور پر سلامت حال اُسکے کے خوشی کی مین نے اور کہا مینے

ز کار بسته میندیش و دل شکسته مدار	که آب چشمهٔ حیوان درون تاریکیست
کام بند ہوئے سے مت اندیشہ کر اور دل شکستہ مت رکھ	کہ پانی چشمہ آبحیات کا درمیان تاریکی کے ہے
شعر أَلَا لَا يُجَارَنَّ أَخُو الْبَلِيَّةِ	فَلِلرَّحْمٰنِ أَلْطَافٌ خَفِيَّةٌ **فرد**
آگاہ ہو چاہیے کہ نالہ کرے بھائی بلا کا	پس واسطے خدا کی ہین مہربانیان پوشیدہ

منشین ترش از گردش ایام که صبر — تلخ است ولیکن بر شیرین دارد

مت بیٹھ کھٹا گردش زمانے سے کہ صبر — کڑوا ہے اور لیکن پھل میٹھا رکھتا ہے

دران قربت مرا با طائفۂ یاران اتفاق سفر افتاد چون از زیارت مکہ باز آمدم

بیچ اس نزدیکی کے مجکو ساتھ گروہ یارون کے اتفاق سفر کا پڑا جو زیارت مکہ سے پھر آیا مین

یک دو منزلم استقبال کرد ظاہر حالش دیدم پریشان و در ہیأت درویشان گفتم

ایک دو منزل میرا استقبال کیا ظاہر حال اسکے کا دیکھا مینے پریشان اور بیچ شکل فقیرون کے کہا مین نے

چہ حالت است گفت آنچنانکہ تو گفتی طائفۂ حسد بردند و بخیانتم منسوب کردند و

کیا حالت ہے کہا جیسا کہ کہا تونے ایک گروہ حسد لے گئے اور ساتھ خیانت کے مجکو نسبت کیا گیا اور

ملک دام ملکہ در کشف حقیقت آن استقصا نفرمود و یاران قدیم و دوستان

بادشاہ نے ہمیشہ ہو جیو ملک اسکا بیچ کھولنے حقیقت اسکی کے انتہا سے زیادہ پوچھنا نفرمایا اور یاران قدیم اور دوستان

حمیم از کلمۂ حق خاموش شدند و صحبت دیرین فراموش کردند قطعہ

گرم محبت کلمۂ حق سے چپ ہوئے اور صحبت قدیم بھلا ڈالا

نہ بینی کہ پیش خداوند جاہ — ستایش کنان دست بر بر نہند

نہیں دیکھا ہے تونے کہ آگے صاحب مرتبہ کے — صفت کرتے ہوئے ہاتھ اوپر سینے کے رکھتے ہین

اگر روزگارش در آرد زپای — ہمہ عالمش پای بر سر نہند

اگر زمانہ اسکو گرادے پانون سے — تمام عالم پانون اوپر سر اسکے کے رکھتے ہین

فی الجملہ بانواع عقوبت گرفتار شدم تا درین ہفتہ کہ مژدۂ سلامت

حاصل کلام قسم قسم عذاب مین گرفتار ہوا مین تو اس ہفتے مین کہ خوش خبری سلامتی

حجاج برسید از بند گرانم خلاص کرد و ملک موروثم خاص گفتم

حاجیون کی پہونچی قید بھاری سے مجکو خلاص کیا اور ملک میراث میرے کا خاص کیا کہا مین نے

دران نوبت اشارت من قبولت نیامد کہ گفتم عمل پادشاہان چون

بیچ اس وقت کے اشارہ میرا قبول تجکو نہ آیا کہ کہا مینے کام بادشاہون کا مانند

سفر دریاست خطرناک و سودمند یا گنج برگیری یا در طلسم بمیری فرد

سفر دریا کے ہے خطرناک اور فائدہ مند یا دولت لیوے تو یا طلسم مین مر جاتے تو

یا زر بہر دو دست کند خواجہ در کنار — یا موج روزی افگندش مردہ بر کنار

یا زر دونون ہاتھ سے کرے صاحب بیچ گود کے — یا لہر ایک دن ڈالے اسکو مردہ اوپر کنارے کے

مصلحت ندیدم ازین بیش ریش درویش را بملامت خراشیدن و نمک

مصلحت نہ دیکھی مین نے اس سے زیادہ زخم فقیر کو ملامت سے چھیلنا اور نمک

بر جراحت پاشیدن برین دو کلمہ اختصار کردم قطعہ

اوپر زخم کے چھڑکنا اوپر ان دو باتون کے تمام کیا مین نے

ندانستی کہ بینی بند بر پای — چو در گوشت نیاید پند مردم

نہ جانا تو نے کہ دیکھے گا تو قید اوپر پاؤن کے — جو بیچ کان تیرے کے نہ آوے نصیحت آدمی کی

دگر رہ گر نداری طاقت نیش — مکن انگشت در سوراخ کژدم

دوسری بار جو نہ رکھے تو طاقت ڈنک کی — مت کر انگلی بیچ سوراخ کے بچھو کے

حکایت تنی چند از روندگان در صحبت من بودند ظاہر ایشان بصلاح

کئی شخص چلنے والون سے بیچ صحبت میری کے تھے ظاہر انکا صلاحیت سے

آراستہ و یکی را از بزرگان در حق این طائفہ حسن ظنی بلیغ بود و ادراری معین

آراستہ اور ایک کو بڑے آدمیون سے بیچ حق اس گروہ کے ایک خیال بہت نیک تھا اور ایک وزینہ مقرر

کردہ تا یکی از ایشان حرکتی کرد نہ مناسب حال درویشان ظن آن شخص فاسد شد و بازار

کیا تو ایک نے انمین سے ایک حرکت کی نامناسب حال فقیرون کے گمان اس شخص کا برا ہوا اور بازار

ایشان کاسد خواستم تا بطریقی کفاف یاران مستخلص گردانم آہنگ خدمتش کردم

انکی کھوٹی ہوئی چاہا مین نے کسی طریق سے روزینہ یارون کا پھیرا اون مین قصد خدمت اسکی کا کیا مین نے

دربانم رہا نکرد و جفا کرد معذورش داشتم کہ لطیفان گفتہ اند قطعہ

دربان نے مجکو چھوڑا نہ کیا اور سختی کیا معاف اسکو رکھا مین نے کہ خوش طبعون نے کہا ہے

درِ میر و وزیر و سلطان را دروازے امیر اور وزیر اور بادشاہ کے تئین سگ و دربان چو یافتند غریب کتے اور دربان نے جو پایا غریب کو	بے وسیلت مگرد پیرامن بے وسیلے مت پھر اس پاس این گریبانش گیرد آن دامن یہ گریبان اُسکا پکڑے اور وہ دامن

چندانکه مقربان حضرت آن بزرگ بر حال من وقوف یافتند و باکرامم
یہان تک کہ نزدیکون درگاہ اُس بزرگ کے نے اوپر حال میرے کے خبر پائی اور ساتھ عزت کے مجکو

درآوردند و برتر مقامے معین کردند اما بتواضع فروتر نشستم و گفتم فرد
لائے اور اونچا ایک مقام مقرر کیا لیکن ساتھ فروتنی کے نیچے زیادہ بیٹھا مین اور کہا مین نے

بگذار که بندهٔ کمینم چھوڑ کہ بندہ کمینہ ہون مین	تا در صفِ بندگان نشینم تو صف بندون مین بیٹھون مین

گفت الله الله چه جاے این سخن ست فرد
کہا اسنے اللہ اللہ کیا جگہ اس بات کی ہے

گر بر سر و چشمِ من نشینی جو اوپر سر اور آنکھ میری کے بیٹھے تو	نازت بکشم که نازنینی ناز تیرا کھینچون مین کہ نازنین ہے تو

فی الجمله بنشستم و از هر درے سخن میپیوستم تا حدیث زلت یاران درمیان آمد و گفتم
حاصل کلام کا بیٹھا مین اور ہر ایک مقدمے سے بات ملاتا تھا مین یہان تک کہ بات لغزش یارونکی درمیان مین آئی اور کہا مین نے

قطعه چه جرم دید خداوند سابق الانعام کیا گناہ دیکھا صاحب اگلے بخشش کرنیوالے نے خدای راست مسلم بزرگواری و حلم خدا کو ہے مقرر بڑائی اور بردباری	که بنده در نظرِ خویش خوار میدارد کہ بندے کو بیچ نظر اپنی کے ذلیل رکھتا ہے که جرم بیند و نان بر قرار میدارد کہ دیکھے گناہ دیکھتا ہے اور روٹی برقرار رکھتا ہے

حاکم این سخن را عظیم بپسندید و اسباب معاش یاران فرمود تا باز بر قاعدهٔ ماضی
حاکم نے اس بات کو بہت پسند کیا اور اسباب زندگی کرنے یارون کا فرمایا تو پھر اوپر قاعدے گذرے ہوئے کے

مهیا دارند و مؤنت ایامِ تعطیل وفا کنند شکر نعمت بگفتم و

موجود رهیں اور روزینه دنوں بیکاری کا پورا کریں شکر نعمت کا کها میں نے اور

زمین خدمت ببوسیدم و عذرِ جسارت بخواستم و گفتم قطعه

زمین خدمت کی چومی میں نے اور عذر دلیری کا چاها میں نے اور کها میں نے

چو کعبه قبلهٔ حاجت شد از دیار بعید

جیسے کعبه معظم قبلهٔ حاجت کا هوا شهروں دور سے

روند خلق بدیدارش از بسی فرسنگ

جاتے هیں لوگ واسطے دیدار اسکے کے بهت کوسوں سے

ترا تحمل امثال ما بباید کرد

تجهکو برداشت هم ایسے لوگوں کی چاهیے کرنا

که هیچکس نزند بر درخت بی بر سنگ

کسلیے که کوئی نهیں مارتا هے اوپر درخت بے پهل کے پتهر

حکایت ملکزاده گنج فراوان از پدر میراث یافت و دست کرم برگشاد

ایک بادشاه زادے نے مال بهت باپ سے میراث پایا اور هاته بخشش کا کهولا

و داد سخاوت بداد و نعمت بیدریغ بر سپاه و رعیت بریخت قطعه

اور داد سخاوت کی دی اور نعمت بهت اوپر سپاه اور رعیت کے بخشش کی

نیاساید مشام از طبلهٔ عود

نه آسوده هووے دماغ ڈبیے عود کے سے

بر آتش نه که چون عنبر ببوید

اوپر آگ کے رکه که مانند عنبر کے خوشبو دیوے

بزرگی بایدت بخشندگی کن

بزرگی چاهیے تجهکو بخشش کر

که دانه تا نیفشانی نروید

که دانے کو جب تک نه پریشان کریگا تو نه جمے گا

یکی از جلسای بی تدبیر نصیحتش آغاز کرد که ملوک پیشین مر این نعمت را بسعی

ایک نے همنشینوں بے تدبیر سے نصیحت اسکو شروع کی که بادشاهوں اگلوں نے خاص کر اس نعمت کو ساته کوشش کے

اندوخته اند و برای مصلحتی نهاده دست ازین حرکات کوتاه کن که واقعها

جمع کیا هے اور واسطے ایک مصلحت کے رکها هے هاته ان حرکتوں سے کوتاه کر که مشکلیں

در پیش است و دشمنان از پس نباید که بوقت حاجت فرو ماندگی باشد قطعه

آگے هیں اور دشمن پیچهے سے نه چاهیے که وقت حاجت کے عاجزی هو

اگر گنجے کنی رعامیان بخش
اگر ایک گنج کرے تو اوپر رعیت کے بخشنا

رسد ہر کد خدائے را برنجے
پہنچے گا ہر ایک صاحب گھر کے تئین ایک چاول

چرا نستانی از ہر یکے جوے سیم
کس لیے نہین لیتا ہے تو ہر ایک سے ایک جو چاندی

کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے
کہ اکٹھا ہووے تجھکو ہر روز ایک خزانہ

ملکزادہ روے ازین سخن درہم آورد و موافق طبعش نیامد
بادشاہزادے نے منہ اس بات سے درہم کھینچا اور موافق طبیعت اسکی کے نہ آیا

ومر اورا زجر فرمود و گفت خداوند تعالے مرا مالک این مملکت
اور خاصکر اسکو جھڑکنا فرمایا اور کہا اللہ تعالے نے مجھکو مالک اس بادشاہت کا

گردانیدہ است تا بخورم و بہ بخشم نہ پاسبانم کہ نگہدارم بیت
کیا ہے کہ تا کھاؤن مین اور بخشون نہین نہ چوکیدار ہون مین کہ نگاہ رکھون نہین

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت
قارون ہلاک ہوا کہ چالیس کوٹھریان خزانہ کی رکھتا تھا

نوشیروان نمرد کہ نام نکو گذاشت
نوشیروان نہین مرا کہ نام نیک چھوڑ گیا

حکایت آوردہ اند کہ نوشیروان عادل را در شکارگاہے صیدے کباب میکردند
نقل کرتے ہین کہ نوشیروان عادل کے واسطے بیچ ایک شکارگاہ کے ایک شکار کا کباب کرتے تھے

و نمک نبود غلامی را بروستا دوانیدند تا نمک آرد نوشیروان گفت بقیمت بستان
اور نمک نہ تھا ایک غلام کو طرف گانون کے دوڑایا تو نمک لادے نوشیروان نے کہا ساتھ قیمت کے لینا

تا رسمے نگردد و دہ خراب نشود گفتند ازین قدر چہ خلل زاید گفت بنیاد ظلم اندر جہان
تو ایک رسم نہووے اور گانون اجاڑ نہو کہا اس اندازے سے کیا خلل پیدا ہووے کہا بنیاد ظلم کی بیچ جہان کے

اول اندک بودہ است و ہر کس کہ آمد برآن مزید کردہ تا بدین غایت رسید قطعہ
پہلے تھوڑی ہوئی ہے اور جو کوئی کہ آیا اوپر اُسکے زیادہ کیا تو اس نہایت کو پہونچی

اگر زباغ رعیت ملک خورد سیبے
اگر باغ رعیت سے بادشاہ ایک سیب کھاوے

برآورند غلامان او درخت از بیخ
اکھاڑین غلام اُسکے درخت جڑ سے

به پنج بیضه که سلطان ستم روا دارد ساتھ پانچ انڈے کے اگر بادشاہ ظلم روا رکھے	زنند لشکریانش هزار مرغ به سیخ ماریں سپاہی اسکے ہزار مرغ اوپر سیخ کے

حکایت عاملی را شنیدم که خانهٔ رعیت خراب کردی تا خزینهٔ سلطان آبادان
ایک وزیر کو سنا میں نے کہ گھر رعیت کا خراب کرتا اسلیے کہ خزانہ بادشاہ کا آباد
کند بیخبر از قول حکما که گفته اند هر که خدای عز و جل را بیازارد تا دل خلقی
کرے بیخبر قول حکیموں سے کہ کہا ہے جو کوئی خداے بزرگ و غالب کو آزردہ کرے اسلیے کہ دل ایک بندے کا
بدست آرد خداوند تعالی همان خلق را بر گمارد تا دمار از روزگارش بر آرد
بیچ ہاتھ کے لاوے اللہ تعالے اسی بندے کو اوپر اسکے مقرر کرتا ہے تا ہلاکی زمانی اسکے سے برلاوے

بیت آتش سوزان نکند با سپند آگ جلانے والی نہ کرے اوپر سپند کے	آنچه کند دود دل مستمند جو کچھ کرتا ہے دھواں دل محتاج کا

سر جملهٔ حیوانات گویند که شیرست و اذل جانوران خر و باتفاق خر باربر به که شیر مردم در
سردار تمام جانوروں کا کہتے ہیں کہ شیر ہے اور ذلیل جانوروں کا گدھا اور ساتھ اتفاق کے گدھا بوجھ اٹھانیوالا بہتر ہے کہ شیر آدمی کا پھاڑنیوالا

مسکین خر اگر چه بی تمیزست غریب گدھا اگرچہ بے شعور ہے	چون بار همی برد عزیزست جو بوجھ لے جاتا ہے عزیز ہے
گاوان و خران باربردار بیل اور گدھے بوجھ اٹھانے والے	به ز آدمیان مردم آزار بہتر آدمیوں ایذا دینے والے سے

باز آمدیم بحکایت وزیر غافل گویند ملک را طرفی از ذمائم اخلاق او
پھر آیا میں اوپر ذکر وزیر غافل کے کہتے ہیں بادشاہ کو تھوڑا سا برائیوں خلق اسکے سے
بقرائن معلوم گشت در شکنجه کشید و بانواع عقوبت بکشت قطعه
ساتھ قرینوں کے معلوم ہوا بیچ شکنجے کے کھینچا اور ساتھ قسم قسم عذاب کے مارا

حاصل نشود رضای سلطان حاصل نہوگی خوشنودی بادشاہ کی	تا خاطر بندگان نه جوئی جب تک خاطر بندوں کی نہ ڈھونڈھے گا تو

خواهی که خدا بر تو ببخشد چاہتا ہے تو کہ خدا اوپر تیرے بخشے	با خلق خدای کن نکوئی ساتھ خلق خدا کے کر نیکی

آورده اند که یکی از ستمدیدگان بر سر او بگذشت در حال تباهی او تامل کرد و گفت قطعه
کہتے ہیں کہ ایک ستم دیکھے ہوئے سے اوپر سر اسکے کے گذرا بیچ حال تباہی اسکے کے فکر کی اور کہا

نه هر که قوت بازو و منصبی دارد نہیں جو کوئی قوت بازو اور مرتبے کی رکھتا ہے	بسلطنت بخورد مال مردمان بگزاف ساتھ غلبے کے کھاتا ہے مال لوگوں کا ساتھ دھمکانے کے
توان بحلق فرو بردن استخوان درشت سکیے بیچ حلق کے نیچے لیجانا ہڈی سخت کا	ولی شکم بدرد چون بگیرد اندر ناف اور لیکن پیٹ پھاڑیگی جب چبھے گی بیچ ناف کی
بیت نماند ستمگار بد روزگار نہ رہے ظالم بد زمانہ	بماند برو لعنت پایدار رہتی ہے اوپر اسکے لعنت ہمیشہ

حکایت مردم آزاری را حکایت کنند که سنگی بر سر صالحی و درویشی را
ایک آدمی ستانیوالے کو نقل کرتے ہیں کہ ایک پتھر اوپر سر ایک نیک بخت کے مارا فقیر کو

مجال انتقام نبود سنگ انگاه میداشت تا زمانیکه ملک را بران لشکری خشم
قدرت بدلہ لینے کی نہ تھی پتھر کو نگاہ رکھتا تھا یہاں تک کہ بادشاہ کو اوپر اس سپاہی کے غصہ

آمد و در چاه کرد درویش اندر آمد و سنگ بر سرش کوفت گفتا تو کیستی و این
آیا اور بیچ کنوئیں کے قید کیا فقیر آیا اور پتھر اوپر سر اسکے کے ٹھونکا کہا تو کون ہے اور یہ

سنگ چرا زدی گفت من فلانم و این همان سنگست که در فلان تاریخ بر سر
پتھر کس واسطے مارا تو نے کہا میں فلانا ہوں میں اور یہ وہی پتھر ہے کہ فلانی تاریخ اوپر سر

من زدی گفت چندین روزگار کجا بودی گفت از جاهت اندیشه
میرے کے مارا تو نے کہا اتنی مدت کہاں تھا تو کہا مرتبے تیرے سے اندیشہ

میکردم اکنون که در چاهت دیدم فرصت غنیمت دانستم مثنوی
کرتا تھا میں اب کہ کنوئیں میں تجکو دیکھا میں نے فرصت کو غنیمت جانا میں نے

ناسزائی را که بینی بختیار | عاقلان تسلیم کردند اختیار
ایک نالائق کو کہ دیکھے تو صاحب نصیب | دانایوں نے صبر کیا ہے اختیار

چون نداری ناخن درنده تیز | با بدان آن به که کم گیری ستیز
جو نہ رکھے تو ناخن پھاڑنے والا تیز | ساتھ بدوں کے وہ بہتر کہ کم کرے تو لڑائی

هر که با فولاد بازو پنجه کرد | ساعد مسکین خود را رنجه کرد
جس کسی نے ساتھ سخت بازو کے پنجہ کیا | کلائی غریب اپنی کو رنجیدہ کیا

باش تا دستش ببندد روزگار | پس بکام دوستان مغزش برآر
یعنی صبر کر تو ہاتھ اسکا باندھے زمانہ | پس ساتھ مقصد دوستوں کے مغز اسکا نکال

حکایت یکی را از ملوک مرضی هایل بود که اعادت ذکر آن ناکردن اولی
ایک کو بادشاہوں سے ایک مرض ہولناک تھا کہ تکرار ذکر اسکے کی نہ کرنا بہتر

طائفه از حکمای یونان متفق شدند که مر این درد را دوائی نیست مگر زهرهٔ آدمی
ایک گروہ حکیموں یونان کے سے اتفاق کرنیوالے ہوئے کہ تحقیق اس درد کی کوئی دوا نہیں ہے مگر پتہ ایک آدمی کا

که بچندین صفت موصوف باشد بفرمود طلب کردن دهقان پسری یافتند
کہ ساتھ اتنی صفت کی صفت کیا گیا ہو فرمایا طلب کرنا ایک گاؤں والے لڑکے کو پایا

بران صورت که حکیمان گفته بودند پدر و مادرش را بخواندند و بنعمت بیکران
اوپر اس صورت کے کہ حکیموں نے کہا تھا باپ اور ماں اسکے کو بلایا اور ساتھ نعمت بہت کے

خوشنود گردانیدند و قاضی فتوی داد که خون یکی از رعیت ریختن سلامت
خوش کیا اور قاضی نے حکم دیا کہ خون ایک کا رعیت سے گرانا تندرستی

نفس پادشه را روا باشد جلاد قصد کرد پسر سر سوی آسمان آورد و تبسم کرد ملک
ذات بادشاہ کیواسطے روا ہووے جلاد نے ارادہ مارنے کا کیا لڑکا سر طرف آسمان کے بر لایا اور مسکرایا بادشاہ نے

پرسید که درین حالت چه جای خندیدنست گفت ناز فرزندان بر پدر و مادر باشد و دعوی
پوچھا کہ بیچ اس حالت کے کیا جگہ ہنسنے کی ہے کہا ناز لڑکوں کا اوپر باپ اور ماں کے ہوتا ہے اور دعوے

پیش قاضی بردند و داد از پادشاه خواهند اکنون پدر و مادر بعلت حطام
آگے قاضی کے لیجاتے ہین اور انصاف بادشاہ سے چاہتے ہین اب باپ اور ماں نے بسبب تھوڑے مال

دنیا مرا بخون در سپردند و قاضی بکشتنم فتوی داد و سلطان مصالح خویش
دنیا کے میرے تئین واسطے مارنے کے سونپا اور قاضی نے واسطے مارنے میرے کے حکم دیا اور بادشاہ مصلحتین اپنی

اندر هلاک من می بیند بجز خدای عز و جل پناهی نمی بینم بیت
بیچ ہلاک میرے کے دیکھتا ہے سوائے خداے عز و جل کے کوئی پناہ نہین دیکھتا ہون

پیش که برآورم ز دستت فریاد آگے کس شخص کے لاؤن ہاتھ تیرے سے فریاد	هم پیش تو از دست تو گر خواهم داد بھی آگے تیرے ہاتھ تیرے سے کس سے چاہون داد

سلطان را دل ازین سخن بهم برآمد و آب در دیده بگردانید و گفت هلاک من
بادشاہ کے تئین دل اس سخن سے گھبرایا اور پانی بیچ دیدے کے بھر آیا اور کہا ہلاک ہونا میرا

اولی ترکه خون چنین طفلی ریختن بیگناه سر و چشمش بوسید و در کنار گرفت و ازاد
بہتر زیادہ ہی نہین خون ایک ایسے لڑکے کا گرانا بیگناہ سر اور آنکھ اسکی چومی اور گود مین لیا اور چھوٹا

کرد و نعمت بی اندازه بخشید و گویند هم دران هفته صحت یافت قطعه
کیا اور دولت بہت بخشی اور نقل کرتے ہین کہ اسی ہفتے مین تندرستی پائی

همچنان در فکر آن بیتم که گفت ویسے ہی بیچ فکر اس بیت کی ہون میں کہ کہتا تھا	پیلبانی بر لب دریای نیل ایک مہاوت اوپر کنارے دریاے نیل کے
زیر پایت گر بدانی حال مور نیچے پاؤن اپنے کے جو جانے تو حال چیونٹی کا	همچو حال تست زیر پای پیل ویسا ہی حال تیرا ہے نیچے پاؤن ہاتھی کے

حکایت یکی از بندگان عمرو لیث گریخته بود کسان در عقبش برفتند
ایک بندہ عمرو لیث سے بھاگا تھا لوگ پیچھے اسکے گئے

و باز آوردند وزیر را با وی غرضی بود اشارت بکشتنش کرد تا دیگر بندگان
اور پھیر لائے وزیر کے تئین ساتھ اسکے ایک دشمنی تھی اشارہ واسطے مارنے اسکے کیا ایسے تو اور بندے

چنین فعل نیاید ز بنده سر پیش عمرو لیث بر زمین نهاد و گفت فرد
ایسے فعل نولادین بندے سے سر آگے عمرو لیث کے اوپر زمین کے رکھ دیا اور کہا

هر چه رود بر سرم چون تو پسندی رواست	بنده چه دعوی کند حکم خداوند راست
جو کچھ جاوے اوپر سر میرے کے جو تم پسند کرو روا ہے	غلام کیا دعوے کرے حکم واسطے صاحب کے ہے

لیکن بموجب آنکه پرورده نعمت این خاندانم نخواهم که در قیامت بخون
لیکن بسبب اسکے کہ پالا ہوا نعمت اس خاندان کا ہوں چاہتا نہیں کہ بیچ قیامت کے بسبب خون
من گرفتار آئی اجازت فرمای تا وزیر را بکشم پس آنگه بقصاص
میرے کے گرفتار آوے تو حکم دیوے تو وزیر کو مار ڈالوں پس اسوقت بیچ عوض
او بفرمای خون من ریختن تا بحق کشته باشی ملک را خنده
اسکے کے حکم دیوے میرے خون گرانے کا تو حق سے مارا ہووے تو نے بادشاہ کے تئیں ہنسی
گرفت وزیر را گفت چگونه مصلحت می بینی وزیر گفت ای خداوند جهان
پکڑا وزیر کو کہا کس طرح مصلحت دیکھتا ہے تو وزیر نے کہا اے صاحب جہان کے
مصلحت آن می بینم که از بهر خدا و صدقه گور پدر او را آزاد کنی تا مرا نیز در
مصلحت وہ دیکھتا ہوں میں کہ واسطے خدا اور صدقہ قبر باپ کے اسکے تئیں چھوڑ دیوے تو میرے تئیں بھی نہ
بلائے نیفگند گناه از منست و قول حکیمان معتبر گفته اند قطعه
کسی بلا کے نہ ڈالے گناہ مجھ سے ہے اور قول حکیموں کا اعتبار کیا گیا کہ کہا ہے

چو کردی با کلوخ انداز پیکار	سر خود را بنادانی شکستی
جو کی تو نے ساتھ نشانہ انداز کے لڑائی	سر اپنے کے تئیں ساتھ نادانی کے توڑا تو نے
چو تیر انداختی بر روی دشمن	چنان دان کاندر آماجش نشستی
جو تیر پھینکا تو نے مقابل دشمن کے	ایسا جان کہ بیچ نشانے اسکے بیٹھا ہے تو

حکایت ملک زوزن را خواجه بود کریم النفس نیک محضر که همگنان را
بادشاہ زوزن کے تئیں ایک وزیر تھا بزرگ ذات نیک دل کہ سبھوں کے تئیں

ودر مواجهه حرمت داشتی و در غیبت نکو گفتی اتفاقاً از وحرکتی در نظر ملک
اور روبرو حرمت رکھتا تھا اور پیچھے نیک کہتا از روی شمنی کے اُس سے ایک حرکت بیچ نظر بادشاہ کے
ناپسند آمد مصادرت فرمود و عقوبت کرد و سرہنگان پادشاہ
ناپسند آئی ڈانڈ فرمایا اور عذاب کیا اور پیادے بادشاہ کے
بسوابق نعمت او معترف بودند و بشکر آن مرتہن در مدت توکیل او
بسبب اگلی نعمت اُسکی کے اقرار کرنیوالے تھے اور ساتھ شکر اُسکے کے احسان کئی گئے بیچ مدت موکلی اُسکی کے
رفق و ملاطفت کردندی و زجر و معاقبت روا نداشتندی قطعه
نرمی اور لطف کیا کرتے تھے اور جھڑکنا اور عذاب کرنا جائز نہ رکھتے تھے

صلح با دشمن اگر خواهی هر گه ترا
صلح ساتھ دشمن کے اگر چاہتا ہے تو جس وقت کہ تیری غیبت
در قفا عیب کند در نظرش تحسین کن
پیچھے عیب کرے بیچ نظر اُسکی کے تعریف کر
سخن آخر بدهان میگذرد موذی را
سخن آخر بیچ منھ کے گذرتا ہے ایذا دینے والی کے تئین
سخنش تلخ نخواهی دهنش شیرین کن
سخن اُسکا کڑوا نچاہے تو منھ اُسکا میٹھا کر

آنچه مضمون خطاب ملک بود از عهده بعضے بیرون آمد و بقیتی در زندان
جو کچھ مضمون غصہ کی ہوئی بات بادشاہ کا تھا امکان سے بعضوں کے باہر آیا اور باقی عمر کے لیے بیچ قیدخانے کے
بماند آورده اند که یکی از ملوک نواحی در خفیه پیغامش فرستاد که ملوک آن طرف قدر
رہا نقل کرتے ہین کہ ایک نے بادشاہوں اطراف سے بیچ پوشیدگی کے پیغام اُسکو بھیجا کہ بادشاہ اُس طرف کے قدر
چنان بزرگوار ندانستند و بیعزتی کردند اگر رای عزیز فلان احسن الله
ایسے بزرگوار کا نہ جانا اور بے حرمتی کی اگر عقل عزیز فلانے کی نیک کرے اللہ
خلاصه بجانب ما التفاتے کند در رعایت خاطرش هر چه تمامتر سعی
خلاصی اُسکی کو طرف ہمارے ایک مہربانی کرے بیچ نگہبانی خاطر اُسکی کے جو کچھ ہو پوری طور پر کوشش
کرده آید و اعیان این مملکت بدیدار او مفتقرند و جواب این حروف را
کی جاوے اور سردار اِس بادشاہت کے واسطے دیدار اُسکے کی محتاج ہین اور جواب اِن باتوں کے

منتظر خواجه چون برین وقوف یافت از خطر اندیشید در حال جوابی مختصر کہ

انتظار وزیر نے جو اوپر اسکے آگاہی پائی آفت سے اندیشہ کیا جلدی ایک جواب تھوڑا سا کہ

بطلاقت فتنه نباشد بر قفای ورق نوشت و روان کرد یکی از متعلقان

ظاہر ہووے فتنہ نہووے اوپر پیٹھ ورق کے لکھا اور روانہ کیا ایک نے علاقہ واروں سے

که برین واقف بود ملک را اعلام کرد که فلان را که حبس فرموده با ملوک نواحی

کہ اوپر اسکے واقف تھا بادشاہ کو خبر کر دیا کہ فلانے کے تئین کہ قید کیا ہے تو نے ساتھ بادشاہوں اطراف کے

مراسلت دارد ملک بهم بر آمد و کشف این خبر فرمود قاصد را بگرفتند و رسالت

کتابت رکھتا ہے بادشاہ خفا ہوا اور دریافت کرنا اس خبر کا فرمایا قاصد کے تئین گرفتار کیا اور خط

بر خواندند نبشته بود که حسن ظن بزرگان بیش از فضیلت ماست و تشریف

پڑھا لکھا تھا کہ نیک گمان بزرگوں کی زیادہ فضیلت ہماری سے ہے اور خلعت

قبولی که فرمودند بنده را امکان اجابت آن نیست بحکم آنکه پرورده نعمت این

قبول کا کہ فرمایا بندے کے تئین طاقت قبول کرنے اسکے کی نہیں ہے موافق اسکے کہ پالا ہوا دولت اس

خاندانست و باندک مایه تغیر خاطری با ولی نعمت قدیم بیوفائی نتوان کرد فرد

گھرانے کا ہے اور ساتھ تھوڑی آزردگی خاطر کے ساتھ بادشاہ قدیم کے بیوفائی نہ سکیے کرنا

آن را که بجای تست هر دم کرمی	عذرش بنه ار کند بعمری ستمی
اس شخص کے تئین کہ بیچ جگہ تیری کے ہے ہر دم ایک کرم	معاف اسکو رکھ جو کرے عمر بھر میں ایک ظلم

ملک را سیرت حق شناسی او خوش آمد و خلعت و نعمت بخشید و عذر

بادشاہ کے تئین خصلت حق شناسی اسکی کی خوش آئی اور خلعت اور نعمت بخشی اور عذر

خواست که خطا کردم که ترا بیجرم و خطا بیازردم گفت ای خداوند

چاہا کہ گناہ کیا میں نے کہ تجکو بے قصور اور گناہ کے آزردہ کیا ہے کہا اے صاحب

بنده درین حالت مر خداوند را خطائی نمی بیند بلکه تقدیر خداوند تعالی

بندہ بیچ اس حالت کے خاص کر صاحب کے تئین کوئی گناہ نہیں دیکھتا ہے بیچ ہی تقدیر اللہ برترکی

چنین بود که مرا این بنده را گروهے رسد بین ہست تو او لی ترکه موافق نعمت
ایسی تھی کہ خاصکر اس بندے کو ایک زبونی پہونچے بیں سبب ہاتھ سے تیرے کہ اگلی نعمت
برین بنده داری و ایادی منت و حکما گفته اند **مثنوی**
اور اس بندے کے رکھتا ہے تو اور ہاتھ احسان کے اور داناؤں نے کہا ہے

گر گزندت رسد ز خلق مرنج
جو آزار تجھکو پہونچے خلق سے مت رنج کر

که نه راحت رسد ز خلق نه رنج
کہ نہ راحت پہونچے خلق سے نہ رنج

از خدا دان خلاف دشمن و دوست
خدا سے جان خلاف دشمن اور دوست

کہ دل ہر دو در تصرف اوست
کہ دل دونوں کا بیچ اختیار اسکے کے ہے

گرچه تیر از کمان همی گذرد
اگرچہ تیر کمان سے گذرتا ہے

از کماندار بیند اهل خرد
کماندار سے دیکھتا ہے صاحب عقل

حکایت یکی را از ملوک عرب شنیدم که با متعلقان میگفت که مرسوم
ایک کو بادشاہوں عرب کے سے سنا میں نے کہ ساتھ علاقہ داروں کے کہتا تھا کہ مہینہ
فلان را چندانکه هست مضاعف کنید که ملازم درگاه است و مترصد
فلانے کے تیئں جتنا کہ ہے دو چند کرو کہ نوکر درگاہ کا ہے اور نگاہ رکھنے والا
فرمان و دیگر خدمتگاران بلهو و لعب مشغول و در ادای خدمت متهاون
حکم کا اور دوسرے خدمتگار ساتھ بازی اور بازی کے مشغول اور بیچ ادا کرنے خدمت کے سستی کرنیوالے
صاحبدلے بشنید فریاد و خروش از نهادش بر آمد پرسیدندش که چه دیدی گفت
ایک صاحبدل نے سنا فریاد اور شور ذات اسکی سے بر آیا پوچھا اسکو کہ کیا دیکھا تو نے کہا
مراتب بندگان بدرگاه خدای تعالی همین مثال دارد **قطعه**
مراتب بندوں کے بیچ درگاہ خدا بر تر کے یہی مثال رکھتے ہیں

دو بامداد گر آید کسے بخدمت شاه
دو صبحدم جو کوئی آوے بیچ خدمت بادشاہ کے

سوم هر آئینه در وی کند بلطف نگاه
تیسری صبح خواہ مخواہ بیچ اسکے کرے ساتھ مہربانی کے نگاہ

امید ہست پرستندگان مخلص را

امید ہے پرستش کرنے والون دوستون کو

کہ نا امید نگردند ز آستان الہ

کہ نا امید نہووین چوکھٹ خدا سے

مثنوی مہتری در قبول فرمان ست

سرداری بیچ قبول کرنے حکم کے ہے

ترک فرمان دلیل حرمان ست

چھوڑنا حکم کا راہ دکھانیوالا بدنصیبی کا ہے

ہر کہ سیمائے راستان دارد

جو کوئی پیشانی سچون کی رکھتا ہے

سر خدمت بر آستان دارد

سر خدمت کا اوپر چوکھٹ کے رکھتا ہے

حکایت ظالمے را حکایت کنند کہ ہیزم درویشان خریدے

ایک ظالم کے تئین نقل کرتے ہین کہ لکڑیان فقیر دن کی مول لیتا تھا

بحیف و توانگران را دادے بطرح صاحبدلے برو گذر کرد و گفت بیت

ساتھ ظلم کے اور دولتمند دن کے تئین دیتا تھا ساتھ تھوڑی قیمت کے ایک صاحبدل نے اوپر اسکے گذر کیا اور کہا

ماری تو کہ ہر کہ را ببینی بزنی

سانپ ہے تو کہ جس کسی کے تئین دیکھے تو مارے تو

یا بوم کہ ہر کجا نشینی بکنی قطعہ

یا الّو کہ جس جگہ بیٹھے تو کھودے تو

زورت ار پیش میرود با ما

زور تیرا جو آگے جاتا ہے ساتھ ہمارے

با خداوند غیب دان نرود

ساتھ صاحب غیب جاننے والے کے نجاوے

زورمندی مکن بر اہل زمین

زورمندی مت کر اوپر صاحب زمین کے

تا دعائے بر آسمان نرود

تو ایک دعا اوپر آسمان کے نہ جاوے

حاکم از گفتن او برنجید و روی از نصیحتش درہم کشید و بدو التفات نکرد تا شبے

حاکم نے اسکے سے آزردہ ہوا اور منہ نصیحت اسکی سے درہم کھینچا اور ساتھ اسکے مہربانی نہ کی تو ایک رات کو

آتش مطبخ در انبار ہیزم افتاد و سائر املاکش بسوخت و از بستر نرمش بر خاکستر

آگ باورچی خانے کی بیچ ڈھیر لکڑیون کے پڑی اور تمام مال و اسباب اسکا جلایا اور بچھونے نرم سے اسکو اوپر راکھ

گرم نشاند اتفاقاً ہمان شخص بروے بگذشت دیدش کہ با یاران ہمیگفت

گرم کے بٹھلایا اتفاقاً وہی شخص اوپر اسکے گذرا دیکھا اسکو کہ ساتھ رفیقون کے کہتا تھا

قطعه

ندانم که این آتش از کجا در سرای من افتاد گفت از دود دل درویشان

نہیں جانتا ہوں میں کہ یہ آگ کہاں سے بیچ گھر میرے کے پڑی کہا دھوئیں دل فقیروں کے سے

حذر کن ز دود درونهای ریش
پرہیز کر دھوئیں دلوں زخمی سے

که ریش درون عاقبت سر کند
کہ زخم اندر کا آخر کو اُبھرتا ہے

بهم بر مکن تا توانی دلے
رنجیدہ مت کر جب تک ہو سکے تجھ سے دل کسی کا

که آهے جهانے بهم بر کند
کہ ایک آہ ایک جہان کو زیر و زبر کرتی ہے

لطیفه بر تاج کیخسرو نوشته بود قطعه

ایک لطیفہ اوپر تاج کیخسرو کے لکھا تھا

چه سالهای فراوان و عمرهای دراز
کیا برس بہت اور کیا عمریں بڑی

که خلق بر سر ما بر زمین بخواهد رفت
کہ خلق اوپر سر ہمارے کے اوپر زمین کے جائے گی

چنانکه دست بدست آمدست ملک بما
جیسا کہ ہاتھوں ہاتھ آیا ہے ملک طرف ہمارے

بدستهاے دگر همچنین بخواهد رفت
بیچ ہاتھ اوروں کے اسیطرح جائے گا

حکایت یکے در صنعت کشتی گرفتن سرآمده بود سه صد و شصت بند

ایک شخص بیچ پیشہ کشتی لڑنے کے غالب آیا تھا تین سو ساٹھ داؤں

فاخر دانستے و هر روز از ان بنوعی گرفتے مگر گوشه خاطرش با جمال یکے از

بزرگ جانتا تھا اور ہر روز اُس سے ساتھ ایک طرح کے لڑتا مگر گوشہ خاطر اُسکی کا ساتھ جمال ایک

شاگردان میلے داشت سه صد و پنجاه و نه بندش در آموخت مگر یکے بند

شاگردوں کے میل رکھتا تھا تین سو پچاس اور نو داؤں اُسکو سکھلائے مگر ایک داؤں

که در تعلیم آن دفع انداختے و تاخیر کردے فی الجمله پسر در قوت و صنعت سر آمد

کہ بیچ سکھلانے اُسکے کے دوری ڈالتا تھا اور ڈھیل کرتا تھا حاصل کلام لڑکا بیچ قوت اور پیشے کے غالب آیا

و کسی را در زمان او با او امکان مقاومت نبودی تا بحدیکه پیش ملک

اور کسیکے تئیں بیچ زمانے اُسکے کے ساتھ اُسکے قدرت لڑنے کی نہ تھی یہاں تک کہ آگے بادشاہ

آن روزگار گفته بود که استاد را فضیلتی که بر منست از روی بزرگیست و حق
اُس زمانے کے کہا تھا کہ اُستاد کے تئیں وہ فضیلت کہ اوپر میرے ہے از روے بزرگی کے ہے اور حق
تربیت وگرنه بقوت ازو کمتر نیستم و بصنعت با او برابرم ملک را این سخن دشوار
پرورش کرنے کا اور جو نہیں ساتھ قوت کے اُس سے کمتر نہیں ہوں میں اور ساتھ پیشے کے اُس سے برابر ہوں میں بادشاہ کو یہ بات سخت
آمد فرمود تا مصارعت کنند مقامی متسع ترتیب کردند و ارکان دولت
آئی فرمایا تو کشتی کریں ایک مقام کشادہ درست کیا اور سردار دولت کے
و اعیان حضرت و زورآوران روی زمین حاضر شدند پسر چون پیل مست
اور سردار درگاہ کے اور زور آور روے زمین کے حاضر ہوے لڑکا مانند ہاتھی مست کے
درآمد بصدمتی که اگر کوه روئین بودی از جای برکندی استاد دانست که جوان
آیا ساتھ اُس دھبے کے کہ اگر پہاڑ لوہے کا ہوتا جگہ سے اُکھاڑتا اُستاد نے جانا کہ جوان
بقوت ازو برترست بدان بند غریب که ازوی پنهان داشته بود با وی
ساتھ قوت کے اُس سے زیادہ ہے ساتھ اُس داؤں نادر کے کہ اُس سے پوشیدہ رکھا تھا ساتھ اُسکے
درآویخت پسر دفع آن ندانست و بهم برآمد استاد از زمینش بدو دست بالای
اُلجھا لڑکے نے اُتار اُسکا بچاؤ اور گھبرایا اُستاد زمین سے اُسکو ساتھ دونوں ہاتھ کے اوپر
سر برد و بر زمین زد غریو از خلق برخاست ملک فرمود استاد را خلعت و
سر کے لیگیا اور اوپر زمین کے پٹکا شور خلق سے اُٹھا بادشاہ نے فرمایا اُستاد کے تئیں خلعت اور
نعمت دادن پس پسر را زجر فرمود و ملامت کرد که با پرورندهٔ خویش
نعمت دینا پس لڑکے کے تئیں جھڑکنا فرمایا اور ملامت کی کہ ساتھ تربیت کرنیوالے اپنے کے
دعوی مقاومت کردی و بسر نبردی گفت ای پادشاه روی زمین بزورآوری
دعوے برابری کا کیا تو نے اور غالب نہوا تو کہا اے بادشاہ روے زمین کے ساتھ زور آوری کے
بر من دست نیافت بلکه مرا از علم کشتی دقیقهٔ مانده بود و همه عمر از من
اوپر میرے غالب نہوا بلکہ میرے تئیں علم کشتی سے ایک باریکی رہی تھی اور تمام عمر مجھ سے

دریغ میداشت امروز بدان دقیقه بر من غالب آمد گفت از بهر چنین

افسوس رکھتا تھا آج کے روز ساتھ اُس باریکی کے اوپر میرے غالب آیا کہا واسطے اسی

روزے نگہ میداشتم که زیرکان گفته اند دوست را چندان قوت

روز کے نگاہ رکھتا تھا اسی کہ داناؤں نے کہا ہے دوست کے تئیں اتنی قوت

مده که اگر دشمنی کند تواند نشنیده که چه گفت آنکه از پرورده خویش جفا دید قطعه

مت دے کہ جو دشمنی کرے زبردست ہو وے نہیں سنا ہے تو نے کہ کیا کہا اُسنے کہ پالے ہوئے اپنے سے ظلم دیکھا

یا وفا خود نبود در عالم	یا مگر کس درین زمانه نکرد
یا وفا تحقیق نہ تھی بیچ عالم کے	یا شاید کسی نے بیچ اس زمانے کے نہ کی
کس نیاموخت علم تیر از من	که مرا عاقبت نشانه نکرد
کسی نے نہ سیکھا علم تیر کا مجھ سے	کہ میرے تئیں آخر کو نشانہ نہ کیا

حکایت درویشے مجرد بگوشه صحرائے نشسته بود پادشاهے بروے

ایک فقیر تنہا بیچ گوشہ ایک جنگل کے بیٹھا تھا ایک بادشاہ اوپر اُسکے

بگذشت درویش ازان که فراغ ملک قناعت ست بدو التفات نکرد

گذرا فقیر نے اس سبب سے کہ فراغت ملک قناعت میں ہے اور اُسکے مہربانی نہ کی

سلطان ازانجا که سطوت سلطنت ست برنجید و گفت این طائفه خرقه پوشان

بادشاہ اس جگہ سے کہ دبدبہ سلطنت کا ہے خفا ہوا اور کہا یہ گروہ گدڑی پہننے والوں کا

که امثال بهائم اند و اهلیت و آدمیت ندارند وزیر نزدیکش آمد و گفت اے

کہ مانند چار پایوں کے ہے اور لیاقت اور آدمیت نہیں رکھتے ہیں وزیر نزدیک اسکے آیا اور کہا اے

جوانمرد سلطان روی زمین بر تو گذر کرد خدمتے نکردی و شرائط ادب بجا نیاوردی

جوانمرد بادشاہ روے زمین نے اوپر تیرے گذر کیا کوئی خدمت نہ کی تو نے شرطین ادب کی بجا نہ لایا تو

گفت سلطان را بگوی تا توقع خدمت از کسی دارد که توقع نعمت او دارد

کہا بادشاہ کے تئیں کہہ تو چشمداشت خدمت کی اُس سے رکھے کہ امید ساتھ نعمت اُسکی کے رکھے

دو دیگر بدانکه ملوک از بهر پاس رعیت اند نه رعیت از بهر طاعت ملوک قطعه
اور دوسرے یہ سمجھ کہ بادشاہ واسطے نگہبانی رعیت کے ہیں نہ رعیت واسطے بندگی بادشاہ کے

پادشه پاسبان درویش ست
بادشاہ چوکیدار فقیر کا ہے
گوسپند از برای چوپان نیست
بکری واسطے چرواہے کے نہیں ہے
قطعه یکی امروز کامران بینی
ایک کو آج کے روز مقصد ور دیکھے تو
روزکی چند باش تا بخورد
روز تھوڑے صبر کر تو کھاوے
فرق شاهی و بندگی برخاست
فرق بادشاہی اور بندگی کا اٹھا
گر کسی خاک مرده باز کند
جو کوئی خاک مُردے کی کھودے

گرچه رامش بفر دولت اوست
اگرچہ آسودگی ساتھ دبدبے دولت اسکی کے ہے
بلکه چوپان برای خدمت اوست
بلکہ چرواہا واسطے خدمت اسکی کے ہے
دیگری را دل از مجاهده ریش
دوسرے کو تئیں دل کوشش کرنے سے زخم
خاک مغز سر خیال اندیش
خاک کو دا سر خیال اندیشہ کرنے والے کا
چون قضای نبشته آمد پیش
جو قضا لکھی ہوئی آئی آگے
نشناسد توانگر از درویش
نہ پہچانے امیر کو حقیر سے

ملک را گفت درویش استوار آمد گفت از من تمنایی بکن گفت آن همی خواهم
بادشاہ کے تئیں کہا فقیر کا معتبر آیا کہا مجھ سے کوئی آرزو کر کہا وہ چاہتا ہوں میں
که دگر باره زحمت من ندهی گفت مرا پندی ده گفت بیت
کہ دوسری بار رنج مجھے نہ دے کہا میرے تئیں ایک نصیحت دے کہا

دریاب کنون که نعمتت هست بدست
سمجھ اب کہ دولت تیرے ہے بیچ ہاتھ کے
کین دولت و ملک میرود دست بدست
کہ یہ دولت اور ملک جاتا ہے ہاتھوں ہاتھ

حکایت یکی از وزرا پیش ذوالنون مصری رفت و همت خواست
ایک وزیر دن سے آگے ذوالنون مصری کے گیا اور دعا چاہی

که روز و شب بخدمت سلطان مشغول می باشم و بخیرش امیدوار

کہ دن اور رات بیچ خدمت بادشاہ کے مشغول رہتا ہون مین اور رکھتا ہون خیر اسکی کے امیدوار

و از عقوبتش ترسان ذوالنون بگریست گفت اگر من خدای عزّ و جلّ

اور عذاب اُسکے سے ڈرنے والا ذوالنون روئے اور کہا اگر مین خدائے عز و جل

را چنین پرستیدمے کہ تو سلطان را از جملۂ صدیقان بودمے قطعہ

کے تئین ایسی عبادت کرتا ہون کہ تو بادشاہ کے تئین گروہ صدیقون سے ہوتا مین

گر نہ امید و بیم و راحت و رنج	پای درویش بر فلک بودے
جو ہوتی آرزو اور وحشت اور خوشی اور رنج	پاؤن فقیر کا اوپر آسمان کے ہوتا
گر وزیر از خدا بترسیدے	ہمچنان کز ملک مَلک بودے
جو وزیر خدا سے ڈرتا	جیسا کہ بادشاہ سے فرشتہ ہوتا

حکایت پادشاہے بکشتن بیگناہے اشارت کرد گفت ای

ایک بادشاہ نے واسطے مارنے ایک بے گناہ کے اشارہ کیا کہا اے

مَلِک موجب خشمی کہ برابر من ست آزار خود مجوے کہ این

بادشاہ سبب اس غصے کا کہ تیرے تئین اوپر میرے ہے آزار اپنا مت ڈھونڈھ جو کہ یہ

عقوبت بر ما بیک نفس سر آید و بزۂ آن بر تو جاوید بماند قطعہ

عذاب اوپر میرے ایک دم مین گذر جاویگا اور گناہ اسکا اوپر تیرے ہمیشہ رہیگا

دوران بقا چو باد صحرا بگذشت	تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت
زمانہ زندگی کا مانند ہوائے جنگل کے گذرا	کڑوا اور خوش اور زبون اور اچھا گذرا
پنداشت ستمگر کہ جفا بر من کرد	در گردن او بماند و بر ما بگذشت
جانا ظالم نے کہ ظلم اوپر ہمارے کیا	بیچ گردن اسکی رہا اور اوپر ہمارے گذرا

ملک را نصیحت او سودمند آمد و از سر خون او برخاست

بادشاہ کے تئین نصیحت اسکی فائدہ مند آئی اور خیال خون اسکے سے درگذرا

حکایت وزرای نوشیروان در مهمی از مصالح مملکت اندیشه

وزیر نوشیروان کے بیچ ایک کام سخت کے مصلحتوں بادشاہت کے اندیشہ

همی‌کردند و هر یکی از ایشان دگرگونه رایی همی‌زدند و ملک همچنان

کرتے تھے اور ہر ایک انھوں سے دوسری طرح تدبیر مارتا تھا اور بادشاہ نے بھی

تدبیری اندیشه کرد بزرجمهر را رای ملک اختیار آمد وزیران در نهانش

ایک تدبیر اندیشہ کی بزرجمہر کے تئیں تدبیر بادشاہ کی اختیار آئی وزیروں نے بیچ پوشیدگی کے اس کو

گفتند رای ملک را چه مزیت دیدی بر فکر چندین حکیم گفت

کہا تدبیر بادشاہ کے تئیں کیا زیادتی دیکھی تو نے اوپر فکر اتنے حکیموں کے کہا

بموجب آنکه انجام کار معلوم نیست و رای همگنان در مشیت ست

موافق اسکے کہ آخرکار کا معلوم نہیں ہے اور تدبیر سبھوں کی بیچ ارادہ الٰہی کے ہے

که صواب آید یا خطا پس موافقت رای ملک اولی‌ترست تا اگر خلاف

کہ درست آوے یا چوک جاوے پس موافق ہونا تدبیر بادشاہ کے معتبر زیادہ ہے اسواسطے جو برعکس

صواب آید بعلت متابعت از معاتبت ایمن باشم که گفته‌اند مثنوی

درستی کے آوے بسبب تابعداری کرنے کے غصہ کرنے اسکے سے بے ڈر ہونگا میں کہ کہا ہے

خلاف رای سلطان رای جستن برخلاف عقل بادشاہ کے تدبیر ڈھونڈھنا	بخون خویش باشد دست شستن بیچ خون اپنے کے ہووے ہاتھ دھونا
اگر شه روز را گوید شب ست این اگر بادشاہ دن کے تئیں کہے رات ہے یہ	بباید گفتن اینک ماه و پروین چاہیے کہنا یہ ہے اب چاند اور ثریا

حکایت شیادی گیسو بافت یعنی علویست و با قافلهٔ حجاز بشهر درآمد

ایک مکار نے گیسو بٹے یعنی اولاد علی سے ہے اور ساتھ قافلہ مکہ معظمہ کے بیچ شہر کے آیا

و چنان نمود که از حج می‌آید و قصیده‌ای پیش ملک برد و دعوی کرد

اور ایسا ظاہر کیا کہ حج سے آتا ہے اور ایک قصیدہ اچھا آگے بادشاہ کے لے گیا اور دعوی کیا

که وی گفته است ملک نعمتش داد و اکرام کرد و نوازش بیکران فرمود تا
کہ اسنے کہا ہے بادشاہ نے نعمت اسکو دی اور تعظیم کی اور بخشش بہت سی فرمائی تو
یکی از ندمای حضرت پادشاه که دران سال از سفر دریا آمده بود گفت
ایک ہمنشینون درگاہ بادشاہ کے سے کہ بیچ اس سال کے سفر دریا سے آیا تھا کہا
من او را عید اضحی در بصره دیدم معلوم شد که حاجی نیست دیگری گفت من
مین نے اسکو عید قربان کے دن بیچ بصرہ کے دیکھا ہے معلوم ہوا کہ حاجی نہین ہے دوسرے نے کہا مین
او را شناسم پدرش نصرانی بود در ملاطیه بدانستند که شریف نیست و شعرش
اسکو پہچانتا ہون اور باپ اسکا نصرانی تھا بیچ ملاطیہ کے لوگون نے جانا کہ اولاد نبی سے نہین ہے اور شعر اسکے
را در دیوان انوری بیافتند ملک فرمود تا بزنندش و نفی کنند تا چندین
کے تئین بیچ دیوان انوری کے پایا بادشاہ نے کہا تو مارین اسکو اور دور کرین کہ اتنا
دروغ درهم چرا گفت گفت ای خداوند روی زمین سخنی مانده است در خدمت
جھوٹ کیون کہا کہا اے صاحب روے زمین کے ایک بات رہی ہے بیچ خدمت
بگویم اگر راست نباشد بهر عقوبت که خواهی سزاوارم گفت آن چیست گفت قطعه
کہون مین جو سچ نہووے بیچ جس عذاب کے کہ چاہے تو لائق اسکے ہون مین کہا وہ کیا ہے کہا

غریبی گرت ماست پیش آورد
ایک مسافر اگر تیرے پاس چھاچھ آگے لاوے
دو پیمانه آبست و یک چمچه دوغ
دو پیمانے پانی ہے اور ایک چمچہ دہی
اگر راست می خواهی از من شنو
جو سچ چاہتا ہے تو مجھ سے سن
جهاندیده بسیار گوید دروغ
جہان دیکھا ہوا شخص بہت کہتا ہے جھوٹ

ملک را خنده گرفت گفت ازین راست تر سخن تا عمر او باشد نگفته است
بادشاہ کے تئین ہنسی نے لیا کہا اس سے سچ زیادہ کوئی بات جب سے عمر اسکی ہوئی ہے نہکی ہے
فرمود تا آنچه مامول اوست مهیا دارند و بخوشی او را گسیل کنند
فرمایا تو جو کچھ امید کیا گیا اسکا ہے موجود رکھین اور ساتھ دلخوشی کے اسکے تئین رخصت کرین

حکایت یکی از پسران هارون الرشید پیش پدر آمد خشم آلوده که مرا
ایک لڑکا کوئی ہارون رشید کے سے آگے باپ کے آیا غصہ بھرا ہوا کہ میری تئین
فلان سرهنگ زاده دشنام مادر داد هارون الرشید ارکان دولت
فلانے سرہنگ زادے نے گالی ماں کی دی ہارون رشید نے سرداروں دولت
را گفت جزای چنین کسی چه باشد یکی اشارت بکشتن کرد
کے تئین کہا بدلہ ایسے آدمی کا کیا ہو ایک نے اشارہ واسطے مارنے کیا
و یکی بزبان بریدن و دیگری بمصادرت هارون گفت ای پسر
اور ایک نے واسطے زبان کاٹنے کے اور دوسرے نے ڈانڈ لینے کو اور نکالدینے کو ہارون نے کہا اے بیٹے
کرم آنست که عفو کنی واگر نتوانی تو نیزش دشنام مادر ده چندانکه از حد
بخشش وہ ہے کہ معاف کرے تو اور اگر نہ ہو سکے تو بھی اسکو گالی ماں کی دے یہان تک کہ حکم شرع سے
در نگذرد پس آنگه ظلم از طرف تو باشد و دعوی از قبل خصم **قطعه**
نہ گذرے تئین سوقت ظلم تیری طرف سے ہووے اور دعوے طرف دشمن سے ہو

نه مردست آن بنزدیک خردمند	که با پیل دمان پیکار جوید
نہ مرد ہے وہ نزدیک دانا کے	کہ ساتھ ہاتھی مست کے لڑائی ڈھونڈھے
بلی مرد آن کس است از روی تحقیق	که چون خشم آیدش باطل نگوید
بیچ ہے مرد وہ شخص ہے از روے تحقیق کے	کہ جو غصہ آوے اسکو بیہودہ نہ کہے

حکایت با طایفهٔ بزرگان بکشتی نشسته بودم زورقی در پی ما غرق
ساتھ ایک گروہ بزرگون کے بیچ کشتی کے بیٹھا تھا میں ایک ناؤ کی پیچھے ہمارے ڈوب گئی
شد دو برادر بگردابی درافتادند یکی از بزرگان گفت ملاح را که بگیر این هر دو
دو بھائی بیچ ایک بھنور کے پڑگئے ایک نے بزرگون سے کہا ملاح کے تئین کہ پکڑ ان دونوں کے
را که بهر یکی پنجاه دینارت بدهم ملاح در آب رفت تا یکی را
تئین کہ عوض ہر ایک کے پچاس دینار تجکو دونگا میں ملاح بیچ پانی کے گیا تو ایک کے تئین

برہانید آن دیگر ہلاک شد گفتم بقیت عمرش نماندہ بود ازین سبب
چھڑایا وہ دوسرا ہلاک ہوا کہا مین نے باقی عمر اُسکی نہ رہی تھی اس سبب سے
در گرفتن او تاخیر کردے و در آن دیگر تعجیل ملاح بخندید و گفت این چہ
بیچ پکڑنے اُسکے کے سُستی کی تونے اور بیچ اُس دوسرے کی جلدی ملاح ہنسا اور کہا یہ جو
تو گفتی یقین است و سببے دیگر ہست گفتم آن چیست گفت میل
کہا تونے یقین ہے اور ایک سبب دوسرا ہے کہا مین نے وہ کیا ہے کہا خواہش
خاطر من برہانِ این یکی بیشتر بود کہ وقتے در بیابان ماندہ بودم
خاطر میری کی واسطے چھڑانے اس ایک کے زیادہ تھی کہ ایک وقت بیچ ایک جنگل کے رہا یعنی تھک گیا تھا مین مجکو
بر شترے نشاند و از دست آن دگر تازیانہ خوردہ بودم در طفلی گفتم
اوپر ایک اونٹ کے بٹھلایا اور ہاتھ اُس دوسرے سے کوڑا کھایا تھا مین نے بیچ لڑکائی کے کہا مین نے
صَدَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْہَا قطعہ
سچ کہا اللہ برتر نے کہ جو شخص کرتا ہے کام نیک پس واسطے ذات اپنی کے اور جو شخص بد کرتا ہے پس اوپر اُسکے ہے

تا توانی درون کس مخراش — کاندرین راہ خارہا باشد
جب تک سکے تو دل کسیکا مت ستا — کہ بیچ اس راہ کے کانٹے ہوں
کار درویش مستمند برآر — کہ ترا نیز کارہا باشد
کام فقیر آرزومند کا بر لا — کہ تیرے تئین بھی کام ہوں

حکایت دو برادر یکے خدمت سلطان کردی و دیگر بسعی بازو خوردے

دو بھائی ایک خدمت بادشاہ کی کرتا تھا اور دوسرا ساتھ کوشش بازو کے کھاتا
بارے این توانگر گفت درویش را کہ چرا خدمت نکنی تا از مشقت کار کردن برہی
ایکبار تبہ اس دولتمند نے کہا فقیر کے تئین کہ کیون خدمت نہین کرتا ہے تو کہ مشقت کام کرنے سے چھوٹے تو
گفت تو چرا کار نکنی تا از مذلت خدمت رستگاری یابی کہ خردمندان
کہا تو کیون کام نہین کرتا ہے تو کہ خواری خدمت کی سے خلاصی پاوے تو کہ داناؤن نے

گفته‌اند که نان جو خوردن و نشستن به که کمر زرین بخدمت بستن بیت
کہا ہے سوکھی جو کی کھانا اور بیٹھنا بہتر ہے کمربند زرین بیچ خدمت کے باندھنا

بدست آهک تفته کردن خمیر	به از دست بر سینه پیش امیر قطعه
بیچ ہاتھ کے چونا گرم کیا ہوا کرنا خمیر	بہتر ہاتھ سے اوپر سینے کے آگے امیر کے
عمر گرانمایه درین صرف شد	تا چه خورم صیف و چه پوشم شتا
عمر بیش قیمت بیچ اسکے خرچ ہوئی	تو کیا کھاؤں بیچ گرمی کے اور کیا پہنوں بیچ جاڑے کے
ای شکم خیره بنانی بساز	تا نکنی پشت بخدمت دوتا
اے شکم بیہودہ ساتھ ایک روٹی کے موافقت کر	اسواسطے کہ نہ کرے تو پیٹھ بیچ خدمت کے ٹیڑھی

حکایت کسی مژده پیش نوشیروان عادل برد گفت شنیدم که فلان
کوئی شخص خوشخبری آگے نوشیروان عادل کے لے گیا اور کہا سنا میں نے کہ فلانے
دشمن ترا خدای تعالی برداشت گفت هیچ شنیدی که مرا بگذاشت فرد
دشمن تیرے کے تئیں خداے برتر نے اٹھا لیا کہا کچھ سنا تو نے کہ میرے تئیں چھوڑا

اگر بمرد عدو جای شادمانی نیست	که زندگانی ما نیز جاودانی نیست
جو مرا دشمن جگہ خوشی کی نہیں ہے	کہ زندگانی ہماری بھی ہمیشہ کی نہیں ہے

حکایت گروهی حکما در بارگاه کسری بمصلحتی در سخن همی گفتند و بزرجمهر
ایک گروہ حکیموں کا بیچ بارگاہ نوشیروان کے ساتھ ایک مصلحت کے بات کہتے تھے اور بزرجمہر
که مهتر ایشان بود خاموش بود سوال کردندش که با ما درین بحث چرا سخن
کہ سردار انکا تھا چپ تھا سوال کیا اسکو کہ ساتھ ہمارے بیچ اس گفتگو کے کیوں بات
نگویی گفت وزیران بر مثال اطبا اند و طبیب دارو ندهد مگر سقیم
نہیں کہتا ہے تو کہا وزیر مانند حکیموں کے ہیں اور طبیب دوا نہیں دیتا ہے لیکن بیمار کو
پس چو بینم که رای شما بر صوابست مرا بر سر آن سخن گفتن حکمت نباشد مثنوی
پس جو دیکھتا ہوں میں کہ تدبیر تمہاری اوپر راستی کے ہے میرے تئیں اوپر سر اسکے بات کہنا حکمت نہوے

چو کارے بے فضول من برآید
جو کوئی کام بغیر بولنے میرے کے بر آوے

مرا در وے سخن گفتن نشاید
میرے تئین بیچ اُسکے بات کہنا نہ چاہیے

وگر بینم کہ نابینا و چاہ است
اور جو دیکھوں مین کہ اندھا اور کنواں ہے

اگر خاموش بنشینم گناہ است
اگر چپ بیٹھوں مین گناہ ہے

حکایت ہارون الرشید را چون ملک مصر مسلم شد گفت
ہارون رشید کے تئین جو ملک مصر کا تسلیم کیا گیا ہوا کہا

بخلاف آن طاغی کہ بغرور ملک مصر دعوی خدائی کرد نہ بخشم این ملک
اور برخلاف اُس جہے گذر نیوالے کے کہ ساتھ غرور ملک مصر کے دعوے خدائی کا کیا نہ بخشون مین اس ملک

را الا بخسیس ترین بندگان سیاہے داشت خصیب نام ملک مصر
کے تئین مگر ساتھ کمترین بندون کے ایک حبشی رکھتا تھا خصیب نام ملک مصر

بوی ارزانی داشت آوردہ اند کہ عقل و درایت او تا بجائے
اُسکو ارزانی رکھا یعنی بخشدیا نقل کرتے ہین کہ عقل اور دانائی اُسکی اُس جگہ تک

بود کہ طائفہ حراث مصر شکایت آوردندش کہ پنبہ کاشتہ بودیم
تھی کہ ایک گروہ کسانون مصر کے سے گلہ لائے اُسکو کہ روئی بوئی تھی ہم نے

بر کنار نیل باران بے وقت آمد و تلف شد گفت پشم بایستے کاشت
اوپر کنارہ نیل کے مینھ بے رُت برسا اور تباہ ہوئی کہا اُون چاہیے تھا بونا

تا تلف نشدے صاحبدلے این کلام بشنید و گفت مثنوی
تو تباہ نہو تی ایک صاحبدل نے یہ کلام سُنا اور کہا

اگر روزی بدانش در فزودے
اگر روزی ساتھ عقل کے زیادہ ہوتی

ز نادان تنگ روزی تر نبودے
نادان سے کوئی تنگ روزی زیادہ نہوتا

بنادانان چنان روزی رساند
بیوقوفون کو ایسی روزی پہونچاتا ہے

کہ دانا اندران حیران بماند مثنوی
کہ دانا بیچ اُسکے حیران رہتا ہے

بخت و دولت بکاردانی نیست
نصیب اور دولت ساتھ کام جاننے کے نہیں ہے

جز بتأیید آسمانی نیست
سوائے مدد آسمان کے نہیں ہے

کیمیاگر بغصه مرده و رنج
کیمیاگر بیچ غصے کے مرتا ہے اور رنج کے

ابله اندر خرابه یافته گنج
احمق نے بیچ اجاڑ کے پایا خزانہ

اوفتادست در جهان بسیار
پڑا ہے بیچ جہان کے بہت

بی تمیز ارجمند و عاقل خوار
بے عقل صاحب درجہ اور عقلمند ذلیل

حکایت یکی را از ملوک کنیزک چینی آوردند خواست تا در حالت
ایک کے تئیں بادشاہوں سے لونڈی چین کی لائے چاہا تو بیچ حالت
مستی با وی جمع آید کنیزک ممانعت کرد ملک در خشم رفت و مر او را
مستی کے ساتھ اسکے جمع آوے لونڈی نے منع کیا بادشاہ بیچ رنج کے گیا اور خاص کر اسکے تئیں
بسیاهی بخشید فرازش که لب زبرینش از پره بینی درگذشته بود و
ساتھ ایک حبشی کے بخش دیا حبشی کہ ہونٹھ اوپر کا اسکا نتھنے سے ناک کے درگذرا تھا اور
زیرینش بگریبان فروهشته هیکلی که صخره جنی از
نیچے کا اسکا گریبان سے نیچے لٹکا ہوا ایک ایسی شکل کہ صخرہ جنی
طلعتش برمیدی و عین القطر از بغلش بگندیدی **فرد**
دیکھنے سے اسکے بھاگتا تھا اور چشمہ گندھک کا بغل اسکی سے بدبو دیتا تھا

تو گوئی تا قیامت زشت روئی
کہے تو قیامت تک بدشکل ہونا

بر او ختمست و بر یوسف نکوئی **قطعه**
اوپر اسکے ختم ہے اور اوپر یوسف کے خوبصورتی

شخصی نه چنان کریه منظر
کوئی شخص نہیں ایسا بدشکل

کز زشتی او خبر توان داد
کہ زبونی اسکی سے خبر سکیے دینا

وانگه بغلی نعوذ بالله
اور اسوقت ایک بغل پناہ دیتا ہوں ہم میں طرف اللہ کے

مردار بآفتاب مرداد
جیسے مردار ہوتا ہے بیچ دھوپ بھادوں کے

آورده اند که دران مدت سیاه را نفس طالب بود و شهوت غالب

نقل کرتے ہین کہ بیچ اُس مدت کے حبشی کے تئین نفس خواہش کرنیوالا تھا اور شہوت غلبہ کی

مهرش بجنبید مهرش برداشت تا بامدادان که ملک کنیزک را جست و نیافت

شہوت اُسکی نے جوش کیا اور بکارت اُسکی اٹھائی تو صبح کے وقت بادشاہ نے لونڈی کے تئین ڈھونڈھا اور نہ پایا

حکایت بگفتندش خشم بگرفت و فرمود تا سیاه را با کنیزک استوار به بندند و از

لوگون نے اُسکا حال اُس سے کہا غصہ پکڑا اور فرمایا تو حبشی کے تئین ساتھ لونڈی کے مضبوط باندھین اور

بام جوسق بقعر خندق دراندازند یکی از وزرای نیک محضر آنجا بود روی

اُونچے بلند سے بیچ گہرائی خندق کے ڈالین ایک وزیرون نیک ذات سے اُس مجلس تھا منہ

شفاعت بزمین نهاد و گفت سیاه بیچاره را درین خطائی نیست که سائر

بخشانے کا زمین کے رکھا اور کہا حبشی بیچارے کے تئین بیچ اسکے خطا نہین ہے کہ تمام

بندگان بنوازش خداوندی متعود اند گفت اگر در مفاوضت او شبی تاخیر

بندے ساتھ سرفرازی صاحبی کے عادت کیے گئے ہین کہا اگر بیچ مجامعت اُسکی کے ایک رات ڈھیل

کردے چه شدی که من ورا افزون تراز بهای کنیزک بدادمی گفت ای خداوند

کرتا کیا ہوتا کہ مین اُسکے تئین زیادہ تر لونڈی کی قیمت سے دیتا ہین کہا اے صاحب

آنچه فرمودی معلوم ست لیکن نشنیدی که حکما گفته اند درین معنی قطعه

جو کچھ فرمایا تو نے معلوم ہے لیکن نہین سُنا ہے تو نے کہ حکیمون نے کہا ہے بیچ اس بات کے

تشنهٔ سوخته بر چشمهٔ روشن چو رسد	تو مپندار که از پیل دمان اندیشد
پیاسا جلا ہوا اوپر چشمۂ روشن کے جو پہونچے	تو مت جان کہ ہاتھی مست سے اندیشہ کرے
ملحد گرسنه در خانهٔ خالی بر خوان	عقل باور نکند کز رمضان اندیشد
کافر بھوکا بیچ گھر خالی بھرے ہوئے خوان کے	عقل اعتبار نہین کرتی ہے کہ رمضان سے اندیشہ کرے

ملک را این لطیفه پسند آمد و گفت اکنون سیاه را تو بخشیدم کنیزک را

بادشاہ کے تئین یہ بات پسند آئی اور کہا اب حبشی کے تئین دیئے تیرے بخشا مین نے لونڈی کے تئین

چہ کنیم گفت کنیزک را ہم بسیاہ بخش کہ نیم خوردۂ او ہم او را شاید قطعہ
یا کرو نہیں کہا لونڈی کے تئین بھی ساتھ حبشی کے بخش کہ جھوٹا بھی اسکا اسکے تئین چاہیے

ہرگز او را بدوستی مپسند
ہرگز اسکے تئین بیچ دوستی کے مت پسند کر

کہ رود جائے ناپسندیدہ
کہ جاوے جگہ ناپسندیدہ

تشنہ را دل نخواہد آب زلال
پیاسے کے تئین دل نہیں چاہتا ہے میٹھا پانی

نیم خوردہ دہان گندیدہ
جھوٹا منہ گندہ دہن کا

حکایت اسکندر رومی را پرسیدند دیار مشرق و مغرب
سکندر رومی کے تئین پوچھا شہروں مشرق اور مغرب کے تئین

بچہ گرفتی کہ ملوک پیشین را خزائن و عمر و ملک و لشکر بیش ازین بود
کس طرح لیا تو نے کہ بادشاہوں اگلوں کے تئین خزانہ اور عمر اور ملک اور لشکر زیادہ اس سے تھا

و چنین فتحے میسر نشد گفت بعون خدائے عزوجل ہر مملکتے
اور ایسی ایک فتح میسر نہوئی کہا ساتھ مدد خدائے غالب اور بزرگ کے جس ملک

را کہ بگرفتم رعیتش را نیازردم و رسوم خیرات گذشتگان
کے تئین کہ لیا میں نے رعیت اسکی کو نہ آزردہ کیا ہے اور رسموں نیک گذرے ہوؤں کو

باطل نکردم و نام پادشاہان جز بہ نکوئی نبردم مبیت
برباد نہ کیا ہے اور نام بادشاہوں کا سوائے نیکی کے نہ لیا ہیں

بزرگش نخوانند اہل خرد
بزرگ اسکو نہ کہیں گے صاحب عقل

کہ نام بزرگان بزشتی برد قطعہ
کہ نام بزرگوں کا ساتھ زبونی کے لیجاوے

این ہمہ ہیچست چون می بگذرد
یہ سب ہیچ ہے جو گذرتا ہے

بخت و تخت و امر و نہی و گیر و دار
نصیب اور تخت اور حکم اور منع کرنا اور زمانہ ہی

نام نیک رفتگان ضایع مکن
نام نیک گئے ہوؤں کا تباہ مت کر

تا بماند نام نیکت پایدار
تو رہے نام نیک تیرا قائم

باب دوم در اخلاق درویشان

باب دوسرا بیچ خلق فقیروں کے

حکایت یکی از بزرگان گفت پارسائی را چه گوئی در حق فلان
ایک نے بزرگوں سے کہ ایک فقیر کے تئیں کیا کہتا ہے تو بیچ حق فلانے
عابد که دیگران در حق وی بطعنه سخنها گفته اند گفت بر
عابد کے کہ دوسروں نے بیچ حق اسکے کے ساتھ طعنے کے باتیں کہی ہیں کہا اوپر
ظاهرش عیب نمی بینم و در باطنش غیب نمیدانم **قطعه**
ظاہر اسکے کے عیب نہیں دیکھتا ہوں اور بیچ باطن اسکے کے غیب نہیں جانتا ہوں

هر کرا جامه پارسا بینی جس کسی کے تئیں جامہ پرہیزگار دیکھے تو	پارسادان و نیکمرد انگار پارسا جان اور نیک مرد معلوم کر
ور ندانی که در نهانش چیست جو نہ جانے تو کہ بیچ پوشیدگی اسکے کے کیا ہے	محتسب را درون خانه چه کار ڈنڈیے کے تئیں بیچ گھر کے کیا کام

حکایت درویشی را دیدم که سر بر آستان کعبه همی مالید و می نالید
ایک فقیر کے تئیں دیکھا میں نے کہ سر اوپر چوکھٹ کعبہ کے ملتا تھا اور روتا تھا
و میگفت که یا غفور یا رحیم تو دانی که از ظلوم و جهول چه آید **قطعه**
اور کہتا تھا کہ اے گناہوں کے بخشنے والے اے مہربانی کرنیوالے تو جانتا ہے کہ ظالم اور جاہل سے کیا آوے

عذر تقصیر خدمت آوردم عذر تقصیر خدمت کا لایا میں	که ندارم بطاعت استظهار کہ نہیں رکھوں میں ساتھ بندگی کے پشتی
عاصیان از گناه توبه کنند گنہگار گناہ سے توبہ کرتے ہیں	عارفان از عبادت استغفار عارف بندگی سے استغفار کرتے ہیں

عابدان جزای طاعت خواهند و بازرگانان بهای بضاعت من
عابد مزد بندگی کا چاہتے ہیں اور سوداگر قیمت پونجی کی میں

بنده امید آورده ام نه طاعت * بدریوزه آمده ام نه به تجارت فقره

بنده امید لایا هون مین نه بندگی واسطے گداگری کے آیا هون مین نه ساتھ سوداگری کے

اِصْنَعْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ بِاَهْلِهٖ مبیت

کر تو ساتھ ہمارے وہ چیز کہ لائق اسکے ہے تو اور نہ کر تو ساتھ ہمارے وہ جسکے ہم لائق ہیں

گر کشی ور جرم بخشی روی و سر بر آستانم

جو مارے تو اور جو گناہ بخشے تو منہ اور سر دروازے پر چوکھٹ کے ہوں میں

بنده را فرمان نباشد هرچه فرمائی برآنم

بندے کے تئیں حکم نہیں ہوتا جو کچھ فرماوے تو اوپر اسکے ہوں میں

قطعه بر در کعبه سائلی دیدم

اور پر دروازے کعبے کے ایک سائل کو دیکھا میں نے

که همیگفت و می گرستی خوش

کہ کہتا تھا اور روتا تھا اچھا

می نگویم که طاعتم بپذیر

نہیں کہتا ہوں میں کہ بندگی میری قبول کر

قلم عفو بر گناهم کش قطعه

قلم بخشش کا اوپر گناہ میرے کے کھینچ

خلق در ملک خدا از همه جنسی باشند

خلق بیچ ملک خدا کے سب ایک جنس سے ہوتے ہیں

صالحان خورده مگیرید که ما رندانیم

اے نیک لوگو عیب نہ پکڑو کہ ہم رند ہیں

گر کسی را عملی هست و امیدی دارد

اگر کسی کے تئیں کوئی عمل ہے اور ایک امید رکھتا ہے

ما گدائیم درین ملک نه بازرگانیم

ہم فقیر ہیں اس ملک میں نہ سوداگر ہیں ہم

حکایت عبد القادر گیلانی را دیدند رحمة الله علیه در حرم کعبه روی

عبد القادر گیلانی کو دیکھا رحمت ہو جیو خدا کی اوپر انکے بیچ خانہ کعبہ کے منہ

بر حصبا نهاده بود و میگفت ای خداوند ببخشای و اگر مستوجب عقوبتم مرا

اوپر سنگریزے کے رکھے ہوئے تھے اور کہتے تھے اے صاحب بخشش کر اور اگر لائق عذاب کے ہوں میں میرے تئیں

روز قیامت نابینا برانگیز تا در روی نیکان شرمسار نباشم قطعه

روز قیامت کے اندھا اٹھا تو سامنے نیکوں کے شرمندہ نہوں میں

روی بر خاک عجز می گویم

منہ اوپر خاک عاجزی کے کہتا ہوں میں

هر سحرگه که باد می آید

ہر صبح کے وقت کہ ہوا آتی ہے

ای که هرگز فرامشت نکنم
اے کہ ہرگز بھولتا تجکو نہیں کرتا ہون میں

هیچت از بنده یاد می آید
کچھ تجکو بندے سے یاد آتی ہے

حکایت دزدی بخانهٔ پارسائی درآمد چندانکه طلب کرد چیزی نیافت دلتنگ
ایک چور بیچ گھر ایک فقیر کے آیا جتنا کہ طلب کیا کچھ نہ پایا دل تنگ

شد پارسا را خبر شد گلیمیکه بران خفته بود در راه دزد انداخت تا محروم نشود قطعه
ہوا فقیر کے تئین خبر ہوئی وہ کملی کہ اوپر اسکے سوتا تھا بیچ راہ چور کے ڈالی تو بے نصیب نہ جاوے

شنیدم که مردان راه خدا
سنا مین نے کہ مردان راہ خدا نے

دل دشمنان را نکردند تنگ
دل دشمنون کے تئین نہ کیا تنگ

ترا کی میسر شود این مقام
تیرے تئین کب میسر ہو یہ مقام

که با دوستانت خلافست و جنگ
کہ ساتھ دوستون کے تجکو خلاف ہے اور لڑائی

مودّت اهل صفا چه در روی و چه در قفا نه چنان کز پست عیب گیرند و در پیشت میرند فرد
دوستی اہل صفا کی برابر ہے روبرو اور پیچھے نہ ایسی کہ پیچھے تیرے سے عیب پکڑیں اور آگے تیرے قربان جاویں

در برابر چو گوسفند سلیم
بیچ برابر کے مانند دنبے سیدھے کے

در قفا همچو گرگ مردم خوار فرد
بیچ پیچھے کے مانند بھیڑیے آدمی کھانے والے کے

هرکه عیب دگران پیش تو آورد و شمرد
جو کوئی عیب اوروں کا آگے تیرے لایا اور گنا

بیگمان عیب تو پیش دگران خواهد برد
بیشک عیب تیرا آگے اوروں کے لیجاویگا

حکایت تنی چند از روندگان متفق در سیاحت بودند و شریک رنج
تن کتنے سالکون سے اتفاق کرنیوالے بیچ سیر ملکون کے تھے اور شریک رنج

و راحت خواستم که مرافقت کنم موافقت نکردند گفتم این از کرم اخلاق
اور راحت کے چاہا مین نے کہ رفاقت کرون ناگردیں موافقت نہ کی کہا مینے یہ بخشش اور خُلق

بزرگان بدیع ست روی از مصاحبت درویشان بگردانیدن و فایده
بزرگون سے نادر ہے منھ صحبت داری سے فقیرون کی پھیرنا اور فائدہ

دریغ داشتن که من در نفس خویش این قدر قوت و سرعت
افسوس رکھنا اسواسطے کہ مین بیچ ذات اپنی کے اس قدر قوت اور چالاکی
همی شناسم که در خدمت مردان یار شاطر باشم نه بار خاطر شعر
پہچانتا ہون مین کہ بیچ خدمت مردون کے یار شوخ اور بیباک ہونگا نہ بوجھ خاطر کا

إن لم اکن راکب المواشي	اسعی لکم حامل الغواشي
اگرچہ نہین ہون مین سوار ہونیوالا چارپایون کا	دوڑونگا مین واسطے تمھارے درحالیکہ نہ ہونگا اٹھانیوالا زین پوشون کا

یکی از آن میان گفت ازین سخن که شنیدی دلتنگ مدار که درین روزها دزدی
ایک نے اُس درمیان سے کہا اس بات سے کہ سُنا تو نے دل تنگ مت رکھ کہ بیچ ان دنون کے ایک چور
بصورت درویشان برآمده بود خود را در سلک صحبت ما منتظم کرد شعر
فقیرون کی صورت مین آیا تھا اور اپنے تئین بیچ لڑی صحبت ہماری کے پرونا کیا

چه دانند مردم که در جامه کیست	نویسنده داند که در نامه چیست
کیا جانتے ہین آدمی کہ بیچ کپڑے کے کون ہے	لکھنے والا جانتا ہے کہ بیچ نامے کے کیا ہے

از انجا که سلامت حال درویشان ست گمان فضولش
بحکم اس بات کے کہ سلامت حال فقیرون کا ہے گمان زیادہ گوئی اُسکی کا
نبردند و بیاری قبولش کردند مثنوی
نہ لے گئے اور ساتھ یاری کے قبول اُسکو کیا

صورت حال عارفان دلق ست	این قدر بس چو روی در خلق ست
ظاہر حال عارفون کا گدڑی ہے	اتنا ہی کافی ہے جو منہ بیچ خلق کے ہے
در عمل کوش و هرچه خواهی پوش	تاج بر سر نه و علم بر دوش
بیچ عمل نیک کے کوشش کر اور جو کچھ چاہے تو پہن	تاج اوپر سر کے رکھ اور عَلَم اوپر کاندھے کے
ترک دنیا و شهوت ست و هوس	پارسائی نه ترک جامه و بس
چھوڑنا دنیا کا اور شہوت کا ہے اور حرص کا	پارسائی نہ چھوڑنا جامے کا ہے اور فقط

در رفتن اگر مرد باید بود	بر مخنث سلاح جنگ چه سود
چلتے کے مرد چاہیے ہونا	اور پر مخنث کے ہتھیار لڑائی کے کیا فائدہ

روزی تا شب رفته بودیم و شبانگه در پای حصاری خفته که دزد
ایک روز رات تک چلے گئے تھے ہم اور رات کے وقت نیچے ایک قلعے کے سوئے کہ چور
بی توفیق ابریق رفیق برداشت که بطهارت میروم و بغارت میرفت
بے توفیق نے چھاگل یار کی اٹھائی کہ واسطے جا ضرور کے جاتا ہوں اور واسطے لوٹنے کے جاتا تھا

پارسا بین که خرقه در بر کرد	جامهٔ کعبه را جل خر کرد
فقیر کو دیکھ کر گدڑی بیچ بغل کے کی	جامۂ کعبہ کے تئیں جھول گدھے کی کی

چندانکه از نظر درویشان غائب شد به برجی برفت و درجی بدزدید
یہاں تک کہ نظر فقیروں کی سے غائب ہوا بیچ ایک کوٹھی کے گیا اور ایک ڈبا چرالیا
تا روز روشن شد آن تاریک رای مبلغی راه رفته بود و رفیقان بیگناه خفته
تو دن روشن ہوا وہ اندھیاری کا چلنے والا بہت راہ گیا تھا اور یار بے گناہ سوئے ہوئے
بامدادان همه را بقلعه درآوردند و بزدند و بزندان کردند از آن تاریخ
صبحدم سب کے تئیں بیچ قلعے کے لائے اور مارا اور بیچ قید خانے کے کیا اس تاریخ سے
ترک صحبت گفتیم و طریق عزلت گرفتیم اَلسَّلَامَةُ فِی الْوَحْدَةِ قطعه
چھوڑنا صحبت کا کہا ہم نے اور راہ گوشہ نشینی کی پکڑی ہم نے سلامتی تنہائی میں ہے

چو از قومی یکی بیدانشی کرد	نه که را منزلت باشد نه مه را
جو ایک قوم سے ایک نے نادانی کی	نہ چھوٹے کے تئیں مرتبہ ہوتا ہے نہ بڑے کے تئیں
نمی بینی که گاوی در علف زار	بیالاید همه گاوان ده را
نہیں دیکھتا ہے تو کہ ایک بیل بیچ سبزہ چرنے کے	آلودہ کرتے تمام بیلوں گاؤں کے تئیں

گفتم سپاس و منت خدای را عز و جل که از فوائد درویشان محروم نماندم
کہا میں نے شکر اور احسان خدا کے تئیں کہ غالب اور بزرگ ہے کہ فائدوں فقیروں سے بے نصیب نہ رہا میں

اگر چه بصورت از صحبت جدا افتادم بدین حکایت که گفتی مستفید

اگر چہ بیچ ظاہر کے صحبت سے جدا پڑ گیا ہوں ساتھ اس بات کے کہ کہی تونے فائدہ مند

گشتم و امثال مرا همه عمر این نصیحت بکار آید مثنوی

ہوا ہوں اور مانند ہمارے لوگوں کے تمام عمر یہ نصیحت بیچ کام کے آوے

یک ناتراشیده در مجلسی	برنجد دل هوشمندان بسی
ساتھ ایک احمق کے بیچ ایک مجلس کے	رنجیدہ ہوتا ہے دل بہت عقلمندوں کا
اگر برکه پر کنند از گلاب	سگی در وی افتد شود منجلاب
اگر ایک حوض بھریں گلاب سے	ایک کتا بیچ اسکے پڑے ہو جائے ناپاک

حکایت زاهدی مهمان پادشاهی بود چون بطعام بنشستند کم

ایک زاہد مہمان ایک بادشاہ کا تھا جو واسطے کھانے کے بیٹھے تھوڑا

از ان خورد که ارادت او بود و چون بنماز برخاستند بیشتر از ان کرد

اس سے کھایا کہ ارادہ اوسکا تھا اور جو واسطے نماز کے اٹھے زیادہ اس سے ادا کی

که عادت او بود تا ظن صلاح در حق وی زیادت کنند فرد

کہ عادت اسکی تھی تاگمان نیکی کا بیچ حق اسکے کے زیادہ کریں

ترسم نرسی بکعبه ای اعرابی	کین ره که تو میروی بترکستان است
ڈرتا ہوں کہ نہ پہنچیگا تو بیچ کعبے کے اے اعرابی	کسو واسطے کہ یہ راہ کہ جاتا ہے تو طرف ترکستان کی ہے

چون بمقام خود آمد سفره خواست تا تناولی کند پسری داشت صاحب فراست

جو بیچ مقام اپنے کے آیا دسترخوان چاہا اسلیے کہ کھانا کھاوے ایک لڑکا رکھتا تھا صاحب عقل

گفت ای پدر در مجلس سلطان چرا طعام نخوردی گفت در نظر ایشان چیزی

کہا اے باپ بیچ مجلس بادشاہ کے کیوں کھانا نہ کھایا تو نے کہا بیچ نظر انہوں کے کچھ

نخوردم که بکار آید گفت نماز را هم قضا کن که چیزی نکردی که بکار آید قطعه

نہ کھایا میں نے کہ بیچ کام کے آوے کہا نماز کو بھی پھر پڑھ کہ کچھ نہیں کیا تو نے جو بیچ کام کے آوے

اے ہنرہا نہادہ بر کفِ دست	عیبہا بر گرفتہ زیرِ بغل
اے ہنروں کو رکھا اوپر ہتھیلی کے	عیبوں کو دبائے ہوئے نیچے بغل کے
تا چہ خواہی خریدن اے مغرور	روزِ درماندگی بہ سیم دغل
تو کیا چاہتا ہے مول لینا اے مغرور	روز عاجزی کے ساتھ روپے کھوٹے کے

حکایت یاد دارم کہ در ایامِ طفولیت متعبد بودم و شب خیز
یاد رکھتا ہوں میں کہ بیچ زمانے لڑکائی کے عبادت کرنیوالا تھا میں اور رات کا اٹھنے والا
و مولع زہد و پرہیز تا شبے در خدمت پدر رحمۃ اللہ علیہ
اور حرص کرنیوالا زہد اور پرہیز کا تو ایک رات بیچ خدمت باپ کے رحمت ہو خدا کی اوپر اسکے
نشستہ بودم و ہمہ شب دیدہ برہم نہ بستہ و مصحفِ عزیز بر کنار گرفتہ و طائفہ
بیٹھا تھا میں اور تمام رات آنکھ آپس میں نہ بند کی اور کتاب عزیز اوپر گود کے لیے ہوئے اور ایک گروہ
گردِ ما خفتہ پدر را گفتم ازین جماعت یکے سر بر نمیدارد کہ دوگانہ بگذارد
گرد ہمارے سوئے ہوئے باپ کے تئیں کہا میں نے اس گروہ سے ایک سر نہیں اٹھاتا ہے کہ دو رکعت نماز ادا کرے
چنان خوابِ غفلت بردہ اند کہ تو گوئی نخفتہ اند کہ مردہ اند گفت
ایسے خواب غفلت کے لے گئے ہیں کہ کہے تو نہیں سوئے ہیں بلکہ مرے ہوئے ہیں کہا
جانِ پدر اگر تو نیز بخفتی ازان بہ کہ در پوستینِ خلق افتی قطعہ
اے جان باپ کے اگر تو بھی سوتا اس سے بہتر کہ بیچ عیب خلق کے پڑتا

نہ بیند مدعی جز خویشتن را	کہ دارد پردۂ پندار در پیش
نہیں دیکھتا ہے مدعی سوائے اپنے کے تئیں	کہ رکھتا ہے پردہ غرور کا آگے
گرت چشم خدا بینی ببخشند	نہ بینی ہیچکس عاجز تر از خویش
اگر تجکو آنکھ خدا دیکھنے کی بخشنے	نہ دیکھے تو عاجز زیادہ اپنے سے کسی کو

حکایت یکی را از بزرگان بمحفلی اندر ہمی ستودند و در اوصافِ جمیلش
ایک کے تئیں بزرگوں سے بیچ ایک مجلس کے تعریف کرتے تھے اور بیچ صفتوں خوبی اسکی کے

مبالغت همی کردند سر برآورد و گفت من آنم که من دانم شعر

مبالغہ کرتے تھے سر اٹھایا اور کہا میں وہ ہوں جو کہ میں جانتا ہوں

گفت ای یار من بعد محاسنی	علانیتی هذا و لم تدر باطنی
کہنے لگا کہ اے یار تو مجھے گنتا ہے اس وقت کہ شخص کو شمار کرتا ہے خوبیاں	اور ظاہر ہے یہ اور نہیں جانتا تو میرا باطن

قطعه

شخصم بچشم عالمیان خوب منظر است	وز خبث باطنم سر خجلت نهاده پیش
وجود میرا بیچ آنکھ خلق کے خوب جانے نظر ہے	اور بدی باطن کی سے سر شرمندگی کا آگے رکھا ہے
طاوس را بنقش و نگاری که هست خلق	تحسین کنند و او خجل از پای زشت خویش
طاؤس کے تئیں ساتھ اس نقش و نگار کے کہ ہے پیدا خلق	تعریف کرتے ہیں اور وہ شرمندہ پاؤں بد اپنے سے

حکایت یکی از صلحای کوه لبنان که مقامات او در دیار عرب مذکور بود

ایک صالحوں سے پہاڑ لبنان کے کہ بزرگی اسکی بیچ شہر عرب کے ذکر کی گئی تھی

و کرامات او مشهور بجانب دمشق درآمد بر کنار برکه کلاسه طهارت همی ساخت

اور کرامات اسکی مشہور طرف دمشق کے آیا اوپر کنارے حوض کلاسہ کے وضو کرتا تھا

پایش بلغزید و بحوض درافتاد و بمشقت بسیار ازان جایگه خلاص یافت

پاؤں اسکا پھسلا اور بیچ حوض کے گرا اور ساتھ محنت بہت کے اس جگہ سے خلاص ہوا

چون از نماز بپرداختند یکی از جمله اصحاب گفت مرا مشکلی هست اگر اجازت

جو نماز سے فارغ ہوئے ایک نے سب یاروں میں سے کہا میرے تئیں ایک مشکل ہے جو حکم

پرسیدنست گفت آن چیست گفت یاد دارم که شیخ بر روی دریای

پوچھنے کا ہے کہا وہ کیا ہے کہا یاد رکھتا ہوں میں کہ شیخ اوپر کنارے دریا

مغرب رفت و قدمش تر نشد امروز چه حالت بود که درین قامتی آب

مغرب کے گیا اور قدم اسکا تر نہ ہوا آج کے دن کیا حالت تھی کہ بیچ اس ایک قد پانی کے

از هلاک چیزی نماند شیخ درین فکرت زمانی فرو رفت پس از تامل بسیار

مرنے سے کچھ نہ رہا شیخ بیچ اس فکر کرنے کے ایک ساعت نیچے گیا پیچھے فکر بہت کے

سر آورد و گفت نشنیده که سید عالم صلی الله علیه وسلم گفت لی مع الله

سر اٹھایا اور کہا نہیں سنا ہے تونے کہ سید عالم نے (درود و السلام) کہا اور ... ساتھ اللہ کے

وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل و گفت

ایک وقت ہے کہ گنجایش نہیں کرتا ہے میرے تئین بیچ اوسوقت کے فرشتہ مقرب اور نہ نبی بھیجا گیا اور نہ کہا

علی الدوام و قتیکه چنین فرمود به جبرئیل و میکائیل نپرداختے

اور ہمیشگی کے ایک وقت ایسا ہوتا کہ ساتھ جبرئیل اور میکائیل کے نہ مشغول ہوتے

و دیگر وقت با حفصه و زینب در ساختے مشاهدة الابرار

اور دوسرے وقت ساتھ حفصہ اور زینب کے موافقت کرتے دیکھنا بزرگوں اور نیکون کا

بین التجلی والاستتار می‌نمایند و می‌ربایند فرد

درمیان روشنی اور پوشیدگی کے ہے دکھلاتے ہیں اور لیجاتے ہیں

دیدار می‌نمائی و پرهیز می‌کنی
دیدار دکھلاتا ہے تو اور پرہیز کرتا ہے تو

بازار خویش و آتش ما تیز میکنی قطعه
بازار اپنا اور آگ ہماری تیز کرتا ہے تو

أشاهد من أهوى بغير وسيلة
دیکھتا ہوں میں اس شخص کو کہ جس کو دوست رکھتا ہوں میں بغیر وسیلے کے

فيلحقني شأن أضل طريقا
پس لاحق ہوتا ہے مجھ پر ایک حال کہ گم کرتا ہوں میں راہ کو

يؤجج نارا ثم يطفي برشة
روشن کرتا ہے آگ کو پس بجھاتا ہے ساتھ چھینٹے کے

لذاك تراني محرقا وغريقا
اسواسطے دیکھتے تو مجھکو سوختہ اور غرق ہوا

مثنوی یکی پرسید ازان گم کرده فرزند
ایک نے پوچھا اس گم کیے ہوئے بیٹے والے سے

که ای روشن گهر پیر خردمند
کہ اے روشن ذات بڈھے عقلمند

ز مصرش بوی پیراهن شنیدی
مصر سے بو اسکے پیراہن کی سونگھی تونے

چرا در چاه کنعانش ندیدی
کیوں بیچ کنوئیں کنعان کے اسکو نہ دیکھا تونے

بگفت احوال ما برق جهان است
کہا احوال ہمارا بجلی چمکنے والی کا سا ہے

دمی پیدا و دیگر دم نهان است
ایک دم ظاہر اور دوسرے دم چھپا ہے

گهی بر طارم اعلی نشینم	گهی بر پشت پای خود نه بینم
کبھی اوپر بنگلے بلند کے بیٹھتا ہون مین	کبھی اوپر پیٹھ پانون اپنے کے نہین دیکھتا ہون
اگر درویش بر حالی بماندی	سر دست از دو عالم بر فشاندی
اگر فقیر اوپر ایک حال کے رہتا	سر ہاتھ کا دونون عالم سے جھاڑتا

حکایت در جامع بعلبک وقتی کلمهٔ چند همیگفتم بطریق وعظ با جماعتی

بیچ مسجد بعلبک کے ایک وقت چند سخن کہتا تھا مین ساتھ راہ نصیحت کے ساتھ ایک گروہ

افسرده دل مرده راه از عالم صورت بعالم معنی نبرده دیدم که نفسم

کمھلائے ہوئے دل مردہ کے راہ عالم صورت سے بیچ عالم معنی کے نہ لے گئے دیکھا مینے کہ دم میرا

در نمیگیرد و آتشم در هیزم تر اثر نمیکند دریغ آمدم تربیت ستوران و آینه

اثر نہین کرتا ہے اور آگ میری بیچ لکڑی گیلی کے اثر نہین کرتی ہے افسوس آیا مجکو تربیت بیلون کی اور آئینہ

در محلت کوران ولیکن در معنی باز بود و سلسلهٔ سخن دراز در معنی این آیت

بیچ جگہ اندھون کے اور لیکن دروازہ حقیقت کا کھلا تھا اور زنجیر بات کی لانبی بیچ معنی اس آیت کے

که وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ سخن بجائی رسانیده بودم که میگفتم قطعه

کہ اور ہم نزدیک زیادہ ہین طرف اسکے رگ گردن سے بات بیچ اس جگہ کے پہونچائی تھی مینے کہ کہتا تھا مین

دوست نزدیکتر از من بمن است	وین عجبتر که من از وی دورم
دوست نزدیک زیادہ مجھسے طرف میرے ہے	اور یہ عجب زیادہ کہ مین اس سے دور ہون
چکنم با که توان گفت که او	در کنار من و من مهجورم
کیا کرون مین ساتھ کسکے سکے کہنا کہ وہ	بیچ گود میری کے اور مین اس سے جدا ہون

من از شراب این سخن مست بودم و فضالهٔ قدح در دست که رونده بر کنار

مین شراب اس بات سے مست تھا مین اور بیچ رہا ہوا پیالے کا بیچ ہاتھ کے کہ ایک سالک یکایک اوپر کنارے

مجلس گذر کرد و دور آخر در وی اثر کرد نعره زد که دیگران بموافقت وی در خروش آمدند

مجلس کے گذرا اور دور آخر نے بیچ اسکے اثر کیا نعرہ مارا کہ دوسرے ساتھ موافقت اسکی کے بیچ شور کے آئے

وفامان مجلس در جوش گفتم سبحان اللہ دوران باخبر در حضور و نزدیکان بی بصر دور
اور کے مجلس کے بیچ جوش کے کہا میں پاک ہے اللہ دور باخبر بیچ حضور کے اور نزدیک اندھے دور

قطعه
فهم سخن چون نکند مستمع | قوت طبع از متکلم مجوی
بوجھنا سخن کا جو نہ کرے سننے والا | قوت طبیعت کی کلام کرنے والے سے مت ڈھونڈھ
فسحت میدان ارادت بیار | تا بزند مرد سخنگوی گوی
کشادگی میدان خواہش کی لا | تو مارے مرد بات کا کہنے والا گیند

حکایت شبی در بیابان مکه از بیخوابی پای رفتنم نماند سر
ایک رات بیچ جنگل مکے کے بیخوابی سے پانوں میرے چلنے سے تھکے سر
بنهادم و شتربان را گفتم دست از من بدار قطعه
رکھدیا میں نے اور شتربان کے تئیں کہا میں نے ہاتھ مجھ سے رکھ

پای مسکین پیاده چند رود | کز تحمل ستوه شد بختی
پانوں غریب پیادے کا کب تک چلے | کہ باربرداری سے عاجز ہوا اونٹ
تا شود جسم فربهی لاغر | لاغری مرده باشد از سختی
جب تک ہووے جسم ایک موٹے کا دبلا | ایک دبلا مرجاوے سختی سے

گفت ای برادر حرم در پیش است و حرامی از پس اگر رفتی
کہا اے بھائی کعبہ آگے ہے اور چور پیچھے اگر گیا تو
بردی و اگر خفتی مردی و نشنیده که گفته اند بیت
لے گیا تو اور جو سویا تو مرا تو اور نہیں سنا ہے تو نے کہ کہا ہے

خوش است زیر مغیلان براه بادیه خفت | شب رحیل ولی ترک جان بباید گفت
اچھا ہے تلے ببولوں کے بیچ راہ جنگل کے سونا | رات کوچ کے ولیکن چھوڑنا جان کا چاہیے کہنا

حکایت پارسائی را دیدم بر کنار دریا که زخم پلنگ داشت و بهیچ دارو به
ایک فقیر کو دیکھا میں نے اوپر کنارے دریا کے کہ زخم چیتے کا رکھتا تھا اور کسی دوا سے بھلا

نمی شد مگر تنها در آن رنجور بود و شکر خدای عزّ و جلّ علی الدوام گفتی
نہیں ہوتا تھا مگر تن ہیچ اسکے رنجور تھا اور شکر خداے غالب اور بزرگ کا ہمیشہ کہتا تھا
پرسیدندش که شکر چه میگوئی گفت شکر آنکه بمصیبتی گرفتارم نه بمعصیتی قطعه
پوچھا اسکو کہ شکر کس چیز کا کہتا ہے تو کہا شکر اسکا کہ بیچ ایک مصیبت کے گرفتار ہوں نہیں بیچ کسی گناہ کے

اگرم زار بکشتن دهد آن یار عزیز	تا نگوئی که در آن دم غم جانم باشد
اگر مجھہ کو خوار کرکے واسطے مارنے کے حکم دے وہ یار عزیز	ہرگز نہ کہونگا کہ بیچ اس دم کے غم جان کا مجھکو ہوا
گویم از بنده مسکین چه گنه صادر شد	که دل آزرده شد از من غم آنم باشد
کہوں میں بندہ غریب سے کیا گناہ ظاہر ہوا	کہ دل آزردہ ہوا مجھسے غم اسکا مجھکو ہووے

بلی مردان خدا مصیبت را بر معصیت اختیار کنند نبینی که یوسف صدیق
سچ ہے مردان خدا مصیبت کے تئین اوپر گناہ کے اختیار کرتے ہیں نہیں دیکھا تونے کہ یوسف صدیق نے
در آن حالت چه گفت قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْهِ
بیچ اس حالت کے کیا کہا کہا یوسف نے اے پروردگار میرے زندان دوست تر ہے طرف میری اس چیز سے کہ خواہش کرتی ہیں عورتیں
حکایت درویشی را ضرورتی روی نمود گلیمی از خانهٔ یاری بدزدید
ایک فقیر کو ایک ضرورت پیش آئی اوسنے ایک کملی ایک دوست کے گھر سے چرائی
و نفقه کرد حاکم فرمود که دستش را ببرند صاحب گلیم شفاعت کرد
اور خرچ کیا حاکم نے فرمایا کہ ہاتھ اسکا کاٹو کملی کے مالک نے بخشانا کیا
من او را بحل کردم گفتا بشفاعت تو حد شرع فرو نگذارم گفت آنچه فرمودی
میں نے اسکے تئین چھوڑنا کیا کہا شفاعت تیری سے تقریر شرعی کچھ چھوڑونگا نہیں کہا جو کچھ فرمایا تونے
راست است ولیکن هر که از مال وقف چیزی بدزدد قطعش لازم نیاید
سچ ہے ولیکن جو کوئی مال وقف سے ایک چیز چرا لیوے کاٹنا اسکا لازم نہ آوے
اَلْفَقِیْرُ لَا یَمْلِکُ هر چه درویشان راست وقف محتاجان است
کہ فقیر نہیں ملک کھتا ہے جو کچھ فقیروں کے پاس ہے وقف محتاجوں کا ہے

حاکم از وے بد اشت و ملامت کردن گرفت که جہان بر تو تنگ
حاکم نے اُس سے ہاتھ اُٹھایا اور ملامت کرنا پکڑا کہ جہان اوپر تیرے تنگ
آمده بود که دزدی نکردی الّا از خانهٔ چنین یارے گفت ای خداوند
آیا تھا کہ چوری نہ کی تو نے مگر گھر ایسے یار کے سے کہا اے صاحب
نشنیده که گفته اند خانهٔ دوستان بروب و درِ دشمنان مکوب شعر
نہ سنا ہے تو نے کہ کہا ہے گھر دوستوں کا جھاڑ اور دروازہ دشمنوں کا مت ٹھونک

چون بسختی در بمانی تن بعجز اندر مده	دشمنان را پوست برکن دوستان را پوستین
جو بیچ سختی کے رہے تو تن ساتھ عاجزی کے مت دے	دشمنوں کے تئیں بیچ خاطر کے مت لا اور دوستوں سے جو کچھ یاد کر لیوے

حکایت یکے از پادشاهان پارسائے را دید گفت هیچت
ایک نے بادشاہوں سے ایک فقیر کو دیکھا کہا کسی وقت تجھکو
از ما یاد می آید گفت بلے وقتے که خدائے را فراموش میکنم فرد
ہم سے یاد آتا ہے کہا ہاں جسوقت کہ خدا کے تئیں بھلاتا ہوں میں

هر سو دود آن کش ز درِ خویش براند	وان را که بخواند بدر کس ندواند
ہر طرف دوڑتا ہے وہ کہ اسکو دروازے اپنے سے نکالتا ہے	اور اُسکے تئیں کہ بُلاتا ہے طرف دروازے کسی کے نہیں دوڑاتا ہے

حکایت یکے از صالحان بخواب دید پادشاہے را در بہشت و پارسائے
ایک نے نیکبختوں سے بیچ خواب کے دیکھا ایک بادشاہ کے تئیں بیچ بہشت کے اور ایک پرہیزگار
را در دوزخ پرسید که موجب درجات این چیست و سبب درکات آن چه
کے تئیں بیچ دوزخ کے پوچھا کہ سبب درجوں اُسکے کا کیا ہے اور سبب عذاب اُسکے کا کیا
که مردم بخلاف آن می پنداشتند ندا آمد که این پادشاه بارادت
کہ آدمی برخلاف اُسکے جانتے ہیں آواز آئی غیب سے کہ یہ بادشاہ ساتھ خواہش کرنے
درویشان در بہشت ست و این پارسا بتقرب پادشاهان در دوزخ قطعه
فقیروں کے بیچ بہشت کے ہے اور یہ فقیر بسبب قربت کرنے بادشاہوں کے بیچ دوزخ کے

دلقت بچه کار آید و تسبیح و مرقع	خود را ز عملهای نکوهیده بری دار
گدڑی تیری کس کام کے آوے اور تسبیح اور گدڑی کو مرادی کرے	اپنے تئین کاموں بُرے سے پاک رکھ
حاجت بکلاه برکی داشتنت نیست	درویش صفت باش و کلاه تتری دار
حاجت ساتھ ٹوپی برکی کے رکھنا تجکو نہین ہے	فقیر صفت رہ اور ٹوپی تاتاری رکھ

حکایت پیادهٔ سر و پا برهنه با کاروان حجاز از کوفه بدر آمد و همراه ما
ایک پیادہ سر اور پیر ننگا ساتھ قافلہ حجاز کے کوفے سے باہر آیا اور ساتھ ہمارے
شد نظر کردم که معلومی نداشت خرامان همی رفت و میگفت قطعه
ہوا نظر کی مین نے کہ زادراہ نہ رکھتا تھا خوش رفتار جاتا تھا اور کہتا تھا

نه باشتر بر سوارم نه چو اشتر زیر بارم	نه خداوند رعیت نه غلام شهریارم
نہ اونٹ کی سوار ہون نہ مانند اونٹ کے نیچے بوجھ کے ہون	نہ صاحب رعیت کا نہ غلام بادشاہ کا ہون
غم موجود و پریشانی معدوم ندارم	نفسی میزنم آسوده و عمری میگذارم
غم ہستی کا اور پریشانی نیستی کی نہین رکھتا ہون	ایکدم مارتا ہون آسودہ اور ایک عمر گزارتا ہون

اشتر سواری گفتش ای درویش کجا میروی برگرد که بسختی بمیری
ایک شتر سوار نے اُسکو کہا اے فقیر کہان جاتا ہے تو پھر کہ ساتھ سختی کے مرے گا
نشنید و قدم در بیابان نهاد و برفت چون بنخلهٔ محمود برسیدیم
نہ سنا اور قدم بیچ جنگل کے رکھا اور گیا جو پہنچے ہم نخلہ محمود کے
توانگر را اجل فرا رسید درویش ببالینش فراز آمد و گفت
دولتمند کے تئین موت آگے پہونچی فقیر اوپر سرہانے اُسکے کے نیچے آیا اور کہا
ما بسختی نمردیم و تو بر بختی بمردی بیت
ہم ساتھ سختی کے نہ مرے ہم اور تو اوپر اونٹ کے مرا

شخصی همه شب بر سر بیمار گریست	چون روز شد او بمرد و بیمار بزیست
ایک شخص تمام رات اوپر سر بیمار کے رویا	جب دن ہوا وہ مرا اور بیمار جیا

قطعه ای بسا اسپ تیز رو که بماند اے بہت گھوڑے تیز چلنے والے کہ رہے	که خر لنگ جان بمنزل برد کہ گدھا لنگڑا جان بیچ منزل کے لے گیا
بس که در خاک تندرستان را بہت اتفاق ہوا کہ تندرستوں کے تئیں	دفن کردیم و زخم خورده نمرد دفن کیا ہم نے اور زخم کھایا ہوا نہ مرا

حکایت عابدے را پادشاہے طلب کرد اندیشید که داروی
ایک عابد کے تئیں ایک بادشاہ نے بلانا کیا اندیشہ کیا کہ ایک دوا
بخورم تا ضعیف شوم تا مگر اعتقادے که در حق من دارد
کھاؤں میں تو کمزور ہوں میں تو مگر ایک اعتقاد کہ بیچ حق میرے کے رکھتا ہے
زیادت کند آورده اند که داروے قاتل بود بخورد و بمرد قطعه
زیادہ کرے نقل کرتے ہیں کہ دوا قتل کرنے والی تھی کھائی اور موا

آنکه چون پسته دیدمش همه مغز وہ شخص کہ مانند پستہ کے دیکھا میں نے اسکو تمام مغز	پوست بر پوست بود همچو پیاز پوست اوپر پوست کے تھا مانند پیاز کے
پارسایان روی در مخلوق فقیر منہ بیچ خلق کے	پشت بر قبله میکنند نماز فرد پیٹھ اوپر قبلے کے کرتے ہیں نماز
چون بنده خدا اے خویش خواند جو بندہ خدا اپنے کو کہے	باید که بجز خدا نداند چاہیے کہ سوائے خدا کے نہ جانے

حکایت کاروانے را در زمین یونان بزدند و نعمت بیقیاس بردند
ایک قافلے کو بیچ زمین یونان کے مارا اور نعمت بہت لے گئے
بازرگانان گریه و زاری بسیار کردند و خدا و پیغمبر را شفاعت آوردند فائده نبود
سوداگروں نے رونا اور زاری بہت کی اور خدا اور پیغمبر کو واسطے بخشانے کے لائے فائدہ نہ ہوا

شعر چو پیروز شد دزد تیره روان جو فتحمند ہوا چور اندھا باطن	چه غم دارد از گریه کاروان کیا غم رکھے رونے قافلے کے سے

لقمان حکیم اندران کاروان بود یکے گفتش از کاروانیان اینا زاکر نصیحتے
لقمان حکیم بیچ اُس قافلے کے تھا ایک نے کہا اُسکو قافلے والون سے انکے تئین مگر ایک نصیحت
کنی و موعظت گوئی باشد که برخے ازمال ما دست بدارند که دریغ باشد چندین
کرے تو اور نصیحت کہے تو شاید کہ تھوڑا سا مال ہمارے سے ہاتھ رکھین کسواسطے کہ افسوس ہووے اتنی
نعمت که ضائع شود گفت دریغ باشد کلمهٔ حکمت با ایشان گفتن قطعه
نعمت کہ تباہ ہووے کہا افسوس ہووے کلمہ حکمت ساتھ انکے کہنا

آهنی را که موریانه بخورد
اُس لوہے کے تئین کہ زنگ اور موریچے نے کھایا
نتوان برد ازو بصیقل زنگ
نہ سکیے لیجانا اُس سے ساتھ صیقل کے زنگ

با سیه دل چه سود گفتن وعظ
ساتھ سیاہ دل کے کیا فائدہ کہنا نصیحت
نرود میخ آهنی در سنگ قطعه
نجاوے میخ لوہے کی بیچ پتھر کے

بروزگار سلامت شکستگان دریاب
بیچ روزگار سلامت کے ٹوٹے ہوؤن کو پہچان
که جبر خاطر مسکین بلا بگرداند
کہ جوڑنا خاطر غریب کا بلا کو پھیرتا ہے

چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزی
جو سوال کرنیوالا تجسے ساتھ زاری کے طلب کرے ایک چیز
بده وگرنه ستمگر بزور بستاند
دے اور جو نہین ظالم ساتھ زور کے لیویگا

حکایت چندانکه مرا شیخ اجل ابوالفرج بن جوزی رحمة الله علیه ترک
جسقدر کہ میرے تئین شیخ بزرگ ابوالفرج بیٹا جوزی کا رحمت خدا کی اوپر اُسکے واسطے چھوڑنے
سماع فرمودی و بخلوت و عزلت اشارت کردے عنفوان شبابم غالب
راگ کے فرماتا اور واسطے تنہا بیٹھنے کے اور گوشہ بیٹھنے کے اشارہ کرتا شروع جوانی میری کا غالب
آمدے و هوا و هوس طالب نا چار بخلاف رای مربی قدمے چند
آتا اور حرص خواہش کرنے والی خواہ مخواہ برخلاف عقل تربیت کرنیوالی کے قدم کتنے چلتا تھا
و از سماع و مخالطت حظے بر گرفتمے و چون نصیحت شیخم یاد آمدے گفتمے فرد
اور راگ اور ملنے جلنے سے خوشی پکڑتا تھا مین اور جو نصیحت شیخ کی مجکو یاد آتی کہتا مین

قاضی ار با ما نشیند بر فشاند دست را
قاضی اگر ساتھ ہمارے بیٹھے جھاڑے ہاتھ کے تئین
محتسب گر می خورد معذور دارد مست را
محتسب اگر شراب پیوے معذور رکھے مست کے تئین

تا شبے بمجمع قومے برسیدم و دران میان مطربے دیدم بیت
تو ایک رات کو بیچ جماعت ایک قوم کے پہنچا میں اور اسمین ایک مطرب کو دیکھا مین نے

گوئی رگ جان می گسلد زخمۂ ناسازش
کہے تو رگ جان کی کاٹتا ہے زخمہ ناموافق اسکا
ناخوشتر از آوازۂ مرگ پدر آوازش
ناموافق زیادہ آواز موت باپ کے سے آواز اسکی

گاہے انگشت حریفان ازو در گوش و گہے بر لب کہ خاموش شعر
کبھی انگلی مجلس والوں کی اس سے بیچ کان کے اور کبھی اوپر لب کے کہ چپ

تُهَاجُ اِلَى صَوْتِ الْاَغَانِی لِطِیْبَةٍ
اٹھنے والی ہوتی ہیں ہم طرف آواز راگ کی بسبب اسکے رسیلے خوش ہونے کے
وَاَنْتَ مُغَنٍّ اِنْ سَکَتَّ نَطِیْبُ
اور تو گانیوالا ہے کہ اگر چپ ہو تو خوش ہوں ہم

بیت نہ بیند کسی در سماعت خوشی
نہین دیکھتا ہے کوئی بیچ راگ سننے تیرے کی خوشی
مگر وقت رفتن کہ دم درکشی مثنوی
مگر وقت جانے کے کہ چپ ہے تو

چون آواز آمد آن بربط سرای
جو بیچ آواز کے آیا وہ بربط کا بجانیوالا
کدخدا را گفتم از بہر خدای
صاحب خانہ کے تئین کہا مینے واسطے خدا کے

ق

زیبقم در گوش کن تا نشنوم
پارہ میرے بیچ کان کے کر تو نہ سنوں مین
یا درم بکشای تا بیرون روم
یا دروازہ مجکو کھول تا کہ باہر جاؤں مین

فی الجملہ پاس خاطر یاران را موافقت کردم و شبی بچندین محنت بروز آوردم قطعہ
حاصل کلام خاطر یاروں کے تئین موافقت کی مین نے اور ایک رات بیچ کتنی ایک محنت کے بیچ دن کے لایا مین

مؤذن بانگ بے ہنگام برداشت
اذان دینے والے نے اذان بے وقت اٹھائی
نمیداند کہ چند از شب گذشت است
نہین جانتا ہے کہ کتنی رات سے گذری ہے

درازی شب از مژگان من پرس
درازی رات کی پلکوں میری سے پوچھ
کہ یکدم خواب در چشمم نگشت است
کہ ایک ساعت خواب بیچ آنکھوں میری کے نہین ہوا ہے

بامدادان بحکم تبرک دستارے از سر و دینارے از کمر کشادم و پیش

صبحدم ساتھ حکم تبرک کے ایک پگڑی سر سے اور ایک دینار کمر سے کھولا مین نے اور آگے

مغنی بنهادم و در کنارش گرفتم و بسے شکر گفتم یاران ارادت من در حق

گانیوالے کے رکھا مینے اور بیچ گود کے لیا مینے اور بہت شکر کیا مینے یاروں نے خواہش میری بیچ حق

وے خلاف عادت دیدند و بر خفت عقلم نهفته بخندیدند یکے

اسکے کے خلاف عادت کے دیکھی اور اوپر سبکی عقل میری کے پوشیدہ ہنسے ایک نے

ازان میان زبان تعرض دراز کرد و ملامت کردن آغاز کرد این

اس درمیان سے زبان طعنے کی دراز کی اور ملامت کرنا شروع کیا کہ یہ

حرکت مناسب راے خردمندان نکردی خرقهٔ مشایخ به چنین

حرکت مناسب عقل دانایوں کے نکی تونے گدڑی بزرگوں کی ساتھ ایسے

مطربے دادن که همه عمرش درمی در کف نبوده است و قراضه در دف

گویّے کے دینا کہ تمام عمر اسکو ایک درم بیچ ہاتھ کے نہوا ہے اور ریزہ زر کا بیچ دف کے

مطربے دور ازین خجسته سرائے

ایسا مطرب دور اس مبارک گھر سے

راست چون بانگش از دهن برخاست

سیدھی جو آواز اُسکے منہ سے اُٹھی

مرغ ایوان ز هول او برمید

مرغ محل کا دہشت اُسکی سے بھاگا

کس دو بارش ندید در یک جاے

کسی نے دو مرتبہ اُسکو نہ دیکھا بیچ ایک جگہ کے

خلق را موی بر بدن برخاست

خلق کے تئیں بال اوپر بدن کے کھڑے ہوئے

مغز ما برد و حلق خود بدرید

مغز ہمارا لے گیا اور حلق اپنا پھاڑا

گفتم زبان تعرض مصلحت آنست که کوتاه کنی بحکم آنکه مرا کرامت

کہا مین نے زبان طعنے کی مصلحت وہ ہے کہ کوتاہ کرے تو ساتھ حکم اُسکے کہ میری کرامت

این شخص ظاهر شد گفت مرا بر کیفیت آن واقف گردان تا همچنین

اس شخص گانیوالے کی ظاہر ہوئی کہا میرے تئیں اوپر کیفیت اُسکی کے واقف کر تو ویسی

تقرب نمایم و بر مطائبت که کردم استغفار کنم بعلت آنکه شیخ اجل
نزدیکی کردن مین اور اوپر خوش طبعی کے کہ کی مینے استغفار کرون مین بسبب اُسکے کہ شیخ بزرگ نے مجھے
بارہا بترک سماع فرموده است و مواعظ بلیغ گفته و در سمع قبول من
بہت دفعہ واسطے چھوڑنے راگ کے فرمایا ہے اور نصیحتین کامل کہین اور میرے گوش قبول مین
نیامده تا امشب که مرا طالع میمون و بخت همایون بدین بقعه رهبری کرد
نہ آیا تو آج کی رات مجھے بخت مبارک اور نصیب موافق نے اس جگہہ رہنمائی کی
و بدست این توبه کردم که بقیت زندگانی گرد سماع و مخالطت نگردم قطعه
اور ہاتھہ پر اسکے توبہ کی مین نے کہ باقی زندگی گرد راگ اور اختلاط کے نہ پھرونگا

آواز خوش از کام و دهان و لب شیرین
آواز اچھی تالو اور دہان اور لب مرغوب سے
در پرده عشاق و نهاوند و حجاز است
اور جو پردہ راگ کا عشاق اور نہاوند اور حجاز ہے

گر نغمه کند ور نکند دل بفریبد
جو وہ گاوے اور جو وہ نہ گاوے دل لبھاتی ہے
از حنجره مطرب مکروه نزیبد
گلے سے ناقص گانے والے کے زیب نہین دیتا ہے

حکایت لقمان را گفتند که ادب از که آموختی گفت از بی ادبان
لقمان سے کہا لوگون نے کہ ادب کس سے سیکھا تو نے کہا بے ادبون سے
هر چه از ایشان در نظرم ناپسند آمد از فعل آن پرهیز کردم قطعه
دیکھا اُن لوگون سے میری نظر مین برا معلوم ہوا اُسکے کرنے سے پرہیز کیا مینے

نگویند از سر بازیچه حرفی
نہین کہتے ہین لوگ کھیل کی راہ سے کوئی بات
وگر صد باب حکمت پیش نادان
اور اگر سو باتین حکمت کی احمق کے سامنے

کز آن پندی نگیرد صاحب هوش
کہ اُس سے کوئی نصیحت نہین لیتا ہے عقلمند
بخوانند آیدش بازیچه در گوش
کہین آتا ہے کھیل اُسکے کان مین

حکایت عابدی را حکایت کنند که بشبی ده من بخوردی و تا سحر ختمی بکردی
ایک عابد کو لوگ کہتے ہین کہ ایک رات مین دس سیر کھانا کھاتا تا صبح تک ایک ختم قرآن کا کرتا

صاحبدلی بشنید و گفت اگر نیمهٔ نان بخوردی و بخفتی بسیار ازین فاضلتر بودی قطعه

ایک صاحب دل نے سنا اور کہا کہ اگر آدھی روٹی کھاتا اور سو رہتا بہت اس سے بہتر ہوتا

اندرون از طعام خالی دار
پیٹ کو کھانے سے خالی رکھ

تا در و نور معرفت بینی
کہ اسمین روشنی شناخت خدا کی دیکھے تو

تہی از حکمتی بعلت آن
خالی حکمت سے ہے تو بسبب اسکے

که پری از طعام تا بینی
کہ بھرا ہے تو کھانے سے ناک تک

حکایت بخشایش الٰهی گم شده را در مناهی چراغ توفیق فرا راه داشت

بخشش خدا نے ایک بھٹکے ہوئے کو گناہون مین چراغ توفیق کا سامنے راہ کے رکھا

تا بحلقهٔ اهل تحقیق در آمد به یمن قدم درویشان و صدق نفس ایشان ذمائم

کہ گروہ صاحب تحقیق مین داخل ہو فقیرون کی برکت صحبت سے اور راستی سے اُن لوگون کی بری

اخلاق او بحمائد مبدل گشت دست از هوا و هوس کوتاه کرد و زبان طاعنان

خوبین اُسکی خوبیون کے ساتھ بدل گئین ہاتھ خواہش اور آرزو کا کوتاہ کیا اور زبان طعنہ کرنیوالون کی

در حق وی همچنان دراز که بر قاعدهٔ اول ست و زهد و صلاحش نا معول فرد

اُسکے حق مین ویسی ہی دراز کہ پہلے ڈھنگ پر ہے اور زہد اور نیکی اُسکی غیر معتمد

بعذر و توبه توان رستن از عذاب خدای
عذر اور توبہ سے چھوٹ سکتا ہے عذاب سے خدا کے

هنوز می نتوان از زبان مردم رست
لیکن نہین چھوٹ سکتا آدمیون کی زبان سے

طاقت جور زبانها نیاورد و شکایت پیش پیر طریقت برد

ان باتون کے ظلم کا تحمل نہ ہوا اور گلہ آگے پیر طریقت کے لے گیا

و گفت از زبان مردم برنجم جوابش داد که شکر این نعمت

اور کہا کہ لوگون کی زبان سے رنج مین ہون جواب اُسکو دیا کہ شکر اس نعمت کا

چگونه گزاردی که بهتر از آنی که می پندارندت قطعه

کیونکر ادا کر سکتا ہے تو کہ جیسا تجھے جانتے ہین اُس سے بہتر ہے تو

چند گوئی که بد اندیش و حسود
کب تک کہے گا تو کہ دشمن اور حاسد

عیب گویان من مسکینند
عیب کرنے والے مجھ غریب کے ہین

گه بخون ریختنم برخیزند
کبھی بیری خونریزی کیواسطے مستعد ہوتے ہین

گه به بد خواستنم بنشینند
کبھی بیری بدخواہی کے واسطے آمادہ ہوتے ہین

نیک باشی و بدت گوید خلق
اچھا ہووے تو اور برا کہے خلق

به که بد باشی و نیکت بینند
بہتر ہے اس سے کہ برا ہووے تو اور اچھا جانین تجھے

لیکن مرا که حسن ظن خلائق در حق من بکمال ست و من
لیکن میرا حال یہ ہے کہ خوش گمانی خلق کی حق مین میرے بہت ہے اور مین
در عین نقصان، روا باشد اندیشه کردن و تیمار خوردن شعر
سراسر ناقص روا ہووے اندیشہ کرنا اور غم کھانا

اِنّی لَمُسْتَتِرٌ مِنْ عَیْنِ جِیْرَانِیْ
ہر آئینہ مین چھپا ہوا ہون آنکھ ہمسایون اپنے سے

وَاللهُ یَعْلَمُ اِسْرَارِیْ وَاِعْلَانِیْ
اور خدا جانتا ہے باطن میرا اور ظاہر میرا

قطعه در بسته بروی خود ز مردم
دروازہ بند کیا سامنے اپنے آدمیون سے

تا عیب نگسترند ما را
تاکہ لوگ عیب نہ بیان کرین ہمارا

در بسته چه سود عالم الغیب
دروازہ بند کیا کیا فائدہ کہ جاننے والا غیب کا

داناے نهان و آشکارا
جاننے والا ہے باطن اور ظاہر کا

حکایت پیش یکی از مشائخ گله کردم که فلان در حق من
آگے ایک کے مشائخ بزرگون مین سے گلہ کیا مین نے کہ فلانے نے میرے حق مین
بفساد گواهی داده است گفت بصلاحش خجل کن رباعی
مفسدی کی گواہی دی ہے کہا نیکی کرنے سے اسے شرمندہ کر

تو نیکو روش باش تا بد سگال
تو خوش کردار رہ تا کہ بداندیش تیرا

بنقص تو گفتن نیابد مجال
عیب کے کہنے کی طاقت نہ پاوے

چو آهنگ بربط بود مستقیم اگر آواز بربط کی ہو باقاعدہ	کی از دست مطرب خورد گوشمال کب قوال کے ہاتھ سے کھاوے گوشمال

حکایت یکی را از مشایخ پرسیدند که حقیقت تصوف
ایک شیخ سے لوگون نے پوچھا کہ حقیقت تصوف کی
چیست گفت ازین پیش طایفه بودند در جهان بصورت پراگنده
کیا ہے کہا آگے اسکے ایک جماعت تھی جہان مین بظاہر پریشان
وبمعنی جمع واکنون خلقی اند بظاهر جمع وبدل پراگنده قطعه
اور باطن مین جمع اور اب ایک خلق ہے بظاہر کے جمع اور ساتھ دل کے پریشان

چو هر ساعت از تو بجائی رود دل اگر ہر گھڑی ایک جگہ مین جاوے تیرا دل	به تنهائی اندر صفائی نه بینی گوشہ نشینی مین صفائی نہ دیکھے گا تو
ورت مال وجاهست وزرع وتجارت اور جو تیرے لیے مال اور مرتبہ ہے اور کھیتی اور سوداگری	چو دل با خدایست خلوت نشینی جب دل خدا کے ساتھ ہے گوشہ نشین ہے تو

حکایت یاد دارم که شبی در کاروانی همه شب رفته بودم و
یاد رکھتا ہون مین کہ ایک رات قافلے مین تمام رات چلا تھا مین اور
سحر بر کنار بیشه خفته شوریده که دران سفر همراه ما بود
صبح کے وقت کنارے ایک جنگل کے سو رہا ایک دیوانے نے کہ اس سفر مین ہمارے ساتھ تھا صبح کو
نعره بر زد وراه بیابان گرفت و یک نفس آرام نیافت چون روز شد
نعرہ مارا اور جنگل کی راہ لی اور ایک دم چین نہ پایا جب دن ہوا
گفتمش آن چه حالت بود گفت بلبلان را دیدم که بنالش در آمده بودند
کہا مین نے کہ وہ کیا حال تیرا تھا کہا بلبلون کو دیکھا مین نے کہ چلاتی تھین
از درخت وکبکان از کوه وغوکان از آب وبهایم از بیشه اندیشه کردم
درخت کے اوپر سے اور کبک پہاڑ سے اور مینڈک پانی سے اور چارپائے جنگل سے خیال کیا مین نے

که مروت نباشد همه در تسبیح و من در غفلت خفته کجا روا باشد قطعه

کہ مروت نہیں ہے سب تو تسبیح میں اور میں غفلت سے سویا ہوا کیسا جائز ہووے

دوش مرغی بصبح مینالید

کل ایک چڑیا صبح کے وقت روتی تھی

عقل و صبرم ببرد و طاقت و هوش

عقل اور صبر میرا اور طاقت اور ہوش لے گئی

یکے از دوستان مخلص را

میرے خالص دوستوں میں سے ایک شخص کے

مگر آواز من رسید بگوش

شاید میری آواز کان میں پہنچی

گفت باور نداشتم که ترا

کہا مجھکو اعتبار نہ تھا کہ تجھے

بانگ مرغی چنین کند مدهوش

آواز ایک چڑیا کی ایسا کرے گی بیہوش

گفتم این شرط آدمیت نیست

کہا مینے یہ تقاضا ہے آدمیت نہیں ہے

مرغ تسبیح خوان و ما خاموش

چڑیا تسبیح پڑھنے والی ہو اور میں چپ

حکایت وقتی در سفر حجاز طائفهٔ جوانان صاحبدل همراه

ایک وقت حجاز کے سفر میں جوانان صاحبدل ساتھ

ما بودند همدم و همقدم و وقتها زمزمه بکردندی و بیتی محققانه

ہمارے تھے ہمدم اور ہمقدم اور اکثر اوقات گاتے اور شعر محققانہ

برگفتندی و عابدی در سبیل منکر حال درویشان بود و بیخبر از

پڑھتے اور ایک عابد بیچ راہ کے فقیروں کے طریقے سے منکر تھا اور بیخبر

درد ایشان تا برسیدم بنخیل بنی هلال کودکی سیاه از حی عرب

انکے درد سے آخر جب نخلۂ بنی ہلال میں ہم پہونچے ایک لڑکا حبشی محلۂ عرب سے

بدر آمد و آوازی بر آورد که مرغ از هوا در آورد اشتر عابد را دیدم

باہر نکلا اور ایک صدا ایسی بلند کی کہ چڑیا کو پرواز سے گرایا عابد کے اونٹ کو دیکھا میں نے

که برقص اندر آمد و عابد را بینداخت و راه بیابان گرفت و برفت گفتم

کہ ناچنے لگا اور عابد کو گرا دیا اور جنگل کی راہ لی اور گیا کہا میں نے

اي شيخ سماع در حيواني اثر کرد و ترا همچنان تفاوت نميکند رباعي

اے شیخ راگ نے ایک حیوان میں اثر کیا اور تجھ میں کچھ فرق نہیں لایا

دانی که چه گفت مرا آن بلبل سحری

جانتا ہے تو کہ کیا کہا مجھ سے اس بلبل سحرخوان نے

تو خود چه آدمی کز عشق بیخبری

تو کیا آدمی ہے کہ عشق سے بیخبر ہے

اشتر بشعر عرب در حالتست و طرب

اونٹ شعر عربی سے وجد اور خوشی میں ہے

گر ذوق نیست ترا کژ طبع جانوری

اگر تجھے مزا نہیں ہے کج طبع جانور ہے تو

وعند هبوب الناشرات علی الحمی

وقت چلنے نرم ہواؤں کے درختوں پر

تمیل غصون البان لا الحجر الصلد

جھکتی ہیں ڈالیاں سرو کی نہ پتھر سخت

مثنوی بذکرش هرچه بینی در خروشست

اسکی یاد میں جس چیز کو دیکھے تو شور میں ہے

ولے داند درین معنی که گوشست

اور لیکن وہ جانتا ہے جو معرفت گوش رکھتا ہے

نه بلبل بر گلش تسبیح خوانیست

نہیں فقط بلبل اسکے پھول پر تسبیح خوان ہے

که هر خاری بتسبیحش زبانیست

بلکہ ہر ایک کانٹا اسکی تسبیح کے واسطے زبان ہے

حکایت یکی را از ملوک مدت عمر سپری شد و قائم مقامے نداشت

ایک بادشاہ کی مدت عمر کی گذر گئی اور کوئی ولیعہد نہیں رکھتا تھا

وصیت کرد که بامدادان نخستین کسیکه از در شهر در آید تاج شاهی

وصیت کی کہ صبح کو جو شخص پہلے شہر کے اندر آوے تاج سلطنت

بر سر وے نهند و تفویض مملکت بوے کنند اتفاقاً اول کسیکه در آمد

اسکے سر پر رکھدو اور ملک اسے سپرد کرو اتفاقاً پہلے جو شخص کہ آیا

گدائے بود همه عمر لقمه لقمه اندوخته و رقعه رقعه بر دوخته ارکان دولت

ایک گدا تھا کہ تمام عمر اسنے ایک ایک لقمہ جمع کیا اور ٹکڑے ٹکڑے پیوند کر کے سیا تھا وزراے سلطنت

و اعیان حضرت وصیت ملک بجا آوردند و تسلیم مفاتیح قلاع

اور سرداران مملکت بادشاہ کا فرمانا بجا لائے اور کنجیاں قلعے

وخزائن بر و کردند و مدتی ملک راند تا بعضی امرای دولت گردن از
اور خزانون کی اُسے سپرد کین ایک مدت تک بادشاہت کی بعضے سرداران دولت نے اُسکے
اطاعت او بپیچانیدند و ملوک از ہر طرف بمنازعت برخاستن گرفتند
حکم سے سرتابی کی اور سلاطین ہر طرف سے لڑنے کو مستعد ہوئے
وبمقاومت لشکر آراستن فی الجملہ سپاہ و رعیت بہم برآمدند و برخی
اور واسطے جنگ کے لشکر آراستہ کرنے لگے حاصل کلام سپاہ اور رعیت آشوب مین آئی اور تھوڑا سا
طرف بلاد از قبضۂ تصرف او بدر رفت درویش ازین واقعہ خستہ خاطر
ملک گرد و نواح کا قبضۂ اختیار اُسکے سے جاتا رہا فقیر بسبب اس حادثے کے خستہ خاطر
می بود تا یکی از دوستان قدیمش کہ در حالت درویشی قرین او بود
رہتا تھا کہ اتنے مین ایک شخص اُسکے قدیم دوستون مین سے کہ فقیری حال مین ہمنشین اُسکا تھا
از سفر باز آمد و در چنان مرتبہ دیدش گفت منت خدای را
سفر سے پھر آیا اور ایسے رتبے پر اُسے دیکھکر کہا شکر ہے خدا کا
عز و جل کہ گلت از خار برآمد و بخت بلند رہبری کرد و اقبال و سعادت
کہ غالب و بزرگ ہے کہ پھول تیرا کانٹے سے برآیا اور نصیب بلند نے راہ لیجاتا گیا اور اقبال اور نیک بختی نے
یاوری تا بدین پایہ رسیدی اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا شعر
مددگاری کی اس مرتبے کو پہونچا تو تحقیق ساتھ تنگی کے فراخی ہے

شکوفہ گاہ شگفتست و گاہ خوشیدہ — درخت وقت برہنہ ست و وقت پوشیدہ
کلی کبھی کھلی ہے اور کبھی خشک — درخت کبھی ننگا ہے اور کبھی لباس پہنے ہوئے

گفت اے عزیز تعزیتم گوی کہ جاے تہنیت نیست آنگہ کہ
کہا اے عزیز ماتم پرسی میری کیجے تو کہ جگہ مبارکبادی کی نہیں ہے اس وقت کہ
تو دیدی غم نانے داشتم و امروز غم جہانے مثنوی
تونے دیکھا غم ایک روٹی کا رکھتا تھا مین اور آج کے دن غم ایک جہان کا

اگر دنیا نباشد دردمندیم
اگر اسباب دنیا میسر نہو مغموم ہین ہم
وگر باشد بمهرش پای بندیم
اور اگر ہو اسکی الفت مین گرفتار ہین ہم

بلای زین جہان آشوب تر نیست
کوئی بلا اس جہان سے بدتر نہین ہے
که رنج خاطرست ار هست ور نیست
کہ دل کے رنج کا سبب ہے اگر میسر ہے اور اگر نہین ہے

قطعه
مطلب گر توانگری خواہی
نہ خواہش کر اگر دولت چاہتا ہے تو
جز قناعت که دولتیست هنی
سوائے صبر کے کہ دولت ہے خوشگوار

گر غنی زر بدامن افشاند
اگر مالدار زر بخشی کرے
تا نظر در ثواب او نکنی
ہرگز نظر اسکی خوبی پر نہ کرے تو

کز بزرگان شنیده ام بسیار
کہ بزرگون سے مین نے بہت سنا ہے
صبر درویش به که بذل غنی
کہ فقیر کا صبر بہتر ہے غنی کے دینے سے

اگر بریان کند بهرام گوری
اگر کباب کرے بہرام ایک گور
نه چون پای ملخ باشد ز موری
نہوگا مانند تحفہ پای ملخ کے ایک چیونٹی کی جانب سے

حکایت ابوهریره رضی الله عنه هر روز بخدمت محمد مصطفی
ابوہریرہ (خوش ہو اللہ اُن سے) ہر روز خدمت مین جناب رسالت پناہ
صلی الله علیه وآله وسلم آمدی گفت یا اباهریرة زرنی غبا تزدد حبا یعنی
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آتے فرمایا اے اباہریرہ زیارت کر میری ایک روز ناغہ کرکے تا زیادہ ہو محبت یعنی
هر روز میا تا محبت زیاده شود صاحبدلی را گفتند
ہر روز مت آ کہ محبت زیادہ ہووے ایک صاحب دل سے کہا
بدین خوبی که آفتابست نشنیده ایم که کسی او را دوست گرفته است
اس حسن و جمال کے ساتھ کہ آفتاب ہے مینے نہین سنا کہ اسے کسی نے چاہا ہو
و عشق آورده گفت برای آنکه هر روز میتوانش دید مگر
اور عشق لایا ہو کہا اسواسطے کہ ہر روز دیکھے اسکو دیکھ سکتے

در زمستان که محجوب ست و محبوب **قطعه**
جاڑے مین کہ حجاب کیا گیا ہے اور دوست

بدیدار مردم شدن عیب نیست	ولیکن نخیند انکه گویند بس
آدمیون کی ملاقات کے واسطے جانا عیب نہین ہے	و لیکن نہ اتنا کہ کہین بس
اگر خویشتن را ملامت کنی	ملامت نباید شنیدن زکس
اگر اپنے تئین ملامت کرے تو	ملامت نہ اتفاق ہو کسی سے سننا

حکایت یکی را از بزرگان بادی مخالف در شکم پیچیدن گرفت
ایک بزرگ کے پیٹ مین ہوا مخالف پیچ کھانے لگی

وطاقت ضبط آن نداشت پس بے اختیار ازوی صادر شد گفت ای
اور طاقت اُسکے روکنے کی نہین رکھتا تھا بے اختیار اُس سے نکل گئی کہا اے

درویشان مرا در بیچہ کردم اختیارے نبود وبزہ وی برمن نوشتند
فقیرو میرے تئین بیچ اسکے کرکیا مینے اختیار نہ تھا اور گناہ اسکا اوپر میرے لکھا

وراحتے بدرون من رسید شما نیز بکرم معذور دارید **مثنوی**
اور ایک خوشی بیچ شکم میرے کے پہنچی تم بھی ساتھ بخشش کے معاف رکھو

شکم زندان بادست ای خردمند	ندارد هیچ عاقل باد در بند
پیٹ قید خانہ ہوا کا ہے اے صاحب عقل	نہین رکھتا ہے کوئی عقلمند ہوا کو قید مین
چو باد اندر شکم پیچد فروہل	کہ باد اندر شکم بارست بر دل **شعر**
جب ہوا پیٹ مین پیچ کھاوے تو نکال ڈال	کیونکہ ہوا پیٹ مین ایک بوجھ ہے دل پر
حریف گران جان ناسازگار	چو خواہد شدن دست پیشش مدار
دشمن جان پر بھاری ناموافق	جبکہ جانا چاہے عاجزی سے اُسے مت روک

حکایت از صحبت یاران دمشقم ملالتے پدید آمدہ بود سر در بیابان
ایک وقت مین ملاقات یارانِ دمشق سے مجھے کچھ رنج آگیا تھا بیابان

قدس بنادم و با حیوانات انس گرفتم تا وقتیکه اسیر قید فرنگ

قدس کی طرف نکل گیا میں اور حیوانات سے محبت کی یہانتک کہ گرفتار قید فرنگ

شدم و در خندق طرابلس با جهودانم بکار گل داشتند یکے از

ہوا میں اور خندق طرابلس میں یہودوں کے ساتھ مجھے مٹی اٹھانے کے کام میں مقرر کیا ایک شخص

رؤسای حلب که سابقهٔ معرفتے در میان ما بود گذر کرد و بشناخت

حلب کے رئیسوں میں سے کہ سابق سے جان پہچان ہم سے رکھتا تھا آیا اور پہچانا

گفت اینچه حالت ست که موجب ملالت ست گفتم چه گویم قطعه

کہا یہ کیا حالت ہے کہ سبب آزردگی کا ہے کہا میں نے کیا کہوں

همیگریختم از مردمان بکوه و بدشت
که از خدای نبودم بدیگری پرداخت

بھاگتا تھا میں آدمیوں سے جنگل اور پہاڑوں میں
کہ سوائے خدا کے نہ تھی مجھے کسی سے مشغولی

قیاس کن که چه حالم بود درین ساعت
که در طویلهٔ نامردمم بباید ساخت

قیاس کر کہ میرا کیا حال ہو اس وقت
کہ مجھے طویلے میں جانوروں کے رہنا پڑے

فرو پای در زنجیر پیش دوستان
به که با بیگانگان در بوستان

پاؤں زنجیر میں رہنا دوستوں کے سامنے
بہتر ہے بیگانوں کے ساتھ باغ میں رہنے سے

بر حالت من رحمت آورد و بده دینار از قید فرنگم باز خرید و با خویشتن

اوپر حالت میری کے مہربانی لایا اور ساتھ دس دینار کے قید فرنگ سے مجکو مول لیا اور ساتھ اپنے

بحلب برد و دخترے داشت بنکاح من در آورد چون مدتے بر آمد بدخوئی و

بیچ حلب کے لیگیا اور ایک لڑکی رکھتا تھا بیچ نکاح میرے کے لایا جب ایک مدت گذری برائی بدخوئی اور

ستیزه روئی آغاز کرد و زبان درازی کردن گرفت و عیش مرا منغص میکرد نظم

لڑائی کا منھ بنانا شروع کیا اور زبان درازی کرنا پکڑا اور خوشی زندگی میری کے تئیں مکدر کرتی تھی

زن بد در سرای مرد نکو
هم درین عالم ست دوزخ او

بری عورت گھر میں اچھے آدمی کے
اسی عالم میں ہے دوزخ اسکی

زنہار از قرین بد زنہار
پناہ ہمنشین بد سے پناہ

وقنا ربنا عذاب النار
اور بچا لے ہمیں اے پروردگار عذاب سے جہنم کے

پارسے زبان تعنت دراز کردہ ہمی گفت تو آن نیستی کہ پدرم ترا
پارسے زبان بدگوئی کی دراز کرکے کہتی تھی تو وہ نہیں ہے کہ باپ میرے نے تجکو
از قید فرنگ بدہ دینار باز خرید گفتم بلے من آنم کہ بدہ دینار
قید فرنگ سے دس دینار کو مول لیا کہا میں نے سچ ہے وہی ہوں میں کہ ساتھ دس دینار کے
از قید فرنگم باز خرید و بصد دینار بدست تو گرفتار کرد **مثنوی**
قید فرنگ سے مجکو مول لیا اور ساتھ سو دینار کے بیچ ہاتھ تیرے کے گرفتار کیا

شنیدم گوسفندے را بزرگے
سنا ہے میں نے کہ ایک بکری کو ایک بزرگ نے

رہانید از دہان و دست گرگے
چھڑایا ایک بھیڑیے کے ہاتھ اور منہ سے

شبانگہ کارد در حلقش بمالید
رات کو چھری اوسکے حلق پہ پھیری

روان گوسفند از وے بنالید
جان بکری کی اوسکے ہاتھ سے روئی

کہ از چنگال گرگم در ربودے
کہ بھیڑیے کے چنگل سے مجھے چھڑایا تو نے

چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی
جب میں نے دیکھا آخر تو ہی میرے لیے بھیڑیا تھا

حکایت یکے از پادشاہان عابدے را پرسید کہ عیالان و
ایک نے بادشاہوں میں سے ایک عابد کو پوچھا کہ بہت اولاد رکھتا
اوقات عزیز چون میگذرد گفت ہمہ شب در مناجات و سحر در دعا و حاجا
کر اوقات عزیز کو کیونکر بسر کرتا ہے تو اوسنے کہا تمام رات مناجات میں اور صبح کو دعا میں اور حاجات میں
وہمہ روز در بند اخراجات ملک را مضمون اشارت عابد معلوم گشت
اور تمام روز فکر مصارف میں بادشاہ کو مضمون اشارہ عابد کا معلوم
فرمود تا وجہ کفاف او معین دارند کہ بار عیال از دل او برخیزد **مثنوی**
فرمایا کہ کچھ روزینہ اوسکا مقرر کردو کہ بار لڑکے بالون کا اوسکے دل سے اوٹھے

اے گرفتار پاے بند عیال	**دگر آزادگی مبند خیال**
اے محبت اولاد مین گرفتار	ہرگز آزاد ہونے کا دھیان مت کر
غم فرزند و نان و جامۂ و قوت	**باز دارت ز سیر در ملکوت**
غم اولاد اور روٹی اور لباس اور خوراک کا	روکتا ہے تجھے فرشتہ خصال ہونے سے
ہمہ روز اتفاق مے سازم	**کہ بشب با خداے پردازم**
تمام دن قصد مصمم کرتا ہون مین	کہ رات کو ساتھ خدا کے مشغول ہون مین
شب چو عقد نماز بربندم	**چہ خورد بامداد فرزندم**
رات کو جو نیت نماز کی باندھتا ہون فکر کرتا ہون مین	کہ کیا کھاوینگے صبح کو فرزند میرے

حکایت یکے از متعبدان در بیشہ زندگانی کردے و برگ

ایک شخص عابدون مین سے جنگل مین زندگانی بسر کرتا اور پتے

درختان خوردے پادشاہے بحکم زیارت نزدیک وی رفت گفت

درختون کے کھاتا بادشاہ وہان کا بتقریب ملاقات نزدیک اسکے گیا اور کہا

اگر مصلحت بینی بشہر از براے تو مقامے بسازم کہ فراغ عبادت ازین بہ

کہ اگر مناسب جانو شہر مین رہو کہ تمھارے واسطے ایک مکان بنوادون کہ جمعیت عبادت اس سے بہتر

دست دہد و دیگران ہم ببرکات انفاس شما مستفید گردند و بصالح اعمال شما

حاصل ہو اور لوگ بھی آپ کی ذات متبرکہ سے فائدہ مند ہون اور تمھارے اچھے کامون کی

اقتدا کنند زاہد را این سخن قبول نیامد روے برتافت یکے از وزیران

پیروی کرین زاہد کو یہ بات قبول نہوئی منھ پھیر لیا ایک نے وزیرون مین سے

گفتش پاس خاطر ملک را روا باشد کہ دو سہ روزے بشہر آئی و کیفیت

کہا کہ بپاس خاطر بادشاہ بہتر ہے کہ چند روز شہر مین رہو اور سیر

مکان معلوم کنی پس اگر صفاے وقت عزیزان را از صحبت اغیار

مکانات کرو پس اگر آپ کی اوقات عزیز ضائع ہونے لگے صحبت غیرون سے

کدورتے باشد اختیار باقی ست آوردہ اند کہ عابد بشہر در آمد
کوئی رنج ہووے اختیار باقی ہے نقل کرتے ہین کہ عابد بیچ شہر کے آیا

و بُستان سرائے خاص ملک برو پرداختند مقامے دلکشای
اور باغچہ محل خاص بادشاہ کا اُسکے واسطے خالی ہوا ایک مکان دل کا شگفتہ کرنیوالا

روان آسای چون بہشت مشہور ے
جان کا آرام دینے والا مانند بہشت کے

گُل سُرخش چو عارض خوبان
پھول اُس باغ کا مانند رخسارے معشوقون کے

سنبلش ہمچو زلفِ محبوبان
اور سنبل اُسکا مثل زلف محبوبون کے

ہمچنان از نہیبِ بردِ عجوز
ایسا چلے کے جاڑے کے خوف سے

شیر ناخوردہ طفلِ دایہ ہنوز
مضمحل جیسے طفل شیر ناخوردہ

شعر وَ افانین علیہا جُلّنار
اور شاخین اوپر اُسکے گُل انار

عُلّقت بالشجرِ الاخضر نار
معلق کی ہے اوپر درخت سبز کے آگ

ملک در حال کنیزکی ماہرو پیش او فرستاد کہ وصفش اینست قطعہ
بادشاہ نے اُسیوقت ایک لونڈی خوبصورت اُسکے واسطے بھیجی کہ تعریف اُسکی یہ ہے

ازین مہ پارۂ عابد فریبے
ایسی مہ پارہ عابد فریب

ملائکہ صورتے طاوس زیبے
فرشتے کی سی صورت طاؤس کی سی زیبایش

کہ بعد از دیدنش صورت نہ بندد
کہ بعد اُسکے دیکھنے کے ہو نہین سکتا

وجودِ پارسایان را شکیبے
پرہیزگارون کی ذات کو صبر اور قرار

ہمچنان در عقبش غلامی بدیع الجمال لطیف الاعتدال قطعہ
ویسے ہی اُسکے بعد ایک غلام نہایت خوبصورت اور معتدل

ہَلَکَ النّاسُ حَولَہُ عَطشاً
مر گئے آدمی گرد اُسکے پیاس سے

وَ ھُوَ سَاقٍ یَرٰی وَلَا یَسقِی
حالانکہ وہ ساقی ہے دیکھتا ہے اور نہین پلاتا

دیده از دیدنش نگشتی سیر — همچنان کز فرات مستسقی

آنکھیں اُسکے دیکھنے سے سیر نہیں ہوتی ہین — جیسا کہ دریاے فرات سے بیمار پیاس کا

عابد از طعامهاے لذیذ خوردن گرفت و کسوتهای لطیف پوشیدن و از

عابد کھانا بامزہ کھانے لگا اور کپڑے اچھے پہننے اور

فواکه و مشموم و حلاوت تمتع یافتن و در جمال غلام و کنیزک نظر کردن

میوے کھانے اور عطر سونگھنے اور مٹھائیوں سے برخورداری پانے اور غلام اور لونڈی کے حسن دیکھنے

و خردمندان گفته اند زلف خوبان زنجیر پای عقلست و دام مرغ زیرک میت

اور عقلمندوں نے کہا ہے کہ زلف معشوقوں کی پانوؤں کی زنجیر اور جال ہے واسطے دل دانا کے

در سر کار تو کردم دل و دین با همه دانش — مرغ زیرک بحقیقت منم امروز و تو دامی

تیرے ہی خیال میں دل و دین کھویا میں نے باوجود عقل کے — مرغ زیرک حقیقت میں میں ہوں اور تو جال ہے

فی الجمله دولت وقت مجموعش بزوال آمد چنانچه گویند قطعه

حاصل کلام زاہد کی دولت خوش اوقاتی کی گھٹ گئی جیسا کہ عقلمندوں نے کہا ہے

هر که هست از فقیه و پیر و مرید — و ز زبان آوران پاک نفس

جو شخص ہے فقیہ یا پیر یا مرید ہے — یا خوش کلاموں پاکیزہ ذات سے

چون بدنیاے دون فرود آمد — بعسل در بماند همچو مگس

جب اس نالائق دنیا میں آیا — شہد میں پھنس گیا مانند مکھی کے

بار دیگر ملک بدیدن او رغبت کرد عابد را دید از هیات نخستین بگردیده

آخر بادشاہ نے اُسکے دیکھنے کی خواہش کی عابد کو دیکھا پہلی شکل سے بدل گیا ہے

و سرخ و سپید بر آمده و فربه شده و بر بالش دیبا تکیه زده و غلام

اور سرخ و سفید ہو گیا اور موٹا ہوا اور اچھے کپڑے پہنے ہوئے دیبا کا تکیہ لگائے بیٹھا ہے اور غلام

پری پیکر بمروحه طاؤسی بر بالاے سرایستاده بر سلامت حالش

پری کی صورت طاؤسی مورچھل لیے اُسکے سر پر کھڑا ہوا ہے بادشاہ نے اُسکا اچھا حال دیکھ

شادمانی کرد و از هر درے سخن گفتند تا ملک بانجام سخن گفت چنانکه
خوشی کی اور ہر طرف کی بات چھیڑی یہان تک کہ بادشاہ نے ساتھ آخر سخن کے کہا جیسا کہ

من این هر دو طائفه را دوست میدارم کس ندارد یکے علما و دیگر زهاد
مین ان دونون گروہ کے تئین دوست رکھتا ہون نہین کوئی رکھتا ہے ایک عالمون کے تئین اور دوسرے زاہدون کو

وزیر فیلسوف جهاندیده حاذق که با او بود گفت اے خداوند
وزیر جہان کا دیکھا ہوا دانا ہر کام کا کہ ساتھ اسکے تھا کہا اے خداوند

روی زمین شرط دوستی آنست که با هر دو طائفه نکوئی کنی علما را زر بده
روے زمین کے محبت کی اقتضا یہ ہے کہ دونون گروہ سے نیکی کیجیے عالمون کو روپیہ دیجیے

تا دیگر بخوانند و زاهدان را چیزے مده تا زاهد بمانند قطعه
کہ اور لوگ پڑھین اور زاہدون کو کچھ نہ دیجیے کہ عبادت نہ چھوڑین

خاتون خوبصورت پاکیزه روی را
معشوق خوبصورت اور پاکیزہ چہرے کو

نقش و نگار و خاتم فیروزه گو مباش
نقش اور نگار اور انگوٹھی فیروزہ کی کچھ حاجت نہین

درویش نیک سیرت فرخنده رای را
فقیر پاکیزہ خصلت اور نیک خو کو

نان رباط و لقمهٔ دریوزه گو مباش
روٹی مسافرخانے کی اور لقمہ بھیک کی کچھ احتیاج نہین

فرد تا مرا هست و دیگرم باید
جب تک میرے پاس کچھ ہے اور بھی درکار ہے

گر نخوانند زاهدم شاید
اگر مجھے زاہد نہ کہین سزاوار ہے

حکایت مطابق این سخن همچنین پادشاهے را مهمی پیش آمد
قصہ مطابق اسی بات کے اسی طرح ایک بادشاہ کو ایک مہم پیش آئی

گفت اگر انجام این حالت بمراد من بر آید چندین درم دهم زاهدان را
کہا اگر اس کام کا انجام موافق میری خواہش کے آئے اتنے درہم دون مین زاہدون کے تئین

چون حاجتش برآمد و تشویش خاطرش برفت وفای نذرش
جبکہ اسکا مطلب حاصل ہوا اور تردد اسکے دل کا جاتا رہا نذر کا پورا کرنا

بوجود شرط لازم آمد یکے را از بندگانِ خاص کیسهٔ درم داد تا بزاهدان
اسپر لازم ہوا ایک شخص کو اپنے خاص غلامون سے روپے کی تھیلی دی کہ زاہدون کو

صرف کند گویند غلامی عاقل و ہشیار بود ہمہ روز بگردید و شبانگہ باز آمد
بانٹ دے کہتے ہین غلام دانا اور ہوشیار تھا تمام دن پھرا شام کو پھر آیا

و درمہا را بوسہ داد و پیش ملک بنہاد و گفت زاہدان را چندانکہ طلب
اور درمون کو بوسہ دیا اور بادشاہ کے سامنے رکھا اور کہا جتنا کہ زاہدون کو ڈھونڈھا

کردم نیافتم گفت این چہ حکایت ست آنچہ من دانم درین ملک چہار صد
کیا نہ پایا کہا یہ کیسی بات ہے جتنا مین جانتا ہون اس شہر مین چار سو

زاہد ست گفت ای خداوند جہان آنکہ زاہد ست نمی ستاند و آنکہ می ستاند
زاہد ہین کہا اے خداوند جہان جو کہ زاہد ہے نہین لیتا اور جو کہ لیتا ہے

زاہد نیست ملک بخندید و ندیمان را گفت چندانکہ مرا در حق
زاہد نہین ہے بادشاہ ہنسا اور اپنے مصاحبون سے کہا جتنا کہ میرے تئین بیچ حق

درویشان و خدا پرستان ارادت ست و اقرار این شوخ دیدہ
فقیرون اور خدا پرستون کے اعتقاد ہے اور اقرار اس بیحیا

را عداوت ست و انکار و حق بجانب اوست شعر
کو عداوت ہے اور انکار لیکن حق اُسکی طرف ہے

زاہد کہ درم گرفت و دینار	زاہد تر ازو یکے بدست آر
زاہد نے کہ روپیہ لیا اور اشرفی	اس سے زیادہ کوئی اور زاہد تلاش کر

حکایت یکی از علمای راسخ پرسیدند چہ گوئی

ایک عالم زبردست سے لوگون نے پوچھا کیا کہتا ہے تو

در نان وقف گفت اگر نان از بہر جمعیت خاطر می ستانند
وقف کی روٹی کے مقدمے مین کہا اگر جمعیت خاطر اور فراغت عبادت کے واسطے لیتے ہین

حلال ست و اگر جمع از بهر نان می نشینند حرام ست
حلال ہے اور اگر واسطے روٹی کے جمع ہوکر بیٹھتے ہیں حرام

نان از برای کنج عبادت گرفته اند روٹی صاحبدلوں نے عبادت کے لیے قبول کی ہے	صاحبدلان نه کنج عبادت برای نان نہ گوشہ عبادت کا واسطے روٹی کے

حکایت درویشی بمقامی در آمد که صاحب آن بقعه کریم النفس بود و طائفه
ایک فقیر ایک جگہ آیا کہ مالک اس مکان کا بزرگ ذات تھا کچھ لوگ
اهل فضل در صحبت او هر یک بذله و لطیفه همیگفتند و درویش راه بیابان
صاحب بزرگی کے بیچ صحبت اسکی کے ہر ایک نادر بات اور لطیفہ کہتے تھے اور فقیر نے راہ جنگل کی
قطع کرده بود و مانده و چیزی نمانده یکی ازان میان بطریق ظرافت
کاٹنا کی تھی اور تھک گیا اور کچھ نہ رہا ایک نے اس درمیان سے ساتھ راہ خوش طبعی کے
گفت ترا هم چیزی بباید گفت مرا چون دیگران فضل و ادبی نیست و چیزی
کہا تجھ کو بھی ایک چیز چاہیے کہنا کہا میرے تئیں مانند دوسروں کے بزرگی اور ادب نہیں ہے اور کچھ
نخوانده ام بیک بیت از من قناعت کنید همگنان برغبت گفتند بگوی گفت شعر
نہیں پڑھا ہے اپنے ساتھ ایک بیت کے مجھ سے قناعت کرو سبھوں نے ساتھ رغبت کے کہا کہہ کہا

من گرسنه در برابرم سفره نان میں بھوکا دستر خوان پر	همچو عزبم بر در حمام زنان مثل مرد مجرد عزب کے عورتوں کی حمام کے دروازے پر

یاران نهایت عجز او بدانستند و سفره پیش او آوردند صاحب دعوت
یار لوگوں نے بہت اسے عاجز جانا اور دستر خوان اسکے سامنے بچھوایا میزبان نے
گفت ای یار زمانی توقف کن که پرستارانم کوفته
کہا اے یار تھوڑا ٹھہر کہ میرے خدمتگار کوفتے
بریان همی سازند درویش سر برآورد و بخندید و گفت شعر
بھونتے ہیں فقیر نے سر اٹھایا اور ہنسا اور کہا

کوفته بر سفره من گو مباش کوفتے میرے دسترخوان پر کبھی نہ رہے	کوفته را نان تهی کوفته است کہ محنت کشیدہ کے لیے صرف روٹی کوفتہ ہے

حکایت مریدے گفت پیر را چه کنم کز خلائق برنج اندرم از
ایک مرید نے پیر سے کہا کہ مین کیا کرون کہ اہل دنیا سے تکلیف مین ہون
بسکه بزیارت من همی آیند و اوقات مرا از تردد ایشان تشویش
کثرت سے کہ میری ملاقات کو آتے ہین اور میری اوقات کو انکی آمد و رفت سے پریشانی
می باشد گفت هر چه درویشانند مر ایشان را وامے بده و آنچه
حاصل ہوتی ہے کہا ان مین جو لوگ فقیر ہین انکو کچھ قرض دے اور جو لوگ
توانگرانند از ایشان چیزے بخواه که دیگر یکے گرد تو نگردند
مالدار ہین کچھ ان سے مانگ کہ پھر تیرے یہان نہ آوینگے

گر گدا پیشرو لشکر اسلام بود اگر فقیر لشکر اسلام کا ہراول ہو	کافر از بیم توقع برود تا در چین کافر دہشت سوال کرنے سے جا دے چین تک

حکایت فقیهی پدر را گفت هیچ ازین سخنان دلاویز متکلمان در من
ایک مسئلہ دان نے اپنے باپ سے کہا کہ واعظون کی باتون مین سے کوئی مجھ مین
اثر نمیکند بحکم آنکه نمی بینم مر ایشان را فعلے موافق گفتار
اثر نہین کرتی اسواسطے کہ مین انکے عمل مطابق انکے قول کے نہین پاتا ہون

ترک دنیا بمردم آموزند دنیا کا چھوڑنا لوگون کو تعلیم کرتے ہین	خویشتن سیم و غله اندوزند اور آپ روپیہ اور غلہ جمع کرتے ہین
عالمے را که گفت باشد و بس جس عالم کو فقط قول ہو اور کچھ نہین	هر چه گوید نگیرد اندر کس اگر کچھ کہے اثر نہین کرتا ہے کسی مین
عالم آن کس بود که بد نکند عالم وہ شخص ہے کہ برا کام نہ کرے	نه بگوید بخلق و خود نکند نہ یہ کہ کہے خلق کو اور آپ وہ کام نہ کرے

اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم بیت

آیا حکم کرتے ہو تم آدمیون کو نیکی کرنے کا اور اپنے تئین بھول جاتے ہو

عالم کہ کامرانی وتن پروری کند	او خویشتن گم است کرا رہبری کند
جو عالم کہ عیش و عشرت اور اپنی پرورش کرے	وہ آپ ہی بھولا ہے کسے راہ بتلاوے

پدر گفت ای پسر بمجرد این خیال باطل نشاید روے از تربیت
باپ نے کہا اے فرزند فقط اس خیال غیر صحیح سے نہ چاہیے منہ تسلیم سے
ناصحان بگردانیدن و علما را بضلالت منسوب کردن و در طلب عالم
نصیحت کرنیوالون کی پھیرنا اور عالمون کو ساتھ گمراہی کے نسبت کیا گیا کرنا اور بیچ طلب کرنے عالم
معصوم از فوائد علم محروم ماندن ہمچو نابینائیکہ شبے در وحل افتادہ بود و
پاک کے فائدون علم سے بےنصیب رہنا مانند اس اندھے کے ہے کہ ایک رات بیچ کیچڑ کے پڑا تھا اور
می گفت آخر یکے از مسلمانان چراغے فرا راہ من دارید زنے
کہتا تھا کہ بارے اے مسلمانو ایک چراغ میرے سامنے رکھو ایک عورت
فاجرہ بشنید و گفت تو کہ چراغ نمی بینی بچراغ چہ بینی ہمچنین
بدکار نے سنا اور کہا تو کہ چراغ کو نہیں دیکھ سکتا چراغ سے کیا دیکھیگا ایسی ہی
مجلس وعظ چون کلبۂ بزاز است آنجا تا نقدے ندہی بضاعتے
مجلس ناصحون کی مثل بزاز کی دوکان کے ہے کہ جبتک تو وہان کچھ نقد نہ دیگا کوئی مال
نستانی و اینجا تا ارادتے نیاوری سعادتے نبری قطعہ
نہ لیوے گا اور یہان جبتک تو اعتقاد نہ لاویگا سعادت نہ حاصل کریگا

گفت عالم بگوش جان بشنو	ور نماند بگفتنش کردار
فرمانا عالم کا دل کے کان سے سن	اگرچہ مطابقت نہ رکھتا ہو قول سے فعل اسکا
باطل است آنچہ مدعی گوید	خفتہ را خفتہ کے کند بیدار
غلط ہے جو کچھ دعوے کرنیوالا کہتا ہے	کہ سوتے کو سوتا کب جگا سکتا ہے

مرد باید که گیرد اندر گوش — ور نبشتست پند بر دیوار قطعه

آدمی کو چاہیے کہ دل سے سنے — نصیحت اگرچہ دیوار پر لکھی ہو

صاحبدلی بمدرسه آمد ز خانقاه — بشکست عهد صحبت اهل طریق را

ایک صاحبدل مدرسے میں آیا خانقاہ سے — اور ارباب معرفت سے مصاحبت کا عہد توڑا

گفتم میان عالم و عابد چه فرق بود — تا کردی اختیار از آن این فریق را

کہا میں نے عالم اور زاہد میں کیا فرق تھا — کہ تو نے اختیار کیا اس فریق سے اس فریق کو

گفت آن گلیم خویش بدر می‌برد ز موج — وین جهد میکند که بگیرد غریق را

کہا وہ یعنی عابد اپنی کملی بچاتا ہے دریا کی لہر سے — اور یہ یعنی عالم کوشش کرتا ہے کہ ڈوبتے ہوئے کو پکڑے

حکایت یکی بر سر راهی خفته بود و زمام اختیار از دست رفته عابدی بروی گذر کرد و در آن حالت مستقبح او نظر کرد جوان از خواب مستی سر بر آورد و گفت وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا قطعه

ایک شخص اوپر سر ایک راہ کے سوتا تھا اور باگ اختیار کی ہاتھ سے گئی ایک عابد نے اوپر اسکے گذر کیا اور اسکے برے حال کو دیکھا جوان نے خواب مستی سے سر اٹھایا اور کہا اور جب گذرو بری چیز پر گذر جاؤ مثل کریم کے

اِذَا رَأَیْتَ اَثِیْمًا کُنْ سَاتِرًا وَّحَلِیْمًا — یَا مَنْ تُقَبِّحُ اَمْرِیْ لِمَ لَا تَمُرُّ کَرِیْمًا

جسوقت دیکھو تو گنہگار کے تئیں ہو پردہ پوش اور بردبار — اے وہ کوئی کہ برا جانتا ہے میری کام کو کیوں نہیں گذرتا جوانمرد کی طرح

قطعه متاب ای پارسا روی از گنهکار — به بخشایندگی در وی نظر کن

مت پھیرا اے عابد منہ گنہگار سے — نگاہ بخشش سے اسکی طرف دیکھ

اگر من ناجوانمردم بکردار — تو بر من چون جوانمردان گذر کن

اگر میں نالائق ہوں کاموں میں — تو میری طرف جوانمردوں کے مانند گذر کر

حکایت طایفهٔ رندان بخلاف درویشی بدر آمدند و سخنان ناسزا

چند شخص آزادوں میں سے ایک درویش کی مخالفت میں آئے اور باتیں ناروا

گفتند و بزدند و برنجانیدند شکایت از بیطاقتی پیش پیر طریقت برد

کمین اور فقیر کو مارا اور ستایا وہ سبب بے صبری کے حضور مین پیر مرشد کے شاکی ہوا

که چنین حالی رفت گفت اے فرزند خرقهٔ درویشان جامهٔ رضاست

یہ ماجرا مجھ پر گذرا پیر نے کہا اے فرزند خرقہ فقیرون کا جامہ رضا مندی کا ہے

هر که درین کسوت تحمل بیمرادی نکند مدعیست و خرقه برو حرام ست فرد

جو شخص یہ لباس پہنے اور بردباری نامرادی کی نکرے جھوٹا ہے اور خرقہ او س پر حرام ہے

دریای فراوان نشود تیره بسنگ

دریا بڑا نہین ہوتا ہے گندلا ساتھ پتھر کے

عارف که برنجد تنک آبست هنوز

عارف اگر رنجیدہ ہووے تھوڑا پانی ہے ابتک

قطعه گر گزندت رسد تحمل کن

اگر تجھے کوئی صدمہ ہو تو اٹھا لے

که بعفو از گناه پاک شوی

کہ بسبب عفو کے گناہ سے پاک ہو جاویگا

اے برادر چو عاقبت خاک ست

اے بھائی جو آخر کو خاک ہونا ہے

خاک شو پیش از انکه خاک شوی

نا چیز ہو پہلے اوس سے کہ خاک ہووے تو

حکایت منظوم

کہانی نظم مین

این حکایت شنو که در بغداد

یہ قصہ سن تو کہ بغداد مین

رایت و پرده را خلاف افتاد

نیزے اور پردے مین جھگڑا پڑا

رایت از گرد راه و رنج رکاب

نیزے نے راہ کی رنج اور رکاب کی مشقت سے

گفت با پرده از طریق عتاب

ما پردے سے کہا از راہ غضب کے

من و تو هر دو خواجه تاشانیم

مین اور تو دونون غلام ایک ہی مالک کے ہین

بندهٔ بارگاه سلطانیم

اور بندہ بارگاہ بادشاہ کے

من ز خدمت دمے نیاسودم

مین خدمت سے ایک دم نہ باز رہا

گاه و بیگاه در سفر بودم

وقت بیوقت سفر مین تھا

تو نہ رنج آزمودۂ نہ حصار — نہ بیابان و باد و گرد و غبار

تونے نہ رنج کی حقیقت جانی نہ قلعہ کشائی کی — نہ جنگل نہ راہ کی گرد و غبار کی

قدم من بہ سعی پیشترست — پس چرا راحت تو بیشترست

یا نہ میرا محنت میں تجھ سے بڑھا ہوا ہے — کس واسطے مرتبہ تیرا زیادہ ہے

تو بر بندگان مہ روئی — با کنیزان یاسمن بوئی

تو غلامان خوبصورت کے پاس ہے — اور خوبصورت لونڈیون کے ساتھ

من فتادہ بدست شاگردان — بسفر پائے بند و سرگردان

مین پڑا ہون شاگرد پیشہ کے ہاتھ مین — سفر مین گرفتار اور گردش مین

گفت من سر بر آستان دارم — نہ چو تو سر بر آسمان دارم

بردے نے کہا مین سر چوکھٹ پر رکھتا ہون نہیں — نہ تیری طرح سر آسمان پر رکھتا ہون

ہر کہ بیہودہ گردن افرازد — خویشتن را بگردن اندازد

جو شخص کہ بیہودہ دعوے کرتا ہے — آپ کو سر کے بل گراتا ہے

حکایت یکے از صاحبدلان زور آزمائے را دید بہم بر آمدہ و کف

ایک نے صاحبدلون مین سے ایک پہلوان کو دیکھا جھنجھلایا ہوا اور کف

بر دہان انداختہ گفت این را چہ حالتست گفتند فلان دشنام دادش گفت

اوپر منھ کے ڈالے ہوئے کہا اسکی کیا حالت ہے لوگون نے کہا فلانے شخص نے اسے گالی دی صاحبدل نے کہا

این فرومایہ ہزار من سنگ برمیدارد و طاقت سخنے نمی آرد قطعہ

یہ سفلہ ہزار من کا پتھر اٹھاتا ہے اور ایک بات کی برداشت نہیں کر سکتا

لاف سر پنجگی و دعوی مردی بگذار — عاجز نفس فرومایہ چہ مردے چہ زنے

اپنا پہلوانی کا اور دعوی شہ زوری کا چھوڑ تم دے — عاجز ایز نفس شریر سے کیا مرد کیا کوئی عورت

گرت از دست بر آید دہنے شیرین کن — مردی آن نیست کہ مشتے بزنی بر دہنے

اگر تجھ سے ہو سکے منھ میٹھا کر — شہ زوری وہ نہیں ہے کہ گھونسا مارے تو کسی منھ پر

قطعه اگر خود بر درد پیشانیِ پیل
اگر پھاڑ ڈالے ہاتھی کا ماتھا

نہ مردست آنکه در وی مردمی نیست
مرد نہین ہے وہ اگر نہین آدمیت نہ ہو

بنی آدم سرشت از خاک دارند
اولاد آدم کی خمیرہ خاک سے رکھتے ہین

اگر خاکی نباشد آدمی نیست
جو خاکساری نکرے آدمی نہین رہا ہے

حکایت بزرگے را پرسیدم از سیرتِ اخوان صفا گفت کمینه
ایک بزرگ کے تئین پوچھا مینے خصلت بھائیون صفا کی سے کہا کمینہ

آنکه مراد خاطرِ یاران بر مصالح خویش مقدم دارد حکما گفته اند
وہ شخص ہے کہ مقصد خاطر یارون کا اوپر مصلحتون اپنی کے مقدم رکھے حکیمون نے کہا ہے

برادر که در بندِ خویش ست نه برادر ست و نه خویش ست **فرد**
بھائی کہ بیچ فکر اپنی کے ہے نہ بھائی ہے اور نہ اپنا ہے

همره اگر شتاب کند در سفر با تُست
ساتھی جو جلدی کرے سفر میں تیرے ساتھ ٹھہر رہ

دل در کسی مبند که دل بستهٔ تو نیست **فرد**
دل بیچ کسی کے مت باندھ کہ دل بندھا ہوا تیرا نہین ہے

چون نبود خویش را دیانت و تقوی
جو نہووے عزیز کے تئین دینداری اور پرہیزگاری

قطعِ رحم بهتر از مودتِ قربی
قطع کرنا قرابت کا بہتر ہے دوستی سے عزیزون کی

یاد دارم که یکے مدعی درین بیت بر قولِ من اعتراض کرده بود و گفته
یاد رکھتا ہون مین کہ ایک مدعی نے بیچ اس بیت کے اوپر قول میرے کے طعنہ کیا تھا اور کہا

که حق تعالی در کتابِ مجید از قطعِ رحم نهی کرده است و بمودتِ ذوالقربی
کہ حق تعالے نے بیچ کتاب مجید کے قطع کرنے قرابت سے منع کیا ہے اور ساتھ دوستی صاحب قرابت کے

فرموده و اینچه تو گفتی مناقض آنست گفتم آیة وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰی
فرمایا ہے اور یہ جو تونے کہا ضد اسکی ہے کہا مین نے اور اگر کوشش کرین تیرے تئین اوپر اس بات کے

اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا بیت
کہ شرک کرے تو ساتھ میرے جسکی تجھکو خبر نہین ہے پس نہ مان کہنا انکا

هزار خویش که بیگانه از خدا باشد — فدای یک تن بیگانه کآشنا باشد
ہزار اقربا کہ خدا سے بیگانے ہوں — فدا ہیں ایک شخص بیگانے پر کہ خداشناس ہو

حکایت منظوم
کہانی نظم میں

پیرمردے لطیف در بغداد — دخترک را بکفشدوزے داد
ایک پیرمرد ظریف نے بغداد میں — اپنی لڑکی کا نکاح ایک موچی سے کردیا

مردک سنگدل چنان بگزید — لب دختر کہ خون ازو بچکید
اس مردک بے رحم نے — لڑکی کا ہونٹھ ایسا کاٹا کہ خون اس سے ٹپکا

بامدادان پدر چنان دیدش — پیش داماد رفت و پرسیدش
صبح کو باپ نے اسکا یہ حال دیکھا — داماد کے سامنے گیا اور اس سے پوچھا

کای فرومایہ این چہ دندانست — چند خائی لبش نہ انبانست
کہ اے کمینے یہ کیسے دانت ہیں — کب تک چباوے گا اسکے لب کو یہ چمڑا نہیں ہے

بمزاحت نگفتم این گفتار — ہزل بگذار و جد ازو بردار
ظرافت سے میں نے یہ کلام نہیں کہا ہے — تمسخر کو چھوڑ اور اچھی بات قبول کر

خوے بد در طبیعتی کہ نشست — نرود جز بوقت مرگ از دست
بری خو جس طبیعت میں قائم ہوگئی — تا وقت مرگ نہیں جاتی

حکایت آوردہ اند کہ فقیہے دختری داشت بغایت زشت و بجای زنان رسیدہ با وجود جہاز و نعمت کسی در مناکحت او رغبت نمیکرد
کہتے ہیں کہ ایک دانشمند کی ایک بیٹی تھی نہایت بدصورت جوان ہوگئی تھی باوجود جہیز اور بہت نعمت کے کوئی اسکے ساتھ نکاح کی خواہش نکرتا تھا

زشت باشد دبیقی و دیبا — کہ بود بر عروس نازیبا
برا معلوم ہوتا ہے دبیقی اور دیبا — اگر ہو بدصورت دلہن کے بدن میں

فی الجمله بحکم ضرورت با ضریرے عقد نکاحش بستند و آورده اند که حکیمے
حاصل کلام کو ساتھ حکم ضرورت کے ساتھ ایک اندھے کے گرہ نکاح اُسکے کی باندھی کہتے ہین کہ ایک حکیم

دران تاریخ از سراندیپ آمده بود که دیدهٔ نابینا را روشن همیکرد فقیه را گفتند
بیچ اُس تاریخ کے سراندیپ سے آیا تھا کہ آنکھ اندھے کی روشن کرتا تھا دانشمند کے تئین کہا

چرا داماد خود را علاج نکنی گفت ترسم که بینا شود و دخترم را طلاق دهد ع
کیون اپنے داماد کی دوا نہین کرتا ہی تو اُسنے کہا مین ڈرتا ہون آنکھ دالا ہو جاوے اور میری بیٹی کو طلاق دیدیوے

شوی زن زشت روی نابینا به
شوہر بدصورت عورت کا اندھا ہی اچھا

حکایت پادشاهے بدیدهٔ استحقار در طائفهٔ درویشان نظر کردے
ایک بادشاہ نے نظر حقارت سے فقیرون کے گروہ کی طرف دیکھا

یکے ازان میان بفراست بجای آورد و گفت ای ملک ما درین دنیا
اُنمین سے ایک شخص نے عقلمندی سے معلوم کیا اور کہا اے بادشاہ ہم لوگ اِس دنیا مین

بجیش از تو خوشتریم و بعیش از تو کمتریم و بمرگ
تجھ سے عیش مین بہتر اور لشکر مین کم ہین اور مرجانے مین

برابریم و بقیامت بهتر انشاء الله تعالے قطعه
برابر ہین اور قیامت کے دن خدا اگر چاہے تو بہتر

اگر کشور کشائے کامران ست	وگر درویش حاجتمند نان ست
اگر کوئی بادشاہ بامراد ہے	اور اگر فقیر حاجتمند روٹی کا ہے
دران ساعت که خواهند این و آن مرد	نخواهند از جهان بیش از کفن برد
جسوقت کہ یہ اور وہ دونون مرجائینگے	جہان سے ایک کفن کے سوا کچھ نہین لیجائینگے
چو رخت از مملکت بربست خواهی	گدائی بهترست از پادشاهی
جو کارخانہ بادشاہی کا اُٹھادیگا تو	فقیری بہتر ہے بادشاہی سے

طریقت ظاهر درویشی جامهٔ ژنده ست و موی سترده
ظاہر فقیرون کا لباس گدڑی ہے اور بال منڈے ہوئے
و حقیقت آن دل زنده و نفس مرده قطعه
اور حقیقت مین دل زندہ اور نفس مرا ہوا

نه آن که بر در دعوی نشیند از خلقی
نہین ہے وہ شخص کہ ایک عالم سے دعوی کرے بیوقوفی سے
که گر زکوه فرو غلطد آسیا سنگی
بلکہ اگر پہاڑ سے گرے ایک چکی پتھر کی

وگر خلاف کنندش بجنگ برخیزد
اور اگر خلاف اسکے کرین لڑنے کو طیار ہو
نه عارفست که از راه سنگ برخیزد
وہ شخص خدا شناس نہین ہے جو پتھر کی راہ سے اٹھ جائے

طریقت طریق درویشان ذکرست و شکر و خدمت و طاعت
طریق فقیرون کا ذکر اور شکر ہے اور خدمت اور اطاعت
و ایثار و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل هر که بدین صفتها
اور بخشش اور قناعت اور توحید اور توکل اور سر جھکانا اور بردباری جو شخص ان صفتون سے
که گفتم موصوفست بحقیقت درویشست و اگر در قباست اما
کہ بیان کین مینے موصوف ہے وہ حقیقت مین فقیر ہے اور اگرچہ دنیا دارون کے لباس مین ہے لیکن
هرزه گرد بی نماز هواپرست هوس باز که روزها بشب آرد در بند
بیہودہ پھرنے والا بے نماز خواہش دوست بوالہوس کہ دنون کو رات کرے بیچ فکر
شهوت و شبها روز کند در خواب غفلت و بخورد هرچه در میان
خواہش نفس کے اور راتون کو دن کرے خواب غفلت مین اور کھائے جو کچھ بیچ
آید و بگوید هرچه بر زبان آید رندست و اگر در عباست قطعه
آوے اور کہے جو کچھ زبان پر آئے بدراہ ہے اور اگرچہ عبا پوش ہے

ای درونت برهنه از تقوی
اے باطن تیرا خالی پرہیزگاری سے ہے
کز برون جامهٔ ریا داری
کہ باہر سے لباس مکر کا رکھتا ہے تو

پردۂ ہفت رنگ در بگذار
پردہ ہفت رنگی ترک کر

تو کہ در خانہ بوریا داری
تو کہ گھر مین بوریا رکھتا ہے تو

مثنوی دیدم گل تازہ چند دستہ
دیکھے مین نے گل تازہ کے کئی دستے

بر گنبدی از گیاہ بستہ
ایک گنبد پر گھاس سے بندھے ہوئے

گفتم چہ بود گیاہ ناچیز
کہا مین نے کیا رتبہ رکھتی ہے گھاس ناچیز

تا در صف گل نشیند او نیز
کہ صف مین ریحانون کے وہ بیٹھے

بگریست گیاہ و گفت خاموش
روئی گھاس اور کہا چپ رہ

صحبت نکند کرم فراموش
صحبت نہین بھولتی کرم کو فراموش

گر نیست جمال و رنگ و بویم
اگر مجھ مین نہین خوبصورتی اور رنگ و بو مجھ مین

آخر نہ گیاہ باغ اویم
آخر کیا نہین گھاس اسکے باغ کی ہون مین

من بندۂ حضرت کریمم
مین بندہ درگاہ خدا کا ہون مین

پروردۂ نعمت قدیمم
پلا ہوا نعمت قدیم کا ہون مین

گر بی ہنرم و گر ہنرمند
یا بے ہنر ہون مین یا عقلمند

لطفست امیدم از خداوند
عنایت کی امید ہے مجکو خدا سے

با آنکہ بضاعتی ندارم
با وجودیکہ کچھ مایہ نہین رکھتا ہون مین

سرمایۂ طاعتی ندارم
اسباب عبادت کا نہین رکھتا ہون مین

او چارۂ کار بندہ داند
وہ تدبیر بندے کے کام کی جانتا ہے

چون ہیچ وسیلتش نماند
جب کوئی بندے کو وسیلہ نہین رہتا

رسمست کہ مالکان تحریر
رسم ہے اہل فرمان کی

آزاد کنند بندۂ پیر
آزاد کرتے ہین ضعیف غلام کو

ای بار خدای عالم آرای
اے خدا عالم کے بنانے والے

بر سعدی پیر خود ببخشای
اپنے سعدی ضعیف پر بخشش کر

سعدی رهِ کعبهٔ رضا گیر — اے مرد خدا رهِ خدا گیر
اے سعدی راہ رضائے کعبے کی لے — اے مرد خدا راہ خدا کی لے

بدبخت کسیکه سر بتابد — زین در که درِ دگر نیابد
بدبخت وہ شخص ہے کہ سر پھیرے — اس دروازے سے کیونکہ دوسرا دروازہ نپاوے

حکایت حکیمی را پرسیدند از سخاوت و شجاعت که کدام بهتر است
ایک حکیم سے پوچھا کہ سخاوت اور جوانمردی میں سے کون بہتر ہے

گفت آنکس راکه سخاوت ست بشجاعت حاجت نیست فر
کہا جسے کہ سخاوت ہے جوانمردی کی احتیاج نہیں

نبشت ست بر گورِ بهرام گور — که دستِ کرم به که بازوی زور
لکھا ہے بہرام گور کی قبر پر — کہ ہاتھ بخشش کا بہتر ہے بازو سے زور کے

قطعه
نماند حاتم طائی ولیک تا بابد — بماند نام بلندش بنیکوئی مشهور
نہ رہا حاتم طائی اور لیکن قیامت تک — رہا نام بلند اسکا نیکی میں مشہور

زکوة مال بدر کن که فضلهٔ رز را — چو باغبان بزند بیشتر دهد انگور
زکوۃ مال کی نکال کہ شاخ انگور کو — جب باغبان تراشتا ہے زیادہ دیتی ہے انگور

باب سوم در فضیلت قناعت
تیسرا باب قناعت کی فضیلت میں

حکایت خواهندهٔ مغربی در صفِ بزازان حلب میگفت ای خداوندان نعمت
ایک سائل پچھان کا رہنے والا حلب کے بزازوں کی قطار میں کہتا تھا اے نعمت والو

اگر شمارا انصاف بودی و مارا قناعت رسم سوال از جهان برخاستی
اگر تمہیں انصاف ہوتا اور مجھے توکل رسم سوال کی جہان سے اٹھ جاتی

قطعه
ای قناعت توانگرم گردان — که ورای تو هیچ نعمت نیست
اے توکل مجھے دولتمند کر — کہ تیرے سوا کوئی نعمت نہیں ہے

گنج صبر اختیار لقمان است خزانہ صبر کا اختیار لقمان کا ہے	هر که را صبر نیست حکمت نیست جس شخص کے تئیں صبر نہیں ہے حکمت نہیں ہے

حکایت دو امیر زاده در مصر بودند یکی علم آموخت و دیگر مال
دو امیر زادے مصر میں تھے ایک علم کی تحصیل کرتا اور دوسرا مال
اندوخت عاقبة الامر یکی علامه گشت و آن دگر عزیز مصر شد
جمع کرتا تھا انجام کار ایک بڑا عالم ہوا اور وہ دوسرا وزیر مصر کا ہوا
پس این توانگر بچشم حقارت در فقیه نظر کردی و گفتی من بسلطنت
اس وقت اس دولتمند نے حقارت سے اس عالم کی طرف دیکھا اور کہا میں نے سلطنت کو
رسیدم و این همچنان در مسکنت بماند گفت ای برادر شکر نعمت
پہنچا اور یہ ویسا ہی بیچ مفلسی کے رہا کہا اے بھائی شکر نعمت
باری عز اسمه همچنان بر من افزون ترست که میراث پیغمبران یافتم
خدا کا بزرگ ہے نام اسکا ایسا اوپر میرے زیادہ ہے کہ میراث پیغمبروں کی پائی میں نے
یعنی علم و ترا میراث فرعون و هامان رسید یعنی ملک مصر مثنوی
یعنی علم اور تیرے تئیں میراث فرعون اور ہامان کی پہنچی یعنی ملک مصر کا

من آن مورم که در پایم بمالند میں وہ چیونٹی ہوں کہ پاؤں سے مجھے مل ڈالتے ہیں	نه زنبورم که از نیشم بنالند بھڑ نہیں ہوں کہ میرے ڈنک سے فریاد کریں
کجا خود شکر این نعمت گزارم کس طرح سے شکر اس نعمت کا ادا کر سکتا ہوں	که زور مردم آزاری ندارم کہ قوت آدمیوں کے تکلیف دینے کی نہیں رکھتا ہوں

حکایت درویشی را شنیدم که در آتش فاقه می سوخت
ایک فقیر کو سنا میں نے کہ فاقے کی آگ میں جلتا تھا
و خرقه بخرقه می دوخت و تسکین خاطر خود را می گفت شعر
اور پیوند پر پیوند سیتا تھا اور اپنی تسکین خاطر کے لیے کہتا تھا

بنان خشک قناعت کنیم و جامهٔ دلق	که رنج محنت خود به که بار منت خلق
سوکھی روٹی اور گودڑی پر صبر کرتے ہیں ہم	کیونکہ اپنی سعی کا بوجھ اٹھانا بہتر ہے خلق کے احسان اٹھانے سے

کسی گفتش چه نشینی که فلان درین شهر طبعی کریم دارد و کرمی عمیم
ایک شخص نے اس سے کہا تو بیٹھا کیا کرتا ہے کہ فلانا شخص اس شہر میں دل سخی اور لطف عام رکھتا ہے

میان بخدمت آزادگان بسته و بر در دلها نشسته اگر بر صورت حال [او]
کمر آزادوں کی خدمت میں باندھے ہے اور لوگوں کی دلجوئی میں مصروف اگر تیرے حال پر

چنانکه هست وقوف یابد پاس خاطر عزیزان داشتن منت دارد و غنیمت
جیسا کہ ہے واقف ہوگا تیرا احسان جانے گا اور غنیمت

شمارد گفت خاموش که در پستی مردن به که حاجت پیش کسی بردن قطعه
سمجھے گا کہا چپ رہ کہ تنگ دستی کے مرجانا بہتر ہے کسی کے سامنے حاجت لیجانے سے

هم رقعه دوختن به و الزام کنج صبر	کز بهر جامه رقعه بر خواجگان نبشت
پیوند لگانا اور گوشہ صبر کا اختیار کرنا بہتر ہے	کپڑے کے واسطے امیروں سے یا رقعہ لکھے
حقا که با عقوبت دوزخ برابرست	رفتن بپای مردی همسایه در بهشت
سچ ہے کہ دوزخ کے عذاب کے برابر ہے	ہمسایے کی مدد سے بہشت میں جانا

حکایت یکی از ملوک عجم طبیبی حاذق را بخدمت محمد مصطفی صلی الله
ایک شخص نے عجم کے بادشاہوں میں سے ایک طبیب ہوشمند کو خدمت میں محمد مصطفی صلے اللہ

علیه وسلم فرستاد سالی چند در دیار عرب بود کسی تجربه پیش او
علیہ وسلم کے بھیجا وہ چند برس عرب کے شہر میں رہا کوئی تجربہ کار آگے اس کے

نیاورد و معالجتی ازوی درخواست پیش پیغمبر صلی الله علیه وسلم آمد و
نہ آیا اور دوا کی خواہش اس سے نہ کی وہ حضور میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آیا

گله کرد که مرا این بنده را برای معالجت اصحاب بخدمت فرستاده اند
گلہ کیا کہ خاص کر اس بندے کے تئیں واسطے علاج کرنے یاروں تمہارے کے بھیجا ہے

درین مدت کسے التفاتے نکرد تا خدمتے کہ بر بندہ معین ست بجا آرد
کسی شخص نے اس مدت مین توجہ نہ کی تاکہ جو خدمت بندے سے متعلق ہے بجا لاوے
رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام گفت این طائفہ را طریقے ہست کہ تا اشتہا
رسول نے اوپر انکے درود اور سلام کہا اس گروہ کے تئین ایک راہ ہے کہ جب تک بھوک
غالب نشود نخورند و ہنوز اشتہا باقی بود کہ دست از طعام بدارند
غالب نہین ہوتی کچھ نہین کھاتے اور تھوڑی بھوک باقی رہتی ہے ہاتھ کھانے سے اٹھا لیتے ہین
حکیم گفت ہمین ست موجب تندرستی زمین خدمت ببوسید و برفت
حکیم نے کہا کہ سبب صحیح رہنے کا یہی ہے زمین خدمت کی چومی اور چلا گیا

سخن آنگہ کند حکیم آغاز — یا سر انگشت سوی لقمہ دراز
بات اسوقت حکیم شروع کرتا ہے — یا ہاتھ طرف کھانے کے بڑھاتا ہے
کہ ز ناگفتنش خلل زاید — یا ز ناخوردنش بجان آید
کہ اسکے نہ کہنے سے خلل ہوتا ہو — یا نہ کھانے سے مرتا ہو
لاجرم حکمتش بود گفتار — خوردنش تندرستی آرد بار
اسی راہ سے کلام اسکا حکمت ہوتا ہے — اور کھانا اسکا صحت کا پھل لاتا ہے

حکایت در سیرت اردشیر بابکان آمدہ است کہ حکیم
بیچ کتاب تاریخ حال اردشیر بابکان کے لکھا ہے کہ حکیم
عرب را پرسیدند کہ روزے چہ مایہ طعام باید خوردن گفت
عرب سے پوچھا کہ دن بھر مین کس قدر کھانا چاہیے اس نے کہا
صد درم سنگ کفایت کند گفت این قدر چہ قوت دہد گفت
بوزن سو درم یعنی اٹھتیس تولہ کفایت کرتا ہے کہا اسقدر کیا طاقت لاویگا کہا
هٰذَا الْمِقْدَارُ یَحْمِلُكَ وَمَا زَادَ عَلٰی ذٰلِكَ فَاَنْتَ حَامِلُهٗ
اس قدر تجھے قائم رکھے گا اور اگر اس سے زیادہ کھاوے تو تو اسکا باربردار ہے

یعنی این قدر ترا بامیدارد و ہرچہ برین زیادت کنی حمال آنی شعر
یعنی اعتقاد تیرے تئین قائم رکھتا ہے اور جو کچھ اوپر اُسکے زیادہ کرے تو اٹھانیوالا اُسکا ہے تو

خوردن برای زیستن و ذکر کردن ست کھانا زندگی اور خدا کی یاد کرنے کے واسطے ہے	تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست تو اعتقاد رکھتا ہے کہ جینا کھانے ہی کیواسطے ہے

حکایت دو درویش خراسانی ملازم صحبت یکدیگر سفر کردندے
دو فقیر خراسان کے رہنے والے ایک ساتھ سفر کرتے تھے
یکے ضعیف بود کہ بعد دو شب افطار کردے و دیگر قوی کہ روزے
ایک دُبلا تھا کہ بعد دو رات کے روزہ کھولتا تھا۔ اور دوسرا موٹا تازہ کہ ایک دن میں
سہ بار خوردے اتفاقاً بر در شہرے بہ تہمت جاسوسی گرفتار آمدند
تین بار کھاتا اتفاقاً ایک شہر میں جاسوسی کی تہمت میں پکڑے گئے
ہر دو را بخانہ در کردند و بگل براوردند بعد از دو ہفتہ کہ معلوم شد کہ
اور دونوں کو ایک ہی جگہ قید کیا اور دروازہ قید خانے کا مٹی سے بند کر دیا بعد دو ہفتے کے معلوم ہوا کہ
بیگناہاند قوی را دیدند مردہ و ضعیف جان بسلامت بردہ مردم
بیگناہ ہیں موٹے کو دیکھا مرا ہوا اور دُبلا جان سلامت لے گیا آدمی
درین عجب ماندند حکیمے گفت خلاف این عجب بودی کہ این بسیار خوار
اسمیں حیران تھے ایک حکیم نے کہا اگر اسکے برعکس ہوتا تعجب ہوتا کہ یہ بہت کھانیوالا
بودہ است طاقت بینوائی نیاورد وہلاک شد وآن دگر خویشتن دار بود
تھا فاقہ اٹھا نہ سکا اور ہلاک ہوا اور دوسرا اپنے تئین سنبھالتا تھا
لاجرم بر عادت خویش صبر کرد و بسلامت خلاص یافت **قطعہ**
موافق عادت اپنی کے صبر کیا اور ساتھ سلامتی کے مخلصی پائی

چو کم خوردن طبیعت شد کسے را اگر کم کھانے کی خو ہووے کسی کی	چو سختی پیشش آید سہل گیرد جب تنگدستی اسکو پیش آتی ہے اٹھا لیتا ہے

وگر تن پرورست اندر فراخی اگر تن پرور ہے حال فراغت مین	چو تنگی بیند از سختی بمیرد جب تنگی دیکھے سختی سے مرے

حکایت یکی از حکما پسر را نهی همیکرد از بسیار خوردن که سیری
ایک شخص دانا دون مین سے اپنے بیٹے کو منع کرتا تھا بہت کھانے سے کہ پیٹ بھ
مردم را رنجور کند گفت ای پدر گرسنگی خلق را بکشد نشنیده
کھانا آدمی کو بیمار کرتا ہے کہا اے باپ بھوک آدمی کو مار ڈالتی ہے نہین سنا ہے تو
که ظریفان گویند به سیری مردن به که گرسنگی بردن گفت
کہ خوش طبعون نے کہا ہے آسودگی سے مرنا اچھا ہے بھوکا مرنے سے کہا
اندازه نگهدار کلوا واشربوا ولا تسرفوا شعر
ایک حد مقرر کر کھاؤ اور پیو اور بیجا تصرف نہ کرو

نه چندان بخور کز دهانت بر آید نہ اتنا کھا جا کہ تیرے منہ سے نکل پڑے	نه چندانکه از ضعف جانت بر آید نہ اتنا کہ ناتوانی سے تیری جان نکل جاوے
قطعه با آنکه در وجود طعامست عیش نفس باوجود اسکے کہ کھانے مین مزہ ہے روح کا	رنج آورد طعام که بیش از قدر بود لیکن تکلیف دیتا ہے وہ کھانا کہ زیادہ مقدار ضروری سے ہو
گر گلشکر خوری بتکلف زیان کند اگر گلقند کھاوے تو بے خواہش نقصان کرے	ور نان خشک دیر خوری گلشکر بود اور اگر سوکھی روٹی ٹھہر کر کھاوے تو گلقند ہوجاوے

حکایت رنجوری را گفتند دلت چه میخواهد گفت آنکه دلم چیزی نخواهد شعر
ایک بیمار کو کہا تیرا دل کس چیز کو چاہتا ہے کہا یہ کہ دل میرا کسی چیز کو نہ چاہے

معده چو پر گشت شکم درد خاست معدہ جب بھر گیا اور پیٹ مین درد اٹھا	سود ندارد همه اسباب راست فائدہ نہین کرتی ہے کوئی دوا اچھی

حکایت بقالی را درمی چند بر صوفیان گرد آمده بود در واسط
ایک غلہ فروش کے کچھ روپے فقیرون پر قرض ہوگئے تھے بیچ شہر واسط کے

هر روز مطالبت کردی و سخنهای باخشونت گفتی و اصحاب را بتعنت
ہر روز تقاضا کرتا اور باتین سخت کہتا اور فقرا بدگوئی انکی
خسته خاطر همی بودند و از تحمل چاره نبود صاحبدلی دران میان گفت
ہمیشہ دل خستہ رہتے اور سوائے برداشت کے کچھ چارہ نہ تھا ایک صاحبدل نے بیچ اس درمیان کے کہا
نفس را وعده دادن بطعام آسان ترست که بقال را بدرم قطعه
نفس سے وعدہ کرنا کھانا دینے کا آسان زیادہ ہے غلہ فروش کو روپیہ دینے کے وعدہ کرنے سے

ترک احسان خواجه اولی تر چھوڑنا احسان صاحب خانہ کا بہتر ہے	احتمال جفای بوابان دربانون کے ظلم اٹھانے سے
به تمنای گوشت مردن به گوشت کی آرزو مین مرجانا بہتر ہے	که تقاضای زشت قصابان قصابون کے سخت تقاضا ... سے

حکایت جوانمردی را در جنگ تاتار جراحتی رسید کسی
ایک سپاہی کو تاتار کی لڑائی مین ایک زخم کاری پہونچا کسی نے
گفت فلان بازرگان نوشدارو دارد اگر بخواهی باشد که
اس سے کہا فلانے سوداگر پاس نوشدارو ہے اگر تو مانگے شاید کہ
دریغ ندارد و گویند بازرگان به بخل معروف بود شعر
افسوس نہ رکھے اور کہتے ہین کہ سوداگر ساتھ بخل کے مشہور تھا

گر بجای نانش اندر سفره بودی آفتاب اگر بجای روٹی کے اسکے دسترخوان پر آفتاب ہوتا	تا قیامت روز روشن کس ندیدی در جهان قیامت تک روز روشن کوئی نہ دیکھتا دنیا مین

جوانمرد گفت اگر دارو خواهم از و دهد یا ندهد و اگر دهد
جوانمرد نے کہا اگر دارو چاہون مین اس سے دے یا نہ دے اور اگر دیوے
نفع کند یا نکند بارے خواستن از و زهر کشنده است شعر
فائدہ کرے یا نکرے بہر صورت مانگنا اس سے زہر قاتل ہے

هرچه از دونان بمنت خواستی
جو کچھ کمینون سے گڑگڑا کے مانگا تو نے

در تن افزودی و از جان کاستی
بدن مین بڑھا تو اور جان سے گھٹا تو

حکیمان گفته اند اگر آب حیات فروشند فی المثل بآبروی
حکیمون نے کہا ہے جو آب زندگانی بھی بیچین مثلاً عوض آبرو کے

دانا نخرد که مردن بعزت به از زندگانی بمذلت شعر
دانا نہ خرید کرے کہ مرنا ساتھ عزت کے بہتر ہے زندگانی سے ساتھ ذلت کے

اگر حنظل خوری از دست خوشروی
اگر اندراین کا پھل کھائے تو صاحب خلق کی ہاتھ سے

به از شیرینی دست ترشروی
بہتر مٹھائی کھانے سے ترشرو کے ہاتھ سے

حکایت یکی از علما خورنده بسیار داشت و کفاف اندک یکی را
ایک شخص عالمون سے کھانیوالے لوگ بہت رکھتا تھا اور روزینہ تھوڑا ایک کے تئین

از بزرگان که معتقد او بود بگفت روی از توقع او درهم کشید
بڑے آدمیون سے کہ اعتقاد کرنیوالا اسکا تھا کہا منھ امید اسکی سے پھیر لیا اور

تعرض سوال از اهل ادب در نظرش قبیح آمد قطعه
آگے لانا سوال کا اہل ادب سے بیچ نظر اسکی کے برا آیا

ز بخت روی ترش کرده پیش یار عزیز
برگشتگی بخت سے منھ بنائے ہوئے سامنے یار عزیز کے

مرو که عیش برو نیز تلخ گردانی
مت جا کہ عیش اسکا بھی تلخ کرے گا تو

بحاجتی که روی تازه روی و خندان رو
جس کام کے لیے جائے تو شگفتہ رو اور ہنس مکھ رہ

فرو نه بندد کار گشاده پیشانی
کیونکہ بند نہین رہتا ہے کام کشادہ پیشانی کا

آورده اند که اندکی در وظیفه او زیادت کرد و بسیاری از ارادت کم
نقل کرتے ہین کہ اسکے روزینے مین کچھ زیادہ کیا اور بہت اعتقاد اپنے سے کم کر دیا

دانشمند چون پس از چند روز مودت معهود برقرار ندید گفت شعر
عالم نے جو بعد چند روز کے دوستی مقررہ برقرار نہ دیکھی کہا

بئس المطاعم حین الذل تکسبها	القدر منتصب والقدر مخفوض
بدترین کھانا وہ ہے جو بوقت ذلت کے حاصل کرے تو اسکو	ہانڈی چڑھی ہوئی ہے اور مرتبہ پست
فروماندم افزود و آبرویم کاست	بینوائی به از مذلت خواست
سودمندی میرا زیادہ ہوا اور عزت گھٹ گئی	مفلسی بہتر ہے ذلت طلب سے

حکایت درویشی را ضرورتی پیش آمد کسی گفت

ایک فقیر کو ایک ضرورت درپیش ہوئی کسی نے کہا

فلان نعمتی دارد کامل و کرم نفسی شامل اگر بر حاجت تو

فلانا نعمت رکھتا ہے کامل اور بخشش ذاتی شامل اگر اوپر حاجت تیری کے

واقف گردد همانا که در قضای آن توقف روا ندارد گفت من

واقف ہووے یقین ہے کہ بیچ جاری کرنے اسکے کے درنگ روا نہ رکھے گا کہا میں

اورا ندانم گفت منت رهبری کنم دستش گرفت تا بمنزل آن شخص

اسکو نہیں جانتا ہوں کہا میں تجھکو راہ بتلا دیتا ہوں ہاتھ اسکا پکڑا اور اس شخص کے گھر

در آورد یکی را دید لب فروهشته و تند نشسته برگشت و سخن نگفت کسی

لایا ایک کو دیکھا ہونٹھ لٹکائے ہوئے اور خفا بیٹھا ہوا پھر آیا اور بات نہ کہی کسی نے

گفتش چه کردی گفت عطای او را بلقای او بخشیدم قطعه

کہا اسکو کیا کیا تو نے کہا بخشش اسکی کے تئیں ساتھ شکل اسکی کے بخشا میں نے

مبر حاجت بنزدیک ترشروی	که از خوی بدش فرسوده گردی
مت لیجا حاجت سامنے ترش رو کے	کہ اسکی خوے بد سے خستہ خاطر ہوگا تو
اگر حاجت بری نزد کسی بر	که از رویش بنقد آسوده گردی
تو جو حاجت لیجاتا ہے تو نزدیک اس شخص کے لیجا	کہ منہ اسکے سے فوراً آسودہ ہووے گا

حکایت خشک سالی در اسکندریه پدید آمد چنانکه

ایک خشک سالی بیچ اسکندریہ کے ظاہر ہوئی ایسا کہ

عنان طاقت درویشان از دست رفته بود و درہاے
باگ طاقت کی ہاتھ فقیرون سے چھوٹ گئی تھی اور دروازے
آسمان بر زمین بسته و فریاد اهل زمین بآسمان پیوسته قطعه
آسمان کے اوپر زمین کے بندھے ہوئے اور فریاد اہل زمین کی اوپر آسمان کے پہنچی ہوئی

نماند جانور از وحش و طیر و ماهی و مور	که بر فلک نشد از بی‌مرادی افغانش
نہ رہا کوئی جانور کیا وحشی کیا پرند کیا مچھلی اور کیا چیونٹی	کہ آسمان تک گئی بسبب نامرادی کے فریاد اسکی
عجب که دود دل خلق جمع می‌نشود	که ابر گردد و سیلاب دیده بارانش
تعجب کہ دھواں دل خلق کا جمع نہیں ہوتا	کہ بادل ہو جاوے اور اشک آنکھون کا مینہ برساوے

در چنین سالی مخنثی دور از دوستان که سخن در وصف او ترک
اسی سال مین ایک ہیجڑا دور ہو دوستون سے ایسا کہ کلام اسکی تعریف مین کرنا ترک
ادب ست خاصه در حضرت بزرگان و بطریق اهمال ازان درگذشتن
ادب کا ہے خصوصاً بزرگون کے حضور مین اور سستی کی راہ سے اس سے درگذرنا
هم نشاید که طائفه بر عجز گوینده حمل کنند برین دو بیت اختصار
بھی نہ چاہیے کہ لوگ عاجزی کا گمان کرین اسی دو بیت پر اختصار
کنیم که اندک دلیل بسیاری باشد و مشتی نمونه خرواری شعر
کیا چاہیے اگر تھوڑی دلیل بہت کی ہووے اور تھوڑی بانگی ایک گون ہے

تتری گر کشد مخنث را	تتری را دگر نباید کشت
کافر تاتاری اگر مار ڈالے ہیجڑے کو	تاتاری کو اسکے عوض مین نچاہیے مار ڈالنا
چند باشد چو جسر بغدادش	آب در زیر و آدمی در پشت
کب تک ہو مثل بغداد کے پل کے	پانی اسکے نیچے اور آدمی پیٹھ پر

چنین شخصی که یک طرف از نعت او شنیدی درین سال نعمت بیکران
ایک ایسا شخص کہ ایک تھوڑا تعریف اسکی سے سنا تو نے بیچ اس سال کے نعمت بہت

داشت تنگدستان را سیم و زر دادے و مسافران را سفرہ نہادے
رکھتا تھا فقیرون کو سونا چاندی دیتا اور مسافرون کیواسطے دسترخوان بچھاتا

گروہے درویشان از جور فاقہ بطاقت رسیدہ بودند آہنگ دعوت او
ایک گروہ فقیرون نے کہ ظلم فاقے سے تنگ آگئے تھے قصد اُسکے مہمان ہونے کا

کردند و مشورت مین آوردند سر از موافقت باز زدم و گفتم قطعہ
کیا اور مجھسے صلاح پوچھی مین نے سر اُنکی موافقت سے پھیرا اور کہا

نخورد شیر نیم خوردہ سگ
نہ کھاوے شیر جھوٹا کتے کا

تن بہ بیچارگی و گرسنگی
تن بیچارگی اور بھوک کو

اگر بہ سختی بمیرد اندر غار
اگرچہ سختی سے مر جاوے غار مین

بنہ و دست پیش سفلہ مدار
قبول کر اور ہاتھ سوال کا کمینے کے سامنے مت پھیلا

گر فریدون شود بہ نعمت و ملک
اگرچہ فریدون ہو نعمت اور ملک مین

بے ہنر را ہیچ کس مشمار
لیکن بے ہنر کو کسی آدمی کے برابر نہ جان

پرنیان و نسیج بر نا اہل
حریر منقش اور جامہ زر بفتی نالائق پر

لاجورد و طلاست بر دیوار
لاجرد اور سونا ہے دیوار پر

حکایت حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ ہمت تر در جہان
حاتم طائی سے لوگون نے کہا اپنے سے زیادہ ہمت والا کوئی دنیا مین

دیدہ یا شنیدہ گفت بلے روزی چہل شتر قربان کردہ بودم امرای
دیکھا ہے تونے یا سنا ہے تونے کہا ہان ایک دن چالیس اونٹ مین نے ذبح کیے تھے امیرون

عرب را پس بگوشۂ صحرائے بحاجتے برون رفتہ بودم
عرب کے واسطے پھر بیچ ایک گوشہ جنگل کے واسطے ایک حاجت کے باہر گیا تھا مین

خارکشی را دیدم پشتۂ خار فراہم آوردہ گفتمش بمہمان حاتم
ایک لکڑی چننے والے کو دیکھا کہ گٹھا لکڑیون کا جمع لایا کہا مین نے اُسکو بیچ مہمان خانہ حاتم کے

جوانمردی که خلقی بر سماط او گرد آمده اند گفت فرد
کیون نہین جاتا کہ ایک عالم اُسکے دسترخوان پر جمع ہے کہا

هر که نان از عمل خویش خورد	منت حاتم طائی نبرد
جو شخص کہ روٹی اپنی محنت سے کھاتا ہے	احسان حاتم طائی کا نہین اٹھاتا ہے

انصاف دادم که من او را بهمت و جوانمردی بیش از خود دیدم
انصاف دیا مین نے کہ مین نے اُسکے تئین بیچ ہمت اور جوانمردی کے زیادہ اپنے سے دیکھا مین نے

حکایت موسی علیه السلام درویشی را دید از برهنگی
موسے علیہ السلام نے ایک فقیر کو دیکھا عریانی سے
بریگ اندر شده گفت ای موسی دعا کن تا خدای عزوجل مرا
ریت بیچ گھسا ہوا کہا اے موسے دعا کر کہ خداے بزرگ مجھے
کفافی دهد که از بیطاقتی بجان آمدم موسی دعا کرد و برفت
فراغت دیوے کہ بے طاقتی سے نہایت تنگ آیا ہون موسےٰ نے دعا کی اور چلے گئے
پس از چند روزی که باز آمد از مناجات مر او را دید گرفتار و
پیچھے چند روز کے جب آئے دعا مانگنے سے خاصکر اُسکے تئین دیکھا گرفتار اور
خلقی انبوه بروی گرد آمده گفت این چه حالتست گفتند خمر
ایک خلق کی بھیڑ اوپر اُسکے جمع آئی کہا یہ کیا حالت ہے لوگون نے کہا شراب
خورده و عربده کرده و کسی را کشته اکنون بقصاص فرموده اند قطعه
پی اور لڑائی کی اور کسی کے تئین مار ڈالا اب واسطے بدلے کے فرمایا ہے

گربهٔ مسکین اگر پر داشتی	تخم گنجشک از جهان برداشتی
بلی غریب جو پر رکھتی	نسل چڑیا کی جہان سے اٹھاتی
هیچ کس را گرد خود نگذاشتی	این دو شاخ گاو گر خر داشتی
کسی کو اپنے پاس نہ چھوڑتا	دو سینگ بیل کے یہ گدھا جو رکھتا

فرد
عاجز باشد که دست قوت یابد | برخیزد و دست عاجزان برتابد

عاجز ہووے وہ کہ ہاتھ قوت کا پاوے | اٹھے اور ہاتھ عاجزوں کا اینٹھے

ولو بسط الله الرزق لعباده لبغوا فی الارض شعر

اگر خدا زیادہ کر دیتا رزق اپنے بندوں کا تو گمراہ ہوتے زمین میں

ماذا اخاضک یا مغرور فی الخطر | حتی هلکت فلیت النمل لم یطر

کس چیز نے بیچ اندیشہ ہائل کے ڈالا تیرے تئیں اے مغرور | تاکہ ہلاک ہو تو پس کاش کے چیونٹی نہ اڑتی

نظم
سفله چو جاه آمد و سیم و زرش | سیلی خواهد بضرورت سرش

سفلے کو یہیں جب قدرت آئی اور چاندی اور سونا ملا | دھول چاہتا ہے ضرورت سر اس کا

آن نشنیدی که فلاطون چه گفت | مور همان به که نباشد پرش

وہ نہیں سنا تو نے کہ فلاطون نے کیا کہا | چیونٹی وہی بہتر کہ جسکے پر نہ ہوں

فرد
پدر را عسل بسیار است ولیکن پسر گرمی دار است

باپ کے پاس شہد بہت ہے مگر بیٹا گرم مزاج ہے

آن کس که توانگرت نمی گرداند | او مصلحت تو از تو بهتر داند

جو شخص کہ تجھے مالدار نہیں کرتا ہے | وہ مصلحت تیری تجھ سے بہتر جانتا ہے

حکایت
اعرابیے را دیدم در حلقه جوهریان بصره که حکایت می‌کرد

ایک بادیہ نشین کو دیکھا میں نے کہ محفل میں بصرے کے جوہریوں کے بیٹھا ذکر کرتا تھا

که وقتی در بیابان راه گم کرده بودم و از زاد معنی چیزی با من

کہ میں ایک وقت جنگل میں راہ بھول گیا تھا اور توشہ میرے پاس کچھ

نمانده دل بر هلاک نهاده که ناگاه کیسهٔ یافتم پر از مروارید هرگز آن

نہ رہا تھا آمادہ مرگ ہوا میں کہ یکایک ایک تھیلی پائی میں نے موتیوں سے بھری ہوئی ہرگز وہ

ذوق و شادی فراموش نکنم که پنداشتم گندم بریان است

مزا اور خوشی نہیں بھولتا ہوں میں کہ جانا میں نے کہ بھنے ہوئے گیہوں ہیں

باز آن تلخی و نومیدی که معلوم کردم که مروارید است قطعه
پھر وہ تلخی اور نومیدی کہ معلوم کی یہ دانے کہ موتی ہیں

در بیابان خشک و ریگ روان	تشنه را در دهان چه دُر چه صدف
خشک جنگل اور ریت میں	پیاسے کو منھ میں کیا موتی کیا سیپی
مرد بی توشه کاوفتاد ز پای	بر کمربند او چه زر چه خزف
شخص بے توشہ جب گر پڑا بھوک سے	پھر اسکے کمربند میں خواہ سونا ہو یا ٹھیکری کیسا

حکایت یکی از عرب در بیابانی از غایت تشنگی میگفت نظم
ایک عرب ایک جنگل میں نہایت پیاس سے کہہ رہا تھا

یا لیت قبل منیتی	یوما افوز بمنیتی
کاش میں قبل موت کے	ایک دن پہونچوں میں آرزو کو
نهر تلاطم رکبتی	و اظل املأ قربتی
ایک نہر ہو کہ تھپیڑے مارے میرے زانو کو	اور ہمیشہ بھرتا رہوں میں اپنی مشک کو

حکایت همچنان درویشی در قاع بسیط گم شده
اسیطرح ایک غریب مسافر ایک بڑے جنگل میں راہ بھول گیا
و قوت و قوتش نمانده درمی چند بر میان داشت بسیار بگردید ره بجائی
اور زاد راہ اور قوت اسمیں نہ رہی تھوڑے سے روپے اسکے پاس تھے بہت پھرا راستہ
نبرد پس به سختی هلاک شد طایفه برسیدند درمها
نہ ملا آخر کار مصیبت سے ہلاک ہو گیا کچھ لوگ وہاں پہونچے روپیوں کو
دیدند پیش رویش نهاده و بر خاک نبشته قطعه
دیکھا سامنے رکھے ہوئے اور زمین پر لکھا ہوا

گر همه زر جعفری دارد	مرد بی توشه بر نگیرد کام
اگر بالکل سونا خالص رکھتا ہے	مرد بے توشہ اس سے مراد کو نہیں پہنچیگا

در بیابان فقیر سوخته را	شلغم پخته به که نقرهٔ خام
جنگل میں فقیر مصیبت زدہ کو	شلغم پکا ہوا بہتر ہے خالص چاندی سے

حکایت ہرگز از دور زمان ننالیده ام وروی از گردش ایام
ہرگز گردش زمانے سے نہیں رویا ہوں اور منہ دور زمانے سے
درہم نکشیده مگر وقتیکه پایم برهنه بود و استطاعت پای پوش
نہیں پھیرا مگر اُس وقت کہ پاؤں میرے ننگے تھے اور مقدور جوتی پہننے
نداشتم بجامع کوفه درآمدم دلتنگ یکی را دیدم که پای نداشت
نہیں رکھتا تھا کوفے کی جمعہ مسجد میں آیا میں غمزدہ ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ پاؤں نہیں رکھتا تھا
سپاس نعمت حق بجای آوردم و بر بی کفشی صبر کردم قطعه
شکر خدا کی نعمت کا ادا کیا میں نے اور جوتی نہ ہونے پر صبر کیا

مرغ بریان بچشم مردم سیر	کمتر از برگ تره بر خوان ست
مرغ بھنا ہوا پیٹ بھرے کی نگاہ میں	کمتر ساگ پات سے دسترخوان پر ہے
وانکه را دستگاه و قدرت نیست	شلغم پخته مرغ بریان ست
اور جس شخص کو دسترس اور قدرت نہیں ہے	شلغم پکا ہوا اُسکے آگے مرغ بریان ہے

حکایت یکی از ملوک با تنی چند خاصان در شکارگاهی
بادشاہوں میں سے ایک شخص ساتھ کئی مصاحبوں کے ایک شکارگاہ میں
بزمستان از عمارت دور افتادند تا شب درآمد خانهٔ دهقانی
جاڑے کے موسم میں شہر سے دور نکل گیا تھا یہاں تک کہ رات ہوگئی ایک زمیندار کا گھر
را دیدند ملک گفت شب آنجا رویم تا زحمت سرما نباشد یکی از
دکھائی دیا بادشاہ نے کہا رات کو وہیں چلے جاویں کہ تکلیف جاڑے کی کم ہو جائے ایک نے
وزرا گفت لائق قدر بلند پادشاهان نباشد بخانهٔ دهقانی
وزیروں میں سے کہا لائق مرتبہ بلند بادشاہوں کے نہو گا ایک کسان

[...]کہ التجا کردن ہم اینجا خیمہ بزنیم و آتش افروزیم دہقان را خبر
[مص]نف کے گھر میں پناہ لینا اسی جگہ خیمہ کھڑا کریں اور آگ جلائیں کسان کو خبر
[...]شد ماحضرے کہ داشت ترتیب کرد و پیش آورد و زمین ببوسید
ہوئی جو کچھ کہ موجود تھا درست کیا اور آگے لایا اور زمین چومی
و گفت قدر بلند سلطان بدین قدر نازل نشدے ولیکن نخواستند
اور کہا مرتبہ بلند بادشاہ کا ساتھ اس اندازے کے اتر نہ آتا اور لیکن مشیروں نے نہ چاہا
کہ قدر دہقان بلند شود سلطان را سخن گفتن او مطبوع
کہ مرتبہ گانوں والوں کا بلند ہو بادشاہ کے تئیں بات کہنا اسکا پسند کیا
[شب]انگہ بمنزل او نقل کردند بامدادش خلعت و نعمت فرمود
رات کے وقت بیچ گھر اسکے کے کوچ کیا صبح کو اسکو خلعت اور نعمت دیا
[شنید]مش کہ قدمے چند در رکاب سلطان بود و میگفت قطعہ
سنا میں نے اسکو کہ قدم کتنے ایک بیچ سواری بادشاہ کے تھا اور کہتا تھا

ز قدر و شوکت سلطان نگشت چیزے کم	از التفات بمہمانسراے دہقانے
بادشاہ کی شوکت اور مرتبے سے کچھ نہ گھٹا	ایک کسان کے مہمان خانے پر توجہ کرنے سے
کلاہ گوشہ دہقان بآفتاب رسید	کہ سایہ بر سرش انداخت چو تو سلطانے
کسان کی ٹوپی آفتاب پر پہونچی	کہ اسپر سایہ ڈالا تجھ ایسے بادشاہ نے

حکایت گدائے ہول را حکایت کنند کہ نعمتے وافر اندوختہ بود
ایک ڈراؤنے گداگر کے تئیں نقل کرتے ہیں کہ بہت سا مال جمع کیا تھا
یکے از پادشاہان گفتش ہمی نمایند کہ مال بیکران داری و مارا
ایک نے بادشاہوں سے کہا اسکو کہ لوگ ظاہر کرتے ہیں کہ مال بہت رکھتا ہے تو اور ہمارے تئیں
مہمیست اگر ببرخے ازان دستگیری کنی چون ارتفاع رسد
ایک کام سخت ہے اگر ساتھ تھوڑے کے اس مال سے مدد کرے تو بر فائدہ پہونچے گا

وفا کرده شود و شکر گفته آید گفت ای خداوند روی زمین
اور وفا کیا جائیگا اور شکر کہا جائیگا کہا اے صاحب روے زمین

لائق قدر بزرگوار پادشاه نباشد دست بمال چون من گدا
لائق مرتبہ بزرگ بادشاہ کے نہووے ہاتھ بیچ مال مجھ ایسے گداکے

آلوده کردن که جو جو بگدائی فراہم آورده ام گفت غم
آلوده کرنا کہ ذرّه ذرّه ساتھ بھیک مانگنے کے جمع کیا ہے میںنے کہا غم

نیست که بکافر میدهم که الخبیثات للخبیثین شعر
نہیں ہے کہ کافر کو دیتا ہوں کیونکہ چیزین بُری واسطے بُرون کے لائق ہین

گر آب چاه نصرانی نه پاک ست جو پانی کنوئین نصرانی کا نہین پاک ہے	جهود مرده می شوئی چه باک ست یہود مرے ہوئے کو دھوتا ہے تو کیا ڈر ہے

شعر قالوا عجین الکلس لیس بطاهر
لوگون نے کہا کہ چونے کا خمیر پاک نہیں ہے

قلنا نسد به شقوق المبرز
ہم نے کہا ہم اُس سے بند کرینگے درازین پاخانے کی

شنیدم که سر از فرمان ملک باز زد و حجت آوردن گرفت
سنا میں نے کہ بادشاہ کے حکم سے سرتابی کی اور حجت لانے لگا

و شوخ چشمی کردن ملک بفرمود تا مضمون خطاب را
اور بےحیائی کرنے بادشاہ نے فرمایا تو مضمون خطاب کے تئین

از وے بزجر و توبیخ مخلص کردند مثنوی
اُس سے ساتھ جھڑکی اور زبردستی سے چھڑا لیا کرین

بلطافت چو بر نیاید کار نرمی سے جب نہ نکلے کام	سر بہ بی حرمتی کشد ناچار نوبت بےحرمتی کی پونہچتی ہے ناچار

گر نہ بخشد بر وے کسے شاید	هر کہ بر خویشتن نبخشاید
اگر اُسپر کوئی رحم نہ کرے سزاوار ہے	جو شخص کہ اپنے اوپر ترحم نہ کرے

حکایت بازرگانے را دیدم کہ صد و پنجاہ شتر بار داشت
ایک سوداگر کو دیکھا مینے ڈیڑھ سَو اونٹ باربرداری کے رکھتا تھا
وچہل بندہٗ و خدمتگار شبے در جزیرۂ کیش مرا بحجرۂ خویش برد
اور چالیس غلام اور خدمت کرنیوالے ایک رات جزیرۂ کیش مین مجھے اپنے حجرے مین لے گیا
ہمہ شب نیارمید از سخنہاے پریشان گفتن کہ فلان انبارم
تمام رات نہ آرام کیا واہی باتین بکنے سے کہ فلانا بوجھہ میرا
بترکستان ست و فلان بضاعت بہندوستان و این قبالہ
ترکستان مین ہے اور فلانا مال میرا ہندوستان مین اور یہ کاغذ
فلان زمین ست و فلان چیز را فلان کس ضمین ست و گاہ گفتے
فلانی زمین کا ہے اور فلانی چیز کا فلانا آدمی ضامن ہے اور کبھی کہتا
کہ خاطر اسکندریہ دارم کہ ہواے خوش ست باز گفتے نہ کہ دریاے
کہ اسکندریہ کا ارادہ رکھتا ہون مین کہ ہوا اچھی ہے پھر کہتا نہین کہ دریا
مغرب مشوش ست سعدیا سفرے دیگر در پیش ست اگر آن
پچھان کا تشویش دینے والا ہے اے سعدی ایک سفر اور در پیش ہے اگر وہ بھی
کردہ شود بقیت عمر خویش بگوشۂ بنشینم و قناعت کنم گفتم آن
کر لیا جاے باقی عمر اپنی ایک گوشے مین بیٹھ کے کاٹون اور قناعت کرون کہا مینے وہ
کدام سفرست گفت گوگرد پارسی خواہم بردن بچین کہ شنیدم
کون سفر ہے کہا فارس کی گندھک چین مین لیجایا چاہتا ہون کہ مینے سنا ہے
کہ قیمتے عظیم دارد و کاسۂ چینی بروم آرم و دیباے رومی
کہ وہان گران قیمت ہے اور چین کے پیالے روم مین لیجاؤن اور روم کا دیبا

هند و پولاد هندی بحلب و آبگینهٔ حلبی بیمن و برد یمانی بپارس

ہند میں اور ہند کا فولاد حلب میں اور حلب کا شیشہ یمن میں اور برد یمانی پارس میں

وزان پس ترک سفر کنم و بدکانے بنشینم انصاف ازین ماخولیا

بعد اسکے ترک سفر کرونگا اور ایک دکان پر میں بیٹھ رہونگا اسقدر اس قسم کی دیوانگی

چندان فرو گفت که بیش طاقت گفتنش نماند گفت اے سعدی

باتیں کہیں کہ آگے اسکو کہنے کی طاقت نہ رہی کہا اے سعدی

تو هم سخنے بگوے از آنها که دیده و شنیده گفتم قطعه

تو بھی کوئی بات کہہ ان میں سے کہ جو کچھ دیکھا ہے یا سنا ہے تونے کہا میں نے

آن شنیدستی که در صحرای غور	بارسالارے بیفتاد از ستور
کیا سنا ہے تونے کہ بیچ جنگل غور کے	اسباب ایک سردار کا گر پڑا گدھے سے
گفت چشم تنگ دنیادار را	یا قناعت پر کند یا خاک گور
کہا چشم طمع کو دنیادار کی	یا صبر بھرے یا مٹی قبر کی

حکایت مالدارے را شنیدم که به بخل اندر چنان معروف بود

ایک مالدار کو سنا میں نے کہ بخل میں ایسا مشہور تھا

که حاتم طائی در کرم ظاهر حالش بنعمت دنیا آراسته و خست نفس

جیسا کہ حاتم طائی سخاوت میں ظاہر حال اسکا نعمت دنیا سے آراستہ اور بخیلی ذاتی

جبلی همچنان در وی متمکن تا بجائے رسید که نانے از دست بجانے ندادی

اسکی ذات میں ایسا قرار پایا ہوا کہ ایک روٹی ایک جان کے بدلے ہاتھ سے نہیں دیتا تھا

و گربهٔ ابوهریره را بلقمهٔ ننواختے و سگ اصحاب کهف را استخوانے نینداختی

اور ابوہریرہ کی بلی کو ایک لقمے سے سرفراز نہ کرتا اور اصحاب کہف کے کتے کو ایک ہڈی حوالے نہ کرتا

فی الجمله خانهٔ او را کس ندیدے در گشاده و سفرهٔ او را سر بسته

مختصر کلام کوئی نہ دیکھتا اسکے گھر کا دروازہ کھلا ہوا اور اسکے دسترخوان کو پھیلا ہوا

درویش بجز بوی طعامش نشنیدی
فقیر سوائے اُسکے کھانے کی بو کے نہ سونگھتا تھا

مرغ از پس نان خوردن او ریزه نچیدی
چڑیا بعد اُسکے کھانا کھالینے کے ٹکڑے نہ چنتی

شنیدم که بدریای مغرب اندر راه مصر پیش گرفته بود
سنا میں نے کہ دریائے مغرب کی راہ سے مصر کو چلا
و خیال فرعونی در سر حتی اذا ادرکه الغرق
اور خیال فرعونی سر میں رکھتا تھا یہانتک کہ پہونچا اُسے غرق
بادی مخالف کشتی برآمد چنانکه گویند فرد
ایک ہوا ناموافق کشتی میں آئی جیسا کہ کہتے ہیں

باطبع ملولت چه کند دل که نسازد
ساتھ طبع رنجیدہ تیری کے کیا کرے کہ موافق نہو

شرطه همه وقتی نبود لایق کشتی
کہ ہوا موافق ہر وقت نہیں ہوتی لائق کشتی کے

دست دعا برآورد و فریاد بیفایده خواندن گرفت فاذا
ہاتھ دعا میں اُٹھایا اور بیفائدہ چِلّانا شروع کیا پس جب
رکبوا فی الفلک دعوا الله مخلصین له الدین شعر
سوار ہوتے ہیں کشتی پر یاد کرتے ہیں خدا کو درحالیکہ خالص کرنے والے ہیں اُس سے عقیدے کو

دست تضرع چه سود بندهٔ محتاج را
ہاتھ الحاح اور زاری کا کیا فائدہ کرتا ہے بندہ محتاج کو

وقت دعا بر خدا وقت کرم در بغل
وقت دعا کے طرف خدا کے اور وقت بخشش کے بغل میں

قطعه از زر و سیم راحتی برسان
سونے اور چاندی سے آرام پہونچا

خویشتن هم تمتعی برگیر
اور آپ بھی فائدہ حاصل کر

وانگه این خانه کز تو خواهد ماند
اگر جانے کہ یہ گھر تیرے ہی ملک میں رہیگا

خشتی از سیم و خشتی از زر گیر
ایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ سونے کی بنالے

آورده اند که در مصر اقارب درویش داشت بعد از هلاک وی بقیت
نقل کرتے ہیں کہ مصر میں اقارب مفلس رکھتا تھا بعد اُسکے مرنے کے باقی

مال وی توانگر شدند و جامهای کهن بمرگ او بدریدند و خز
مال اُسکے سے دولتمند ہو گئے اور پُرانے کپڑے اُسکے مرنے سے پھاڑ ڈالے اور خز

و دمیاطی بعوض آن ببریدند همدران هفته یکی را دیدم از
دمیاطی عوض اُسکے قطع کیے اُسی ہفتے میں ایک شخص کو دیکھا میں نے

ایشان بر بادپائے سوار روان و غلام دو در پے دوان قطعه
اُنمیں سے ایک گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا اور دو غلام پیچھے دوڑتے جاتے تھے

وه که گر مُرده باز گردیدے
کیا اچھا ہوتا کہ اگر مُردہ پھر آتا

بسرائے قبیله و پیوند
گھر میں عزیز و اقربا کے

ردِ میراث سخت تر بودے
میراث کا پھیرنا زیادہ سخت ہوتا

وارثان را ز مرگِ خویشاوند
وارثوں کو مرگ عزیز سے

بسابقهٔ معرفتے که درمیان ما بود آستینش گرفتم و گفتم بیت
اگلی جان پہچان سے کہ ہم سے اور اُس سے تھی اُسکی آستین پکڑی میں نے اور کہا میں نے

بخور اے نیک سیرت سره مرد
کھا اے نیک خصلت بے عیب آدمی

کان فسرومایه گرد کرد و نخورد
کہ اُس بدبخت نے جمع کیا اور نہ کھایا

حکایت صیادِ ضعیف را ماهی قوی بدام افتاد طاقت حفظ
ایک شکاری ضعیف کے تئیں ایک مچھلی زور آور بیچ جال کے پڑی طاقت نگاہ رکھنے

آن نداشت ماهی برو غالب آمد و دام از دستش در ربود قطعه
اُسکے کی نہ رکھتا تھا مچھلی اوپر اُسکے غالب آئی اور جال اُسکے ہاتھ سے لے گئی

شد غلامے که آبِ جو آرد
گیا ایک غلام کہ نہر کا پانی لاوے

آبِ جو آمد و غلام ببرد
پانی نہر کا آیا اور غلام ہی کو لے گیا

دام هر بار ماهی آوردے
جال ہر مرتبہ مچھلی لاتا تھا

ماهی این بار رفت و دام ببرد
مچھلی اِس مرتبہ گئی اور جال ہی لے گئی

بیت صیاد نه هر بار شکاری ببرد شکاری نہ ہر مرتبہ شکار لے جاوے	یکروز بہ بینی کہ پلنگش بخورد شاید کہ ایک دن چیتا اسکو کھا جاوے

دیگر صیادان دریغ خوردند و ملامتش کردند که چنین صیدی

اور شکاری متاسف ہوئے اور اسکو ملامت کرنے لگے کہ ایسا شکار

در دامت افتاد و نتوانستی نگاه داشتن گفت ای برادران

تیرے جال میں پڑا اور تو تھام نہ سکا کہا اے بھائیو

چه توان کرد مرا روزی نبود و او را همچنین روزی مانده

کیا کیا چاہیے میرا رزق نہ تھا اور اسکے تئیں بھی ابھی روزی رہی

حکمت صیاد بی روزی در دجله نگیرد و ماهی بی اجل در خشکی نمیرد

عاقلوں نے کہا ہے شکاری بے مقسوم دریا میں مچھلی نہیں پکڑتا اور مچھلی بے موت خشکی میں نہیں مرتی

حکایت دست و پا بریده هزارپائی را بکشت صاحبدلی

ایک شخص ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے نے ایک کنکھجورے کو مار ڈالا ایک صاحب باطن

بر او بگذشت و گفت سبحان الله با هزار پای که داشت

وہاں وارد ہوا اور بولا پاک ہے اللہ باوجود اس ہزار پاؤں کے کہ رکھتا تھا

چون اجلش فرا آمد از بی دست و پائی گریختن نتوانست **مثنوی**

جب موت اسکی آپہونچی ایک بے دست و پا سے بھاگ نہ سکا

چو آید ز پی دشمن جانستان جب آوے پیچھے سے دشمن جان کا لینے والا	ببندد اجل پای مرد دوان باندھ دیتی ہے موت پاؤں شخص دوڑنے والے کا
در آندم که دشمن پیاپی رسید جب دشمن آہی پہونچا	کمان کیانی نباید کشید کمان کیانی نہ چاہیے کھینچنا

حکایت ابلهی را دیدم سمین خلعتی ثمین در بر و مرکبی تازی در زیر و قصبی مصری بر سر

ایک احمق کو دیکھا میں نے موٹا اور ایک خلعت قیمتی بیچ بدن کے اور گھوڑا تازی نیچے اور ایک پگڑی مصری کی سر پر

یکی گفت سعدی چگونہ همی بینی این دیبای معلم برین حیوان لایعلم گفتم شعر

کسی نے کہا اے سعدی کیونکر دیکھتا ہے تو یہ کپڑا بوٹے دار اوپر اس حیوان جاہل کے کہا میں نے

قد شابہ بالوری حمار تحقیق کہ مانند ہے ساتھ آدمی کے گدھا	عجلاً جسداً لہ خوار گائے کا بچہ ہے اور جسم ہے بغیر روح واسطے اسکے ہے آواز

گفتہ اند یک طلعت زیبا بہ از ہزار خلعت دیبا قطعہ

کہا ہے ایک شکل اچھی بہتر ہزار خلعت دیبا سے

شریف اگر متضعف شود خیال مبند بزرگ اگر ناتوان ہووے خیال مت باندھ	کہ پایگاہ بلندش ضعیف خواہد شد کہ رتبہ بلند اسکا ضعیف ہووے گا
ور آستانہ سیمین بمیخ زر بزنند اور جو چوکھٹ چاندی کی سونے کی میخوں سے مارے	گمان مبر کہ یہودی شریف خواہد شد گمان مت کیجیو کہ یہودی شریف ہوگا
قطعہ بآدمی نتوان گفت ماند این حیوان ساتھ آدمی کے نہ کہا چاہیے کہ مشابہت رکھتا ہے یہ حیوان	مگر دراعہ و دستار و نقش بیرونش مگر پیراہن اور پگڑی اور نقش اسکے اوپر کے
بگرد در ہمہ اسباب ملک و ہستی او پھر تو سب اسباب ملک اور ہستی اسکی میں	کہ ہیچ چیز نبینی حلال جز خونش کہ کوئی چیز نہ پاویگا تو حلال اسکے خون کے

حکایت دزدی گدائی را گفت شرم نمیداری از برای جوی سیم دست پیش ہر لئیم دراز کردن گفت بیت

ایک چور نے ایک فقیر سے کہا شرم نہیں رکھتا ہے تو واسطے ایک جو چاندی کے ہاتھ آگے ہر کنجوس کے دراز کرنا فقیر نے کہا

دست دراز از پی یک حبہ سیم ہاتھ بڑھا ہوا واسطے ایک رتی چاندی کے	بہ کہ ببرند بدانگی و نیم بہتر ہے کہ کاٹیں واسطے ایک دانگ کے و ڈیڑھ کے

حکایت مشت زنی را حکایت کنند کہ از دہر مخالف

ایک پہلوان کی نقل کرتے ہیں کہ زمانہ مخالف سے

بطغیان آمده بود و از حلقِ فراخ و دستِ تنگ بجان رسیده
دریا میں آیا تھا اور حلقِ فراخ اور مفلسی سے عاجز ہو
شکایت پیشِ پدر برد و اجازت خواست که عزمِ سفر دارم
شکوہ باپ کے حضور میں لیگیا اور اجازت مانگی کہ قصد سفر کا رکھتا ہوں
مگر بقوتِ بازو دامنِ کامے فراچنگ آرم که بزرگان گفته اند بیت
شاید قوت بازو کی دامن مقصد کا ہاتھ میں لاؤں میں کہ بزرگوں نے کہا ہے

فضل و هنر ضائع ست تا ننمایند	عود بر آتش نهند و مشک بسایند
فضیلت اور ہنر بیکار ہے جب تک اسے نہ دکھلائیں	اگر کو آگ پر رکھیں مشک کو گھسیں

پدر گفت ای پسر خیالِ محال از سر بدر کن و پای قناعت در دامنِ سلامت
باپ نے کہا بیٹا خیال مشکل سر سے نکال ڈال اور پاؤں صبر کا سلامتی کے دامن میں
کش که خردمندان گفته اند دولت نه بکوشیدنست چاره کم جوشیدنست شعر
کھینچ کہ عقلمند کہہ گئے ہیں دولت کا ملنا کوشش سے نہیں ہے علاج اسکا کم تلاش کرنا ہے

کس نتواند گرفت دامنِ دولت بزور	کوشش بیفایده است وسمه بر ابروی کور
کوئی نہیں پکڑ سکتا ہے دولت کا دامن زور سے	کوشش بیفائدہ ہے وسمہ لگانا اندھے کے ابرو پر
اگر بهر سرِ مویت هنر دو صد باشد	هنر بکار نیاید چو بخت بد باشد بیت
اگر تیرے ہر سر بال میں ہنر دو سو ہوں	ہنر کام نہیں آتا اگر نصیب برے ہوں
چه کند زورمندِ وارون بخت	بازوی بخت به که بازوی سخت
کیا کرے پہلوان بد نصیب	بازوئے بخت کا بہتر ہے بازوئے سخت سے

پسر گفت ای پدر فوایدِ سفر بسیارست از نزهتِ خاطر و جرِّ منافع و
بیٹے نے کہا اے باپ فائدے سفر کے بہت ہیں تازگی خاطر کی اور کھینچنا فائدوں کا اور
دیدنِ عجائب و شنیدنِ غرائب و تفرجِ بلدان و مجاورتِ خلّان
دیکھنا عجائبات کا اور سننا نادر باتوں کا اور سیر شہروں کی اور ملاقات دوستوں کی

و تحصیل جاه و ادب و مزید مال و مکتسب و معرفت یاران و تجربت
اور حاصل کرنا مرتبے اور ادب کا اور زیادتی مال اور کمائی اور شناسائی یاروں کی اور امتحان
روزگار چنانکه سالکان طریقت گفته اند رباعی
زمانے کا جیسا کہ چلنے والوں راہ طریقت نے کہا ہے

تا بدکان و خانه در گروی
جب تک گھر کی کوٹھری میں بند ہے تو
هرگز ای خام آدمی نشوی
ہرگز اے بے تجربہ آدمی نہ بنے گا تو
برو اندر جهان تفرج کن
جا عالم کی سیر کر
پیش ازان روز کز جهان بروی
اس سے پہلے کہ جہان سے جاوے تو

پدر گفت ای پسر منافع سفر چنین که تو گفتی بیشمارست ولیکن
باپ نے کہا اے بیٹے منافع سفر کے جیسا کہ کہا تو نے بے حد ہیں ولیکن
مسلم پنج طائفه راست نخستین بازرگانی را که با وجود نعمت
پانچ گروہ کو سفر لائق ہے پہلے سوداگر کو کہ با وجود دولت
و مکنت غلامان و کنیزکان دارد و شاگردان چابک هر روز
اور حشمت کے غلاموں اور لونڈیوں کو رکھتا ہے اور شاگردوں چالاک کو ہر روز
بشهری و هر شب بمقامی و هر دم بتفرجگاهی از نعیم دنیا متمتع قطعه
ایک شہر میں اور ہر رات ایک مقام میں اور ہر دم ایک تماشا گاہ میں نعمتہاے دنیا سے بہرہ یاب ہوتا ہے

منعم بکوه و دشت و بیابان غریب نیست
مالدار پہاڑ پر اور جنگل میں مسافر نہیں ہے
هر جا که رفت خیمه زد و خوابگاه ساخت
جہان گیا خیمہ کھڑا کیا اور خوابگاہ بنائی
وان را که بر مراد جهان نیست دسترس
اور اس شخص کو کہ جہان کی نعمت پر مقدور نہیں ہے
در زاد بوم خویش غریبست و ناشناخت
اپنے وطن اصلی میں بھی مسافر ہے اور نا معلوم

دوم عالمی که بمنطق شیرین و قوت فصاحت و مایه بلاغت
دوسرے عالم کہ کلام شیرین اور قوت فصاحت اور مایہ بلاغت سے

هر جا که رود بخدمت او اقدام نمایند و اکرام کنند **قطعه**

جہان کہین جاوے اُسکی خدمت کرین اور جس جگہ اپنچے تعظیم کرین

وجود مردم دانا مثال زرِ طلاست
ذات شخص عاقل کی مثل سونے خالص کے ہے

بہر کجا که رود قدر و قیمتش دانند
جہان کہین کہ جاوے قدر اور قیمت اُسکی جانین

بزرگ زادهٔ نادان بشهروا ماند
بزرگ زادہ احمق مثل کہوٹے روپے کے ہے

که در دیار غریبش بهیچ نستانند
کہ غیر شہر مین اُسے کچہ نہین جانتے ہین

سوم خوبروئی که درون صاحبدلان بمخالطت او میل کند که بزرگان
تیسرا خوبصورت کہ دل صاحب طبیعتون کا اُس سے اختلاط کی خواہش کرے کہ بزرگون نے

گفته اند اندکی جمال به از بسیاری مال و گویند روی زیبا مرهم دلهای خسته است
کہا ہے تہوڑی سی خوبصورتی بہتر ہے بہت مال سے اور کہتے ہین مُنہ اچھا مرہم زخمی دلون کا ہے

و کلید درهای بسته لاجرم صحبت او همه جا غنیمت شناسند **قطعه**
اور کنجی بند دروازون کی ہے لاچار صحبت اُسکی سب جگہ غنیمت جانتے ہین

شاهد آنجا که رود حرمت و عزت بیند
معشوق جہان جاتا ہے حرمت اور عزت پاتا ہے

ور برانند بقهرش پدر و مادر خویش
اگرچہ نکال دین اُسکو غصے سے اُسکے مان باپ

پر طاوس در اوراق مصاحف دیدم
پر طاؤس کا بیچ ورقون قرآن کے دیکہا مین نے

گفتم این منزلت از قدر تو می بینم بیش
کہا مین نے یہ مرتبہ تیرے مرتبے سے زیادہ دیکہتا ہون مین

گفت خاموش که هر کس که جمالی دارد
بولا چپ رہ کہ جو شخص کہ کچہ خوبصورتی رکہتا ہے

هر کجا پای نهد دست ندارندش پیش
جس جگہ پانون رکہتا ہے ہاتہ رکہدیتے ہین اُسکے آگے

قطعه چون در پسر موافقت و دلبری بود
اگر لڑکے مین نرمی اور معشوقی ہووے

اندیشه نیست گر پدر از وی بری بود
اندیشہ نہین ہے اگر باپ اُس سے ناراض ہو

او جوهرست گو صدف اندر میان مباش
وہ موتی ہے کہدے کہ صدف کے درمیان نہ رہے

دُرِّ یتیم را همه کس مشتری بود
دُرِّ یکتا کے سب آدمی خریدار ہوتے ہین

چهارم خوش آوازی که بحنجرهٔ داؤدی آب از جریان و مرغ از طیران
چوتھا خوش گلو کہ داؤدی گلے کی بدولت پانی کو بہنے سے اور چڑیا کو اڑنے سے
بازدارد پس بوسیلت آن فضیلت دل مشتاقان صید کند و
باز رکھتا ہے پس بوسیلہ اُس فضیلت کے دل مشتاقوں کا شکار کرتا ہے اور
ارباب معنی بمنادمت او رغبت نمایند و بانواع خدمت کنند شعر
صاحبان تمیز اسکی ہم صحبتی کی خواہش کرتے ہیں اور ساتھ طرح طرح کے خدمت کرتے ہیں

سمعی الی حسن الاغانی کان میرا طرف خوبی سرودوں کے ہے	من ذا الذی جس المثانی کون ہے کہ بجاوے ساز اور تار کو
قطعه چه خوش باشد آهنگ نرم و حزین کیا خوب ہوتی ہے آواز نرم اور دردناک	بگوش حریفان مست صبوح کان میں حریفان مست شراب صبح گاہی کے
به از روی زیباست آواز خوش بہتر روی خوب سے ہے آواز اچھی	که آن حظ نفس است و این قوت روح کہ وہ حظ نفس کا ہے اور یہ طاقت روح کی

پنجم پیشه وری که بسعی بازو کفافی حاصل کند تا آبرو
پانچواں صاحب پیشہ کہ کوشش بازو سے روزی حاصل کرتا ہے اس واسطے کہ آبرو
از بهر لقمه ریخته نگردد چنانکه بزرگان گفته اند قطعه
واسطے روٹی کے زائل نہووے جیسا کہ بزرگوں نے کہا ہے

گر بغریبی رود از شهر خویش اگر مسافرت میں جاوے اپنے شہر سے	سختی و محنت نکشد پینه دوز سختی اور محنت نہیں اٹھاتا ہے پینہ دوز
ور بخرابی فتد از ملک خویش اور اگر ویرانے میں جا پڑے اپنے ملک سے	گرسنه خفتد ملک نیمروز بھوکا سوتے بادشاہ نیمروز کا

چنین صفتها که بیان کردم ای پسر در سفر موجب جمعیت خاطر است
یہ صفتیں کہ بیان کیں میں نے اے لڑکے سفر میں موجب دلجمعی کی ہیں

و داعیهٔ طیبِ عیش و آنکه ازین جمله بی بهره است بخیالِ باطل در
اور باعث حسن گذران کا اور وہ شخص کہ ان سب باتون سے بے نصیب ہے خیالِ بے سروپا سے

جهان برود و دیگر کسش نام و نشان نشنود **قطعه**
جہان مین جاتا ہے اور پھر کوئی اسکا نام نہین لیتا اور نہین سنتا ہے

هر آنکه گردش گیتی بکین او برخاست
جس شخص کو گردش زمانہ نے اُس سے دشمنی کی

بغیر مصلحتش رهبری کند ایام
طرف بری بات کے راہ دکھاتا ہے اُسے زمانہ

کبوترے که دگر آشیان نخواهد دید
اُس کبوتر کو کہ پھر آشیانہ نہ دیکھے گا

قضا همی بردش تا بسوی دانه و دام
قضا لیجاتی ہے اُسکو دانہ اور جال کی طرف

پسر گفت ای پدر قولِ حکما را چگونه مخالفت کنم که گفته اند
بیٹے نے کہا اے باپ عاقلون کے قول کی کیونکر مخالفت کرون کہ کہہ گئے ہین

رزق اگرچه مقسوم است باسبابِ حصولِ آن تعلق شرط است و بلا اگرچه
روزی اگرچہ مقسوم مین ہے لیکن اُسکے حاصل کرنے مین دوا دوش شرط ہے اور بلا اگرچہ

مقدر است از ابوابِ دخولِ آن حذر کردن واجب **قطعه**
تقدیری ہے پر اُسکے دروازے مین داخل ہونے سے پرہیز کرنا واجب ہے

رزق هر چند بیگمان برسد
روزی ہر چند کہ بیشک پہنچتی ہے

شرطِ عقل است جستن از درها
شرط عقل کی ہے ڈھونڈھنا دروازون سے

ور چه کس بی اجل نخواهد مرد
اگرچہ کوئی بے موت نہ مرے گا

تو مرو در دهانِ اژدرها
تو مت جا منہ مین اژدہے کے

درین صورت که منم با پیلِ دمان بزنم و با شیرِ ژیان پنجه درفگنم پس مصلحت آنست
اس صورت مین کہ مین ہون مست ہاتھی پر حملہ کرون اور شیر غصہ در سے پنجہ ڈالون مین پس مصلحت یہ ہے

ای پدر که سفر کنم کزین بیش طاقتِ بینوائی ندارم **قطعه**
اے باپ کہ سفر کرون مین کیونکہ اس سے زیادہ تاب مفلسی کی نہین رکھتا ہون

چون مرد در فتاد ز جای و مقام خویش	دیگر چه غم خورد همه آفاق جای اوست
جبکہ آدمی جاتا رہا اپنے مقام اور جگہ سے	پھر کیا غم ہے اسے کیونکہ تمام دنیا اسکی جگہ ہے
شب هر توانگری بسرایی همی رود	درویش هر کجا که شب آمد سرای اوست
ہر رات کو ہر دولتمند ایک حویلی میں جاتا ہے	فقیر کو جہان رات ہو گئی وہی مکان اسکا ہے

این بگفت و پدر را وداع کرد و همت خواست و روان شد و با خویشتن همی گفت شعر

یہ کہا اور باپ کو رخصت کیا اور دعا چاہی اور روانہ ہوا اور اپنے دل میں کہتا تھا

هنرور چو بختش نباشد بکام	بجایی رود کش ندانند نام
جس صاحب ہنر کے نصیب نہوں موافق	وہاں جائے کہ جہاں اسکا کوئی نام نہ جانے

همچنین تا برسید بر کنار آبی که سنگ از صلابت او بر سنگ

یہاں تک کہ پہونچا کنارے ایک دریا کے کہ پتھر اسکی شدت سے پتھر پر

همی آمد و خروشش بفرسنگ می رفت بیت

پڑتا تھا اور شور اسکا بارہ ہزار قدم تک جاتا تھا

سهمگین آبی که مرغابی درو ایمن نبودی	کمترین موج آسیا سنگ از کنارش در ربودی
دہشت ناک پانی کہ مرغابی پانی کی اسمیں نڈر نہ تھی	ذرا سی لہر پاٹ چکی کا کنارے سے بہا لیجاتی تھی

گروهی مردمان را دید هر یک بقراضه در معبر نشسته و رخت سفر بسته

تھوڑے سے آدمیوں کو دیکھا کہ ہر ایک عوض ریزہ چاندی سونے کے کشتی میں بیٹھے ہوئے اور اسباب سفر کا باندھے ہوئے

جوان را دست عطا بسته بود زبان ثنا برگشود چندانکه زاری کرد یاری

جوان کا ہاتھ بخشش کا بند تھا زبان تعریف کی کھولی کتنا ہی رویا لوگوں نے مدد

نکردند ملاح بی مروت از او بخنده برگردید و گفت شعر

نہ کی ملاح بے مروت اس سے ہنس کر روگردان ہوا اور بولا

بی زر نتوانی که کنی بر کس زور	ور زر داری بزور محتاج نه
بے روپے کی تو نہیں کر سکتا ہے کسی پر زور	اور اگر روپیہ رکھتا ہے تو زور کا حاجتمند نہیں ہے

زر نداری نتوان رفت بزور از دریا	زور دہ مرد چہ باشد زر یک مرد بیار
زر یہ نہیں رکھتا ہے تو نہیں جا سکتا ہے تو بزور دریا سے	زور دس آدمی کا کیا چیز ہے روپیہ ایک مرد کا لا

جوان را دل از طعنۂ ملاح بہم برآمد خواست کہ ازو انتقامی کشد کشتی

جوان کا دل ملاح کے طعنے سے غصے میں آ گیا چاہا کہ اس سے بدلہ لے کشتی

رفتہ بود آواز داد گفت کہ اگر بدین جامہ کہ پوشیدہ ام قناعت

جا چکی تھی پکار کر کہا کہ اگر ان کپڑوں پر جو میں پہنے ہوئے ہوں اکتفا

کنی دریغ نیست ملاح طمع کرد و کشتی باز گردانید بیت

کرے تو دریغ نہیں ہے ملاح نے طمع کی اور کشتی پھیر لایا

بدوزد شرہ دیدۂ ہوشمند	در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند
بند کر دیتی ہے حرص آنکھ عقلمند کی	لاتی ہے طمع چڑیا اور مچھلی کو جال میں

چندانکہ دست جوان بریش و گریبانش رسید بخود در کشید

جس وقت کہ جوان کا ہاتھ ملاح کی داڑھی اور گریبان تک پہنچا اُسے اپنی طرف کھینچا

و بے محابا فرو کوفت یارش از کشتی بدر آمد کہ پشتی کند ہمچنین

اور بے تحاشا مارا ملاح کا یار کشتی سے نکلا کہ مدد کرے ویسی ہی

درشتی دید پشت بگردانید مصلحت آن دیدند کہ با او بمصالحت

سختی دیکھی بھاگ گیا مصلحت وہ دیکھی کہ ساتھ اسکے صلح

گرایند و باجرت کشتی مسامحت نمایند مثنوی

کریں اور کشتی کی اُجرت سے درگزر کریں

چو پرخاش بینی تحمل بیار	کہ سہلی ببندد در کارزار
جب لڑائی دیکھے تو برداشت کر	کہ نرمی بند کرتی ہے دروازہ لڑائی کا
بشیرین زبانی و لطف و خوشی	توانی کہ پیلی بموئی کشی
میٹھی زبان اور نرمی اور خوشی سے	ایک ہاتھی کو ایک بال سے کھینچ سکتا ہے تو

لطافت کن آنجا که بینی ستیز
نرمی کر تو جہان کسی مین دیکھے تو لڑائی

نبرّد قزِ نرم را تیغِ تیز
نہین کاٹتی ہے نرم ریشم کو تلوار تیز

بعذرِ ماضی بقدمش در افتادند و بوسهٔ چند بنفاق بر سر و چشمش دادند
واسطے عذر تقصیر گذشتہ کے اُسکے پاؤن پر گر پڑے اور کئی بوسے نفاق سے اُسکے سر اور آنکھ پر دیے
پس بکشتی درآوردند و روان شدند تا برسیدند بستونی که از
اور کشتی پر لے آئے اور رواہ ہوئے یہان تک کہ پہنچے نزدیک ایک ستون کے کہ
عمارتِ یونان در آب ایستاده بود ملاح گفت کشتی را خللی هست
یونان کی عمارت سے پانی مین کھڑا تھا ملاح نے کہا کشتی مین کچھ نقصان ہے
یکی از شما که زورآورتر است باید که برین ستون برود و خطامِ
ایک تم مین سے کہ بڑا پہلوان ہو اس ستون پر جائے اور رسی
کشتی بگیرد تا عمارت کنیم جوان بغرورِ دلاوری که در سر داشت از
کشتی کی پکڑے کہ مرمت کرین ہم جوان بسبب غرور پہلوانی کے کہ سر مین رکھتا تھا
خصمِ آزرده دل نیندیشید و قولِ حکما را کار نفرمود که گفته اند هر که را رنجی
دشمن آزردہ دل سے نہ ڈرا اور حکیمون کے کہنے پر عمل نہ کیا کہ کہتے ہین جس شخص کو
بدل رسانیدی اگر در عقبِ آن صد راحت برسانی از پاداشِ آن یک
دکھ پہنچایا تو نے اگر بعد اُسکے سو خوشی پہنچا دے تو لیکن اُس آزار کے بدلے سے
رنجش ایمن مباش که پیکان از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند بیت
بے خوف مت رہ کہ پیکان تیر کا زخم سے نکل آتا ہے پر دکھ دل مین رہجاتا ہے

چه خوش گفت بکتاش با خیلتاش
کیا خوب کہا بکتاش نے خیلتاش سے

چو دشمن خراشیدی ایمن مباش
جب دشمن کو ایذا دی تو نے بیخوف مت

قطعه
مشو ایمن که تنگدل گردی
مت رہ بیخوف کہ تنگدل ہوگا تو

چون ز دستت دلی بتنگ آید
جب تیرے ہاتھ سے کوئی دل عاجز آوے

سنگ بر بارهٔ حصار مزن	که بود کز حصار سنگ آید
پتھر قلعے کی دیوار پر مت پھینک	کہ ممکن ہے قلعے سے پتھر آوے

چند انکه مقود کشتی بساعد به پیچید و بر بالاے ستون رفت
یہان تک کہ رسّی کشتی کی بازو پر لپیٹی اور ستون پر چڑھ گیا
ملاح زمام از کفش در گسلانید و کشتی براند بیچاره متحیر بماند روزے
ملاح نے رسّی اوسکے ہاتھ سے توڑائی اور کشتی روان کی بیچارہ حیران رہا دو دن
دو بلا و محنت کشید و سختی دید سوم روز خوابش گریبان گرفت و
اذیت اور محنت کھینچی اور سختی دیکھی تیسرے روز خواب نے اوسکا گریبان پکڑا اور
در آب انداخت بعد از شبانروزی دگر بر کنار افتاد از حیاتش رمقے
پانی مین اوسے گرا دیا ایک دن اور رات کے بعد کنارے پر جا پڑا کچھ زندگی اوسکی
مانده بود برگ درختان خوردن گرفت و بیخ گیاهان بر آوردن
باقی تھی درختوں کے پتّے کھانے لگا اور جڑ گھانسون کی نکالنے
تا اندکے قوت یافت سر در بیابان نهاد و رفت
یہان تک کہ تھوڑی قوت پائی جنگل کو چلا اور چلا جاتا تھا
تا تشنه و بی طاقت شد و بر لب چاهے رسید قومے
یہان تک کہ پیاس سے بیتاب ہوا اور ایک کوئین پر پونھچا ایک قوم
را دید شربت آب به پشیزے همی آشامیدند جوان را
کو دیکھا تھوڑا سا پانی عوض ایک پیسے کے پیتے تھے جوان کے پاس
پشیزے نبود طلب کرد و بیچارگی نمود رحمت نیاوردند دست
کوئی پیسہ نہ تھا مانگا اور گڑگڑایا رحم نہ کیا ہاتھ
تعدی دراز کرد و تنے چند را فرو کوفت مردان غلبه کردند
تعدّی کیواسطے بڑھایا اور کئی آدمیون کو اسنے ٹھوکا لوگون نے غلبہ کیا

وبی محابا بزدندش مجروح شد **قطعه**
اور اُسکو بے تحاشا مارا زخمی ہو گیا

پشه چو پر شد بزند پیل را مچھر جب بہت ہو جاتے ہیں مار ڈالتے ہیں ہاتھی کو	با همه مردی و صلابت که هست باوجود اسقدر جوانمردی اور زور کے کہ ہے
مورچگان را چو بود اتفاق چیونٹیوں کو جب آپس میں ہوتی ہے موافقت	شیر ژیان را بدرند پوست غصہ ور شیر کی کھال نکال ڈالتی ہیں

بحکم ضرورت در پی کاروان افتاد و برفت تا بجایی رسید
احتیاج سے ایک قافلے کے ساتھ ہوا اور چلا رات کو پہنچے
بمقامی که از دزدان پرخطر بود کاروانیان را دیدم لرزه بر اندام افتاده
ایک مقام پر کہ چوروں سے خطرناک تھا قافلے والوں کو دیکھا کانپتے ہوئے
و دل بر هلاک نهاده گفت اندیشه مدارید که درین میان یکی
اور مرنے پر مستعد کہا کچھ خوف مت کرو کہ اس مجمع میں
منم که بتنها پنجاه مرد را جواب گویم و دیگر جوانان هم یاری کنند
میں ہوں کہ اکیلا پچاس آدمیوں کو جواب دوں اور دوسرے جوان بھی مدد کریں
این بگفت و مردم کاروان بلاف او قوی دل شدند
یہ کہا اور آدمی قافلے کے ساتھ کی شیخی سے اُسکی مضبوط دل ہوئے
و بصحبتش شادمانی کردند و بزاد و آبش دستگیری واجب
اور اُسکے ملنے سے خوشی کی اور کھانے پینے سے اُسکی مدد واجب
دانستند جوان را آتش معده بالا گرفته بود و عنان طاقت از دست
جانی جوان کو آگ معدے کی بھڑکی ہوئی تھی اور باگ طاقت کی ہاتھ سے
رفته لقمه چند از سر اشتها تناول کرد و دمی چند آب در پی
گئی ہوئی کئی لقمے بھوک سے کھائے اور کئی گھونٹ پانی اُسکے بعد

ان آشنا میدتا دیو درویش بیارمید و بخفت پیرمردے جهان دیده

تو دیو بیٹھ اُسکے نے آرام کیا اور سو رہا ایک پیر مرد جہاندیدہ نے کہا

دران کاروان بود گفت اے جماعت من ازین بدرقهٔ شما

اُس قافلے کے تھا کہا اے گروہ مین اس رفیق تمھارے سے

اندیشناکم بیش ازانکه از دزدان چنانکه حکایت کنند غریبے را

خوف رکھتا ہون اُس سے زیادہ کہ چورون سے جیسا کہ نقل کرتے ہین کہ ایک غریب کے پاس

درمے چند گرد آمده بود و شب از تشویش لوریان در خانه

تھوڑے سے روپے جمع ہوئے تھے اور رات چورون کے ڈر سے اکیلے گھر مین آ سے

نمی خفت یکے را از دوستان بر خود خواند تا وحشت تنهائی

نیند نہ آتی تھی یہان تک کہ دوستون مین سے ایک شخص کو اپنے پاس بلایا واسطے کہ تنہائی کی دہشت

بدیدار وے منصرف کند شبے چند در صحبت او بود چندانکه بر

اسکے دیدار سے دفع کرے کئی رات اُسکی صحبت مین تھا یہان تک کہ اُسکے

درمهاش وقوف یافت ببرد و بخورد و سفر کرد بامدادان دیدند

روپیون پہ اطلاع پائی لے گیا اور کھایا اور سفر کیا صبح کو دیکھا غریب کو

غریب گریان و عریان کسی گفت حال چیست مگر آن درمهای

روتا اور ننگا کسی نے پوچھا کہ حال کیا ہے شاید وہ روپے

ترا دزد برد گفت لا والله بدرقه برد قطعه

تیرے چور لے گیا وہ کہنے لگا نہین قسم خدا کی وہ رفیق لے گیا

هرگز ایمن ز مار ننشستم	تا بدانستم آنچه عادت اوست
ہرگز بخوف مار سے نہین بیٹھا مین	جب تک نہ جانا تھا مینے جو کچھ ہے عادت اُسکی
زخم دندان دشمنی بتر است	که نماید بچشم مردم دوست
اس دشمن کے دانتون کا زخم تیز ہے	کہ معلوم ہو آدمیون کی آنکھون مین دوست

چه دانید اگر این هم از جمله دزدان باشد بعیاری در میان ما تعبیه
تم کیا جانو شاید یہ بھی اسی سلسلہ چورون سے ہو کر ہے ہم لوگون مین

شده تا بوقت فرصت یاران را خبر کند مصلحت آن می بینیم که مر این
آملا اسلیے کہ وقت فرصت اپنے یارون کو خبر کرے صلاح یہ دیکھتا ہون مین کہ اسے

خفته را بگذاریم و رخت برداریم جوانان را پند پیر استوار آمد و مهابتی
سوتا چھوڑ دین ہم اور اسباب اٹھا لین ہم جوان کو بڈھے کی نصیحت صائب معلوم ہوئی

از مشت زن در دل گرفتند و رخت برداشتند و جوان را
مشت زن سے دل مین لائے اور اسباب اٹھایا اور جوان کو

خفته بگذاشتند انگه خبر یافت که آفتابش بر کتف تافت سر برآورد
سوتا چھوڑ دیا اسوقت خبر پائی کہ دھوپ اسکے بازو پر پہنچی سر جو اٹھایا

کاروان را رفته دید بیچاره بسی بگردید ره بجایی نبرد تشنه
قافلے والون کو روانہ دیکھا بیچارہ بہت پھرا پتہ نہ لگا اور پیاسا اور

بینوا روی بر خاک و دل بر هلاک نهاده میگفت شعر
بھوکا منھ خاک پر اور دل ہلاک ہونے پر رکھے ہوئے کہتا تھا

من ذا یحدثنی وقد مر العیس کون ہے جو مجھسے باتین کرے اور حال یہ کہ اونٹ سب چل دیے	ما للغریب سوی الغریب انیس نہین ہے واسطے مسافر کے سوائے مسافر کے کوئی ہمدم
فرد درشتی کند بر غریبان کسی سختی کرتا ہے مسافرون پر وہ شخص	که نابوده باشد بغربت بسی کہ نہ رہا ہووے مسافرت مین بہت

مسکین درین سخن بود که پادشه پسری بصید از لشکریان دور
غریب یہی باتین کر رہا تھا کہ ایک بادشاہ کا بیٹا واسطے شکار کے فوج سے دور

افتاده بود و بالای سرش ایستاده این سخن بشنید و در هیأتش
ہوگیا تھا اور سرہانے کھڑا ہوا یہ باتین سن رہا تھا اور اسکی صورت

همی نگرید صورتش پاکیزه دید و حالش پریشان پرسید از کجایی و

دیکھ رہا تھا صورت اُسکی پاکیزہ دیکھی اور حال اُسکا پریشان پوچھا کہ کہاں کا رہنے والا تو اور

بدین جایگه چون افتادی برخے از آنچه بر سر او رفته بود

اس جگہ کیونکر آ پڑا تو تھوڑا اُن سب حالات سے کہ اُس پر گذر گئے تھے

اعادت کرد ملکزاده را بر حال تباه او رحمت آمد و خلعت و نعمت

پھر بیان کیا شاہزادے کو اُسکے حال تباہ پر رحم آیا اور خلعت اور نعمت

داد و معتمدے را با وے بفرستاد تا بشهر خویش باز آمد پدر بدیدن او

دی اور ایک معتمد کو اُسکے ساتھ کر دیا یہاں تک کہ اپنے شہر میں آ پہنچا باپ نے دیکھنے اُسکے سے

شادمانی کرد و بر سلامت حالش شکر گفت شبانگه از آنچه بر سر او رفته بود از

خوشی کی اور اُسکے صحیح اور سالم رہنے سے شکر ادا کیا رات کو جو کچھ کہ اُس پر گذرا تھا از قسم

حالت کشتی و جور ملاح و ظلم روستائیان بر سر چاه و غدر کاروانیان در راه

حال کشتی اور ظلم ملاح اور زیادتی دہقانیوں کی کوئیں پر اور بیوفائی قافلے والوں کی راہ میں

با پدر همیگفت پدر گفت ای پسر نگفتمت هنگام رفتن که تهیدستان را

باپ سے کہتا تھا باپ نے کہا اے بیٹا میں نے تجھسے نہیں کہا تھا وقت چلنے کے کہ مفلسوں کا

دست دلیری بسته است و پنجه شیری شکسته شعر

ہاتھ جرأت کا بندھا ہوا ہے اور پنجہ شجاعت کا ٹوٹا ہوا

چه خوش گفت آن تهیدست سلحشور کیا خوب کہا ہے اُس مفلس سپاہی نے	جوے زر بهتر از هفتاد من زور ایک جَو سونا بہتر ہے ستر من زور سے

پسر گفت اے پدر هر آینه تا رنج نبری گنج برنداری و تا جان در

بیٹے نے کہا اے باپ البتہ جب تک رنج نہ اُٹھائیگا تو خزانہ نہ پائیگا اور جب تک جان

خطر ننهی بر دشمن ظفر نیابی و تا دانه پریشان نکنی خرمن

آفت میں نہ ڈالیگا تو دشمن پر فتح نہ پائیگا اور جب تک دانہ نہ بوئے گا تو کھلیان

نگیری نہ بینی باندک مایہ رنجے کہ بردم چہ تحصیل راحت کردم

زیادہ بیگا تو نہ دیکھا تو نے کہ ساتھ تھوڑے رنج کے کہ لیکھیا میں کیا حاصل کرنا خوشی کا کیا میں نے

و بہ نیشے کہ خوردم چہ مایہ عسل آوردم فرد

اور ساتھ ایک ڈنک کے کہ کھایا میں نے کیا پونجی شہد کی لایا میں

گرچہ بیرون ز رزق نتوان خورد

اگرچہ زیادہ رزق سے نہیں کھا سکتا ہے

در طلب کاہلی نباید کرد فرد

تلاش میں رزق کے سستی نہ کرنا چاہیے

غواص گر اندیشہ کند کام نہنگ

غوطہ خور اگر خوف کرے نہنگ کے منہ سے

ہرگز نکند دُرِّ گرانمایہ بچنگ

ہرگز موتی گران قیمت نہ حاصل کرے گا

حکمت آسیا سنگ زیرین متحرک نیست لاجرم تحمل بار گران میکند قطعہ

چکی کا پاٹ نیچے کا نہیں چلتا ہے اسلیے برداشت بھاری بوجھ کی کرتا ہے

چہ خورد شیر شرزہ در بن غار

کیا کھاویگا شیر قوی قعر غار میں

باز افتادہ را چہ قوت بود

باز پڑے ہوئے کو کیا طعمہ ملے

گر تو در خانہ صید خواہی کرد

اگر تو گھر ہی میں شکار کرے گا

دست و پایت چو عنکبوت بود

ہاتھ پانون تیرے مثل مکڑی کے ہونے

پدر پسر را گفت ترا درین نوبت فلک یاوری کرد و اقبال

باپ نے بیٹے سے کہا اس بار فلک نے تیری مدد کی اور اقبال نے

رہبری کہ صاحب دولتے بتو رسید و بر تو ببخشید و کسر حالت را بتفقدی

ہدایت کی کہ ایک صاحب دولت طرف تیرے پہنچا اور اوپر تیرے رحم کیا اور شکستگی حال تیری کی ساتھ مہربانی کے

جبر کرد چنین اتفاق نادر افتد و بر نادر حکم نتوان کرد بیت

جوڑ نا گیا ایسا اتفاق نادر پڑتا ہے اور اوپر نادر کے حکم نہ کرنا چاہیے

صیاد نہ ہر بار شغالے ببرد

شکاری نہیں ہر بار شغال مار لے جاتا ہے

باشد کہ یکے روز پلنگش بخورد

ممکن ہے کہ ایک دن شیر اُسے کھا جائے

چنانکہ یکی از ملوکِ پارس را نگینی گرانمایہ در انگشتری بود باری
جیساکہ ایک شخص کو فارس کے بادشاہون مین سے ایک نگینہ گران قیمت انگوٹھی مین تھا ایک بار

بحکمِ تفرج با تنی چند خاصان بمصلای شیراز بیرون رفت فرمود
بطریق سیر دو تین خواصون کے ساتھ طرف مصلے شیراز کے گیا فرمایا

تا انگشتری را بر گنبد عضد نصب کردند تا ہر کہ تیر از حلقۂ انگشتری
کہ انگوٹھی کو عضد کے گنبد مین لٹکا دین تا جو شخص کہ تیر انگوٹھی کے حلقے سے

بگذراند خاتم او را باشد اتفاقاً چہار صد حکم انداز کہ در خدمت
پار کرے انگوٹھی اُسی کی ہو جاوے اتفاقات سے چار سو تیر انداز بے خطا کہ بیچ خدمت

او بودندی بینداختند جملہ خطا کردند مگر کودکی کہ بر بام رباطی
اُسکی کے تھے تیر ڈالے سب نے خطا کی مگر ایک لڑکا کہ اوپر کوٹھے ایک سرای کے

ببازیچہ تیر ہر طرف می انداخت بادِ صبا تیر او از حلقۂ انگشتری
ساتھ کھیل کے تیر ہر طرف ڈالتا تھا ہوا پُروائی نے تیر اُسکے کے تئین حلقہ انگوٹھی سے

بگذرانید خلعت و نعمت یافت و خاتم بوی ارزانی داشتند
گذرانا خلعت اور نعمت بادشاہ نے دی اور انگوٹھی اُسکو بخشنا رکھی

آوردہ اند کہ پسر تیر و کمان را بسوخت گفتند چرا چنین کردی
کہتے ہین کہ لڑکے نے تیر اور کمان کے تئین جلایا لوگون نے کہا کیون ایسا کیا تو نے

گفت تا رونقِ نخستین بر جای ماند قطعہ
کہا تو رونق پہلی اوپر جگہ کے رہے

گہ بود کز حکیمِ روشن رای کبھی اتفاق ہوتا ہے کہ حکیم عاقل سے	بر نیاید درست تدبیری بن نہین پڑتی درست تدبیر
گاہ باشد کہ کودکی نادان اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک لڑکا ناسمجھ	بغلط بر ہدف زند تیری دھوکے سے نشانے پر تیر مار دیتا ہے

حکایت درویشی را شنیدم کہ بغاری در نشستہ بود و در بروی
ایک فقیر کو مین نے سُنا کہ ایک غار مین بیٹھا تھا اور دروازہ اپنے منھہ پر
از جہان بستہ و ملوک و اغنیا را در چشم ہمت او شوکت و ہیبت نماندہ قطعہ
دنیا کے لوگون سے بند کر لیا اور بادشاہون اور تونگرون کی تیج آنکھہ ہمت اُسکی کے دبدبہ اور ہیبت نہ رہی

ہر کہ بر خود درِ سوال گشاد جسنے اپنے اوپر دروازہ سوال کا کھولا	تا بمیرد نیازمند بود جب تک مرے گا محتاج رہیگا
آز بگذار و پادشاہی کن حرص کو چھوڑ دے اور بادشاہی کر	گردن بی طمع بلند بود بے طمع کی گردن بلند رہتی ہے

یکی از ملوک آن طرف اشارت کرد کہ توقع بکرم و اخلاق مردان
ایک نے اُس طرف کے بادشاہون مین سے کہلا بھیجا کہ امید عنایت اور اخلاق مردون سے
چنین ست کہ یکی با ما بنان و نمک موافقت کنند شیخ رضا داد
یہ ہے کہ ایک بار نان اور نمک مین ہماری موافقت کرین شیخ نے قبول کیا
بحکم آنکہ اجابتِ دعوت سنت ست دیگر روز ملک بعذر قدومش
اسلیے کہ قبول کرنا دعوت کا سنت ہے دوسرے روز بادشاہ اُسکے تشریف لانیکی شکرگذاری کو
رفت عابد از جای برجست و ملک را در کنار گرفت و تلطف کرد
گیا عابد جگہ سے اُچھلا اور بادشاہ سے بغلگیر ہوا اور مہربانی کی
و ثنا گفت چون غائب شد یکی از جماعت پرسید شیخ را کہ چندین
اور تعریف کی جو غائب ہوا ایک نے جماعت سے پوچھا شیخ کو کہ اس قدر
ملاطفت امروز کہ با پادشہ کردی خلافِ عادت بود دیگر ندیدیم
نرمی آج کے دن کہ ساتھ بادشاہ کے کی تونے خلاف عادت تھی دوسری بار نہ دیکھا ہمنے
گفت نشنیدی آنکہ یکی از صاحبدلان گفتہ است فرد
کہا نہ سُنا تونے یہ کہ ایک نے صاحبدلون سے کہا ہے

هر کرا بر سماط بنشستی
جس شخص کے دستر خوان پر بیٹھا تو
واجب آمد بخدمتش برخاست
واجب آیا اُسکی خدمت کے لیے اُٹھنا

نتوی گوش تواند که همه عمر وی
کانون سے ہو سکتا ہے کہ تمام عمر نہ سنے
نشنود آواز دف و چنگ و نی
آواز دف اور چنگ اور بانسلی کی

دیده شکیبد ز تماشای باغ
آنکھین صبر کر سکتی ہین باغ کی سیر سے
بی گل و نسرین بسر آرد دماغ
بے گلاب اور چنبیلی کے بسر کر سکتا ہے دماغ

گر نبود بالش آگنده پر
اگر نہو تکیہ پرون سے بھرا ہوا
خواب توان کرد حجر زیر سر
سو سکتا ہے آدمی پتھر سر کے نیچے رکھکر

ور نبود دلبر همخوابه پیش
اور اگر نہو معشوق ساتھ سونے والا سامنے
دست توان کرد بآغوش خویش
ہاتھ رکھکر سو سکتے ہین اپنی ہی بغل مین

وین شکم بی هنر پیچ پیچ
اور یہ پیٹ بے ہنر اور پیچدار
صبر ندارد که بسازد بهیچ
صبر نہین رکھتا ہے کہ موافقت کرے ادنی چیز سے

باب چهارم در فواید خاموشی
چوتھا باب فائدون مین چپ رہنے کے

حکایت یکی را از دوستان گفتم امتناع سخن گفتنم بعلت آن
ایک شخص کو دوستون مین سے کہا مین نے کہ باز رہنا بات کہنے سے مجھے اسواسطے
اختیار آمده است که غالب اوقات در سخن نیک و بد اتفاق افتد و دیده
پسند آیا ہے کہ اکثر اوقات بات مین بُرا بھلا اتفاق پڑتا ہے اور آنکھین
دشمنان جز بر بدی نمی آید گفت ای برادر دشمن آن به که نیکی نه بیند **شعر**
دشمنون کی سوا بدی پر نہین پڑتی ہین اُسنے کہا اے بھائی دشمن وہی بہتر کہ بھلائی نہ دیکھے

وَاَخُو العَدَاوَةِ لَا یَمُرُّ بِصَالِحٍ
اور بھائی دشمنی کا نہین گذرتا ہے طرف صالح کے
اِلَّا وَیَلْمِزُهٗ بِکَذَّابٍ اَشِرٍ
مگر درحالیکہ عیب کرتا ہے اُسکے جھوٹے ساتھ اور بڑے

هنر بچشم عداوت بزرگتر عیبی ست
هنر عداوت کی آنکھون مین بڑا عیب ہے
گل ست سعدی و در چشم دشمنان خارست
پھول ہے سعدی اور دشمنون کی آنکھون مین کانٹا ہے

بیت نور گیتی فروز چشمہ ہور
نور دنیا کا روشن کرنیوالا آفتاب کے چشمے کا
زشت باشد بچشم موشک کور
برا ہے آنکھ مین چھچھوندر کی

حکایت بازرگانی را ہزار دینار خسارت افتاد پسر را گفت
ایک سوداگر کو ہزار دینار نقصان واقع ہوا بیٹے سے کہا
نباید کہ با کسی این سخن در میان نہی گفت ای پدر فرمان تراست نگویم
نہ چاہیے کہ کسی سے اس بات کو بیان کرے تو کہا اے باپ حکم آپ ہی کا ہے مین کچھ نہین کہونگا
ولیکن باید کہ مرا بر فائدۂ این مطلع گردانی کہ مصلحت در نہان داشتن چیست
ولیکن چاہیے کہ مجھے اسکے فائدے پر مطلع کر دیجیے کہ مصلحت اسکے پوشیدہ رکھنے مین کیا ہے
گفت تا مصیبت دو نشود یکے نقصان مایہ دوم شماتت ہمسایہ شعر
کہا اسواسطے کہ دو رنج ہون ایک نقصان مال کا دوسرے ہنسنا ہمسایہ کا

مگو اندوہ خویش با دشمنان
مت کہہ رنج اپنا دشمنون سے
کہ لاحول گویند شادی کنان
کہ لاحول کہین گے خوشی کرتے ہوئے

حکایت جوانی خردمند از فنون فضائل حظے وافر داشت
ایک جوان عقلمند کمالات کے فنون سے بہت بہرۂ کامل رکھتا تھا
وطبعے نافر چنانکہ در محافل دانشمندان نشستے زبان سخن ببستے
اور طبیعت نفرت کرنیوالی بات سے یہان تک کہ مجلس مین عقلمندون کی بیٹھتا زبان بات کرنے سے بند رکھتا
بارے پدرش گفت اے پسر تو نیز انچہ دانی بگوے گفت
ایک بار باپ نے اسکے کہا اے لڑکے تو بھی جو کچھ جانتا ہو بیان کر کہا
ترسم از انچہ ندانم بپرسند و شرمساری برم قطعہ
ڈرتا ہون مین کہ اگر ان باتون مین سے جو مین نہین جانتا پوچھ بیٹھین شرمندگی حاصل کرون مین

آن شنیدی که صوفیی میکوفت
سنا ہے تو نے کہ ایک صوفی ٹھونکتا تھا
زیر نعلین خویش میخی چند
اپنی جوتی کے نیچے کئی کیلیں

آستینش گرفت سرہنگی
آستین اوسکی پکڑی ایک پیادے نے
که بیا نعل بر ستورم بند
کہ آ میرے گھوڑے کے نعل باندھ دے

نگفته ندارد کسی با تو کار
نہ کہا ہوا نہ رکھے کوئی ساتھ تیرے کام
ولیکن چو گفتی دلیلش بیار
اور لیکن جو کہا تو نے دلیل اوسکی لا

حکایت

عالمی معتبر را مناظره افتاد با یکی از ملاحده
ایک عالم معتبر کو بحث واقع ہوئی ساتھ ایک شخص کے ملحدوں میں سے

لعنهم الله علی حدة و بحجت از و بر نیامد سپر بینداخت و برگشت
لعنت کرے خدا اُن ہر ایک پر اور دلیل میں اُس سے بر نہ آیا عاجز ہو گیا اور چلا گیا

کسی گفت ترا با چندین فضل و ادب که داری با بیدینی حجت نماند
ایک شخص نے کہا اُس سے کہ باوجود اتنے فضل اور ادب کے کہ رکھتا ہے تو مقابلے میں ایک بے دین کے دلیل نہ رہی

گفت علم من از قرآن ست و حدیث و گفتار مشایخ و او بدینها معتقد
کہا علم میرا قرآن ہے اور حدیث پیغمبرؐ کی اور کلام بزرگوں کا اور وہ ان چیزوں کا معتقد

نیست و نمی شنود و مرا شنیدن کفر او بچه کار آید بیت
نہیں ہے اور نہیں سنتا ہے اور میرے تئیں سننا کفر اُسکے کا کس کام آوے

آن کس که بقرآن و خبر زو نرهی
جو شخص کہ قرآن اور حدیث سے اُس سے نجات نہ پاوے تو
آنست جوابش که جوابش ندهی
تو یہی ہے جواب اُسکا کہ جواب نہ دیوے تو

حکایت

جالینوس ابلهی را دید دست در گریبان دانشمندی زده
جالینوس نے ایک احمق کو دیکھا ہاتھ ایک عقلمند کے گریبان میں ڈالے ہوئے

و بیحرمتی همیکرد گفت اگر این دانا بودی کار او با نادان بدینجا نرسیدی
اور بیحرمتی کر رہا تھا کہا اگر یہ عقلمند ہوتا کام اسکا ساتھ بے عقلوں کے یہاں تک نہ پہنچتا

مثنوی دو عاقل را نباشد کین و پیکار
دو عقلمندون کو نہین ہوتی عداوت اور لڑائی
نه دانائے ستیزد با سبکسار
نہین کوئی عقلمند لڑتا ہے کمینے سے

اگر نادان بوحشت سخت گوید
اگر احمق وحشت سے سخت کہہ بیٹھے
خردمندش بنرمی دل بجوید
عقلمند اسکی سخنان نرمی سے دلجوئی کرتا ہے

دو صاحبدل نگهدارند موئے
دو صاحبدل ایک بال کو بچا رکھتے ہین
همیدون سرکشے و آزرم جوئے
ایسا ہی ایک سرکش جنگ جو اور دوسرا صلح جو

وگر در هر دو جانب جاهلانند
اور اگر دونون طرف سے جاہل ہین
اگر زنجیر باشد بگسلانند
اگر زنجیر بھی ہو توڑ ڈالین

یکے را زشت خوئے داد دشنام
ایک شخص کو ایک بدخو نے گالی دی
تحمل کرد و گفت ای نیک فرجام
وہ برداشت کر گیا اور کہا اے نیک بخت

بتر زانم که خواهی گفت آنی
بدتر اس سے ہون جیسا کہے تو کہ وہ ہے تو
که دانم عیب من چون من ندانی
کیونکہ مین جانتا ہون عیب اپنا جیسے میرے تو نہین جانتا

حکایت سحبان وائل را در فصاحت بی نظیر نهاده اند بحکم آنکه سالے
سحبان بن وائل کو فصاحت مین بے مانند کہتے ہین اسواسطے کہ ایک سال
بر سر جمعے سخن گفتی که لفظے مکرر نکردی و اگر همان اتفاق افتادی بعبارتے
روبرو ایک جماعت کے باتین کرتا اور کوئی لفظ دوبارہ نہ لاتا اور اگر اسی بات کے کہنے کا اتفاق پڑتا عبارت
دیگر بگفتے و از جملهٔ آداب ندمای حضرت ملوک یکے اینست مثنوی
دوسری کہتا اور حضرت سلاطین کے مصاحبون کے آداب سے ایک یہ بھی ادب ہے

سخن گرچه دلبند و شیرین بود
بات اگرچہ دلچسپ اور اچھی ہو
سزاوار تصدیق و تحسین بود
قابل سچ جاننے اور تعریف کرنے کے ہو

چو یکبار گفتی مگو باز پس
جو ایک بار کہی تو نے مت کہہ پھر
که حلوا چو یکبار خوردند و بس
کہ حلوا جو ایک دفعہ کھایا اور کافی ہے

حکایت یکی را از حکما شنیدم که میگفت هرگز کسی بجهل خود اقرار نکرده است

ایک شخص کو داناؤن مین سے سنا مین نے کہ کہتا تھا ہرگز کسی نے اپنی نادانی کا اقرار نہین کیا ہے

مگر آنکس که چون دیگری در سخن باشد همچنان تمام ناگفته سخن آغاز کند **مثنوی**

مگر وہ شخص کہ جب دوسرا آدمی بات کر رہا ہو اور پیشتر اسکی بات تمام ہونے کے بات شروع کرے

سخن را سرست ای خردمند و بن بات کو سر ہے اے دانا اور جڑ خداوند تدبیر و فرهنگ و هوش صاحب تدبیر اور دانائی اور ہوش کا	میاور سخن در میان سخن مت لا بات کو درمیان بات کے نگوید سخن تا نه بیند خموش نہین کہتا بات جب تک نہین دیکھتا چپ

حکایت تنی چند از بندگان محمود گفتند حسن میمندی را که سلطان امروز

کئی شخصون نے سلطان محمود کے مصاحبون مین سے حسن میمندی سے کہا کہ آج بادشاہ نے

چه گفت ترا در فلان مصلحت گفت بر شما هم پوشیده نماند گفتند آنچه با تو گوید

تم سے کیا کہا فلانے مقدمے مین کہا تمپر بھی مخفی نرہیگا اُن لوگون نے کہا بادشاہ جو تجھ سے کہتا ہے

با مثال ما گفتن روا ندارد گفت باعتماد آنکه داند که نگویم پس چرا همی پرسید **بیت**

ہم لوگون سے اُسکا کہنا روا نہین رکھتا ہے کہا باوجود اعتماد اس بات کے کہ جانتا ہے کہ مین کسی سے نہ کہونگا پھر تم کیون پوچھتے ہو

نه هر سخن که بر آید بگوید اهل شناخت نہ ہر بات کو کہ زبان سے نکلتی ہے کہتا ہے اہل تمیز	بسر شاه سر خویشتن نشاید باخت بادشاہ کے راز کھولنے سے بچنا چاہیے اپنا سر برباد دینا

حکایت در عقد بیع سرایی متردد بودم جهودی گفت بخر

ایک گھر کے مول لینے مین متشوش تھا مین ایک یہودی نے کہا کہ مول لے

که من از کدخدایان این محلتم وصف این خانه چنانکه هست از من پرس

کہ مین رئیس اس محلے کا ہون تعریف اس گھر کی جیسی کہ ہے مجھ سے پوچھ

هیچ عیبی ندارد گفتم بجز آنکه تو همسایهٔ من باشی **قطعه**

کہ کچھ عیب نہین رکھتا ہے کہا مینے سوا اسکے کہ تو ہمسایہ میرا ہووے تو

خانهٔ را که چون تو همسایه است	ده درم سیم کم عیار ارزد
جس گھر کا کہ تجھ سا ہمسایہ ہے	دس درم چاندی کھوٹی پر بکتا ہے
لیکن امیدوار باید بود	که پس از مرگ تو هزار ارزد
لیکن امیدوار چاہیے رہنا	کہ بعد تیرے مرجانے کے ہزار کو بکے گا

حکایت یکے از شعرا پیش امیر دزدان رفت و ثنا گفت فرمود
ایک شخص شاعروں میں سے چوروں کے سردار کے سامنے گیا اور تعریف کی فرمایا
تا جامه اش برکنند و از ده بدر کنند مسکین برهنه بسرما میرفت
کہ کپڑے اسکے اتار لیں اور گانون سے نکال دین غریب ننگا بیچ جاڑے کے جاتا تھا
سگان در قفای وے افتادند خواست تا سنگے بردارد و سگان را
کتے اسکے پیچھے پڑے چاہا کہ ایک پتھر اٹھاوے اور کتوں کو
دفع کند زمین یخ بسته بود عاجز شد و گفت این چه حرامزاده مردمانند
دور کرے زمین پر برف جمی تھی عاجز ہوگیا اور کہا یہ کیا حرامزادے آدمی ہیں
سگان را کشاده اند و سنگ ابسته امیر دزدان از غرفه بدید بشنید و بخندید
کتوں کو کھول دیا ہے اور پتھر کو جکڑ دیا چوروں کے سردار نے کھڑکی سے دیکھا سن لیا اور ہنسا
و گفت اے حکیم از من چیزے بخواه گفت جامهٔ خود می خواهم اگر
اور کہا اے عقلمند مجھسے کچھ مانگ اسنے کہا میں اپنے کپڑے مانگتا ہوں اگر
انعام فرمائی ع رضینا من نوالك بالرحیل بیت
عنایت فرماوے خوش ہوئے ہم تیری بخشش سے کوچ کرنے پر

امیدوار بود آدمی بخیر کسان	مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان
امیدوار ہوتا ہے آدمی آدمیوں کی نیکی کا	مجھے تیری نیکی کی امید نہیں ہے بدی نہ پہونچا

سالار دزدان را بروی رحمت آمد جامهٔ او باز داد و قبای پوستینی بران مزید کرد و درمے چند
چوروں کے سردار کو اسپر رحم آیا کپڑے اسکے پھیر دیے اور ایک سمور کی قبا اسپر زیادہ کی اور کئی درم بھی

بران نهاد **حکایت** منجمی بخانه درآمد مرد بیگانهٔ دید با زن او
اوپر رکھے — ایک منجم اپنے گھر مین آیا ایک شخص غیر کو دیکھا ساتھ جورو اسکی کے
بهم نشسته دشنام داد و سخت گفت درهم افتادند و فتنه و آشوب
ملا بیٹھا ہوا گالی دی اور سخت کہا آپس مین پڑے اور فساد اور شور
برخاست صاحبدلے برین واقف گشت گفت **شعر**
برپا ہوا ایک صاحبدل اس حال پر واقف ہوا اور کہا

تو بر اوج فلک چه دانی چیست	چون ندانی که در سرای تو کیست
تو بلندی آسمان پر کیا جانتا ہوگا کیا ہے	جو تو اتنا نہین جانتا کہ گھر مین تیرے کون ہے

حکایت خطیبے کریه الصوت خود را خوش آواز پنداشتے
ایک خطیب بری آواز اپنے تئین خوش آواز گمان کرتا
و فریاد بیمزه برداشتے گفتی نعیب غراب البین در پردهٔ الحان
اور شور بے فائدہ بلند کرتا کہے تو کہ آواز زاغ فراق کی اسکے الحان کے پردے مین
اوست یا آیهٔ اِنَّ اَنکَرَ الاَصوَاتِ در شان اوست **شعر**
ہے یا آیت بتحقیق بدترین آوازون کی اسکی شان مین ہے

اِذَا نَهَقَ الخَطِيبُ اَبُو الفَوَارِس
جب آواز کرے مثل آواز گدھے کے خطیب ابوالفوارس
لَهٗ صَوتٌ يَهُدُّ اِصطَخرَ فَارِس
اسکی ایسی آواز ہے کہ ہلا دیتی ہے قلعہ فارس کو

مردم قریه بعلت جاهیکه داشت بلیتش را میکشیدند و اذیتش را مصلحت
گانون کے لوگ بسبب مرتبہ اور جاہ کے کہ رکھتا تھا مصیبت اسکی کھینچتے تھے اور اسکے ایذا دینے کی مصلحت
نمیدیدند تا یکے از خطبای آن اقلیم که با او عداوتے نهانی داشت
نہین دیکھتے تھے یہان تک کہ ایک شخص اس ملک کے خطیبون میں سے کہ اسکے ساتھ دشمنی مخفی رکھتا تھا

باری به پرسیدن او آمده بود گفت ترا خوابی دیده ام خیر باد

ایک بار واسطے اسکے پوچھنے کے آیا تھا کہنے لگا کہ مین نے تیرے حق مین ایک خواب دیکھا ہے نیک ہو جیو

گفت چه دیدی گفت چنان دیدم که ترا آواز خوش ست و

کہا کیا دیکھا ہے تو نے کہا ایسا دیکھا مین نے کہ تجھکو آواز اچھی ہے اور

مردمان از انفاس تو در راحت خطیب اندرین سختی بیندیشید

لوگ دم تیرے سے بیچ آرام کے خطبہ پڑھنے والے نے بیچ اسکے تھوڑی دیر اندیشہ کیا

وگفت جزاک الله این چه مبارک خوابست که دیدی که مرا بر عیب خود

اور کہا بدلہ دے تجھکو الله کہ یہ مبارک خواب ہے جو تو نے دیکھا کہ میرے تئین اوپر عیب میرے کے

واقف گردانیدی معلوم شد که آواز ناخوش دارم و خلق از بلند خواندن

واقف کیا تو نے معلوم ہوا کہ آواز بری رکھتا ہون مین اور خلق بلند پڑھنے

من در رنج اند عهد کردم که ازین پس خطبه نگویم مگر بآهستگی قطعه

میرے سے بیچ رنج کے ہین اقرار کیا مینے کہ اس کے پیچھے خطبہ نہ پڑھونگا مین مگر ساتھ آہستگی کے

از صحبت دوستی برنجم | کاخلاق بدم حسن نماید

اس دوست کی ملاقات سے مجھے رنج ہوتا ہے | کہ میری بری عادتون کو اچھی ظاہر کرے

عیبم هنر و کمال بیند | خارم گل و یاسمن نماید

میرے عیب کو ہنر اور کمال سمجھے | میرے کانٹے کو گلاب اور چنبیلی جتاوے

کو دشمن شوخ چشم بیباک | تا عیب مرا بمن نماید فرد

کہان ہے دشمن شوخ چشم بےحیا | کہ وہ میرے عیب کو مجھے دکھلاوے

هر آنکس که عیبش نگویند پیش | هنر داند از جاهلی عیب خویش

جو شخص کہ عیب اسکا نہ کہین آگے | ہنر جانے جاہلی سے عیب اپنا

حکایت یکی در مسجد سنجار بتطوع بانگ نماز گفتی باداییکه مستمعان را ازو

ایک شخص مسجد سنجار مین رغبت سے اذان کہتا تھا ساتھ اس آواز کے کہ سننے والون کے تئین اس سے

نفرت بودے وصاحب مسجد امیرے بود عادل نیک سیرت نمیخواستش
نفرت ہوتی اور صاحب مسجد کا ایک امیر تھا عادل اور نیک خصلت نہین چاہتا تھا اُسکو

که دل آزرده گردد گفت ای جوان مرد مراین مسجد را مؤذنان قدیمی اند
کہ دل آزرده ہووے کہا اے جوان مرد خاص کر اس مسجد کے تئین موذن ہین قدیمی

که هر یکے از ایشان را پنج دینار مرتب داشته ام ترا ده دینار میدهم تا جای دیگر روی
کہ ہر ایک نین اُنهون سے پانچ دینار روزینه مقرر کیا ہے مین نے اور تیرے تئین دس دینار دیتا ہون تو دوسری جگہ جاوے تو

برین قول اتفاق کردند پس از مدتے در گذرے پیش امیر باز آمد و گفت
اور اس قول کے اتفاق کیا پیچھے ایک مدت کے بیچ ایک راه کے آگے امیر کے پھر آیا اور کہا

اے خداوند بر من حیف کردی که بده دینار از آن بقعه ام بیرون کردی
اے صاحب اوپر میرے ظلم کیا تو نے کہ ساتھ دس دینار کے اس جگہ سے مجکو باہر کیا تو نے

که اینجا که رفته ام بیست دینارم میدهند که بجاے دیگر روم قبول نمی کنم
کہ اس جگہ کہ گیا ہون بیس دینار دیتے ہین کہ جگہ دوسری جاؤن قبول نہین کرتا ہون

امیر بخندید و گفت زنهار نستانی که به پنجاه دینار راضی گردند شعر
امیر ہنسا اور کہا ہرگز نه لیوے تو کہ ساتھ پچاس دینار کے راضی ہو وین

به تیشه کس نخراشد ز روے خارا گل جیسے کوئی نہین چھیلتا پتھر کے رخ سے مٹی	چنانکه بانگ درشت تو میخراشد دل جیسے کہ تیری کڑی آواز دل خراشی کرتی ہے

حکایت ناخوش آوازے ببانگ بلند قرآن خواندے صاحبدلے
ایک برآواز چلا کر قرآن پڑھ رہا تھا ایک صاحبدل

روزے برو بگذشت و گفت ترا مشاهره چند است گفت هیچ گفت پس این
ایک دن اوپر اُسکے گذرا اور کہا تیرا مہینا کتنا ہے کہا کچھ نہین کہا پھر یہ

زحمت بخود چرا میدهی گفت از بهر خدا میخوانم گفت از بهر خدا که دیگر مخوان
تکلیف اپنے تئین کیون دیتا ہے تو کہا واسطے خدا کے پڑھتا ہون کہا واسطے خدا کے مت پڑھ

بیت گر تو قرآن بدین نمط خوانی اگر قرآن اسی طرح پڑھیگا تو	ببری رونق مسلمانی کھووے گا اسلام کی رونق

باب پنجم در عشق و جوانی

پانچوان باب عشق اور جوانی کے بیان مین

حکایت حسن میمندی را گفتند سلطان محمود چندین بندهٔ
حسن میمندی سے بعض شخصون نے کہا کہ بادشاہ محمود واسطے غلام
صاحب جمال دارد که هر یکے بدیع جهانے اند چگونه افتاد ست که
خوبصورت رکھتا ہے کہ ہر ایک اُن مین سے نادر زمانہ ہے کس طرح پڑا ہے کہ ساتھ
با هیچیک از ایشان میلے و محبتے ندارد چنانکه با ایاز که زیادت
ساتھ کسی کے اُنھون سے ایک خواہش اور ایک محبت نہین رکھتا ہے جیسی کہ ساتھ ایاز کے باوجود اسکے کہ زیادہ
حسنی ندارد گفت هرچه در دل فرود آید در دیده نکو نماید **قطعه**
حُسن کی نہین رکھتا ہے کہا جو کچھ بیچ دل کے چھپے بیچ آنکھ کے نیک دکھلائی دے

کسے بدیدهٔ انکار گر نگاه کند اگر کوئی چشم انکار سے دیکھے	نشان صورت یوسف دهد بناخوبی یوسف کی صورت کو برا بتلاوے
وگر بچشم ارادت نگه کند در دیو اور اگر خواہش کی آنکھ سے دیو کی طرف دیکھے	فرشته ایش نماید بچشم کروبی دیو اسکی آنکھون مین فرشتہ صورت نظر آوے
مثنوی هر که سلطان مرید او باشد جو شخص کہ بادشاہ اسکا چاہنے والا ہو	گر همه بد کند نکو باشد اگر بالکل برا کرے اچھا ہو
وانکه را پادشه بیندازد اور جس شخص کو بادشاہ رتبے سے گرادے	کسش از خیل خانه ننوازد کوئی اسکو گھر کے لوگون مین سے سرفراز نہین

حکایت گویند خواجه را بندهٔ نادر الحسن بود باوے بسبیل
نقل کرتے ہین کہ ایک صاحب کا غلام حسن مین نادر تھا اور وہ اسپر نظر

مودت و دیانت نظرے داشت بایکے از دوستان گفت دریغ این
محبت پاک کے ایک نظر رکھتا تھا ایک شخص سے دوستون مین سے کہا کہ افسوس یہ
بندہ من با حسن و شمائلے کہ دارد اگر زبان دراز و بے ادب نبودے
غلام میرا باوجود اتنی خوبصورتی کے کہ رکھتا ہے اگر زبان دراز اور بے ادب نہ ہوتا
چہ خوش بودے گفت اے برادر چون اقرار دوستی کردی توقع خدمت
کیا خوب ہوتا کہا اے بھائی جب تونے اقرار محبت کا کیا امید خدمت کی
مدار کہ چون عاشقی و معشوقی درمیان آمد مالکی و مملوکی برخاست قطعہ
مت رکھ کیونکہ جب عاشقی اور معشوقی درمیان مین آئی آقائی اور غلامی جاتی رہی

خواجہ با بندۂ پری رخسار
صاحب خانہ خوبصورت غلام کے ساتھ
چون درآید ببازی و خندہ
جب کھیلنے اور ہنسنے لگے

چہ عجب گر چو خواجہ حکم کند
نہین عجب ہے اگر مانند صاحب کے حکم کرے
وین کشد بار ناز چون بندہ
اور یہ کھینچے بوجھ ناز کا مانند بندے کے

بیت غلام آبکش باید و خشت زن
غلام محنتی چاہیئے اور کار پرداز
بود بندۂ نازنین مشت زن
ہوتا ہے غلام خوبصورت منہ زور گھونسا مارنیوالا

حکایت پارسائے را دیدم بمحبت شخصے گرفتار
ایک پرہیزگار کو دیکھا مین نے ایک شخص کے عشق مین گرفتار
نہ طاقت صبر نہ یارائے گفتار چندانکہ ملامت دیدی و
نہ تاب صبر کی نہ طاقت بولنے کی جتنا کہ برا کہتا دیکھتا اور
غرامت کشیدی ترک تصابی نکردی و گفتے قطعہ
برائی کھینچتا چھوڑتا محبت کا نہ کرتا اور کہتا

کوتہ نکنم ز دامنت دست
کھینچ نہ لون تیرے دامن سے ہاتھ
ور خود بزنی بہ تیغ تیزم
اگرچہ مارے تو تیز تلوار سے مجھے

بعد از تو ملاذ و ملجأی نیست تیرے سوا کہیں پناہ کی مجھے نہین ہے	هم در تو گریزم ار گریزم تیری ہی طرف بھاگونگا اگر بھاگون تو

باری ملامتش کردم وگفتم عقل نفیست را چه شد که نفس
ایک مرتبہ مین نے اُسے ملامت کی اور کہا کہ تیری عقل نفیس کو کیا ہوا کہ تیرا نفس
خسیس بر وغالب آمد زمانی بفکرت فرو رفت وگفت قطعه
خسیس اسپر غالب آیا تھوڑی دیر سوچتا رہا بعد اُسکے بولا

هر کجا سلطان عشق آمد نماند جہان کہین بادشاہ عشق کا آیا نہین رہتا پاک دامن چون زید بیچاره پاک دامن کیونکر زندگی کرے بیچارہ	قوت بازوی تقوی را محل پرہیزگاری کے بازو کی قوت کا موقع او فتاده تا گریبان در وحل پھنسا ہوا گریبان تک کیچڑ مین

حکایت یکی را دل از دست رفته بود و ترک جان
ایک شخص کا دل ہاتھ سے جاتا رہا تھا اور پروا جان کی
گفته و مطمح نظرش جای خطرناک و مظنه هلاک نه لقمه
نہ رہی تھی اور اُسکے نظر کی جگہ جائے خوفناک اور مقام ہلاک نہ لقمہ
متصور شدی که بکام آید یا مرغی که بدام افتد بیت
تھا کہ مُنہ مین آجائے یا وہ چڑیا کہ جال مین پھنس جائے

چو در چشم شاهد نیاید زرت خوب معشوق کی نظر مین تیرا روپیہ نہ ٹھہرے	زر و خاک یکسان نماید برت زر اور خاک برابر ہو نزدیک تیرے

باری بنصیحتش گفتند ازین خیال محال تجنب کن که خلقی هم بدین
ایک بار بطور نصیحت کے اوسکو کہا کہ اس خیال دشوار سے پرہیز کر کہ بہت سے لوگ اسی
هوس که تو داری اسیرند و پای دل در زنجیر نالید وگفت قطعه
ہوس مین کہ تو رکھتا ہے قید ہین اور پاؤن دل کا زنجیر مین رویا اور کہا

دوستان گو نصیحتم نکنند
دوستوں کو کہدے کہ مجھے نصیحت مت کریں

که مرا دیده بر ارادت اوست
کہ میرے تئیں نظر اُسکی خواہش پر ہے

جنگجویان بزور پنجه و کتف
لڑنے والے پنجے اور بازو کی قوت سے

دشمنان را کشند و خوبان دوست
دشمنوں کو مار ڈالتے ہیں اور معشوق دوست کو

شرط مودت نباشد باندیشهٔ جان دل از مهر جانان برگرفتن
شرط دوستی کی نہیں ہے جان کے خطرے سے معشوق کی محبت سے دل پھیر لینا

ابیات

تو که در بند خویشتن باشی
اگر تو اپنے ہی دھندے میں رہے

عشقبازی دروغ زن باشی
جھوٹا عشقباز ہے

گر نشاید بدوست ره بردن
اگر دوست تک نہ پہنچ سکے تو

شرط عشقست در طلب مردن **فرد**
شرط عشق کی ہے اُسکی جستجو میں مرنا

گر دست رسد که آستینش گیرم
اگر دسترس ہو تو آستین اُسکی پکڑوں

ورنه بروم بر آستانش میرم
اور اگر نہ ہو جاؤنگا اور اوسکے آستانے پر مروں

متعلقانش را که نظر در کار او بود و شفقت بروزگار او
اُسکے خویشوں کو کہ نظر اُسکے افعال پر تھی اور شفقت اُسکے حال پر

پندش دادند و بندش نهادند **شعر**
نصیحت اُسے دی اور قید اُسکو رکھا

دردا که طبیب صبر میفرماید
افسوس کہ حکیم صبر کو کہتا ہے

وین نفس حریص را شکر میباید **ابیات**
اور اِس نفس حریص کو شکر چاہیئے

آن شنیدی که شاهدی بنهفت
وہ سنا ہے تونے کہ ایک معشوق خلوت میں

با دل از دست داده می گفت
بیدل عاشق سے کہتا تھا

تا ترا قدر خویشتن باشد
جب تک تجھے اپنی قدر ہے

پیش چشمت چه قدر من باشد
تیری آنکھ میں میری کیا قدر ہوگی

آوردہ اند کہ مران پادشاہ زادہ راکہ مطمح نظر او بود خبر کردند کہ جوانے
روایت کرتے ہین کہ اُس بادشاہزادے کو کہ منظور نظر اُسکا تھا لوگون نے خبر کی کہ ایک جوان
بر سر این میدان مداومت مینماید خوش طبع شیرین زبان سخنہائے
اس میدان مین ہمیشہ آمدورفت کرتا ہے خوش طبع ہے اور شیرین کلام باتین
لطیف میگوید و نکتہائے بدیع از وی میشنوند چنین معلوم میشود کہ شورے
نادر کہتاہے اور نکتے لطیف اُس سے لوگ سنتے ہین ایسا معلوم ہوتاہے کہ ایک شور
در سر دارد و سوزے در جگر و شیدا صفتی می نماید پسر دانست کہ دل آویختۂ
بیچ سر کے رکھتاہے اور ایک سوز بیچ جگر کے اور شیدا کی صفت رکھتا ہو لڑکے نے جان لیا کہ عاشق
اوست و این گرد بلا انگیختۂ او مرکب بجانب او راند چون دید
اسکا ہے اور غبار بلا کا اٹھایا ہوا اُسکا ہے گھوڑا اُسکی طرف دوڑایا جوان اُس نے دیکھا
کہ شاہزادہ بنزدیک او عزم آمدن دارد بگریست و گفت بیت
کہ شاہزادہ قریب اسکے قصد آنے کا رکھتا ہے رویا اور کہا

آن کس کہ مرا بکشت باز آمد پیش	مانا کہ دلش بسوخت بر کشتۂ خویش
جس شخص نے کہ مجھکو مار ڈالا پھر آیا سامنے	معلوم ہوتا ہے کہ رحم آیا اُسے اپنے ملے ہوے پر

چندانکہ ملاطفت کرد و پرسید کہ چونی و از کجائی و چہ نام داری
کتنی نرمی کی اور پوچھا کہ کس طرح ہے تو اور کہان کا رہنے والا ہے تو اور کیا نام رکھتا ہے
و چہ صنعت دانی جوان در قعر بحر مودّت چنان غریق ماندہ
اور کیا کام جانتا ہے جوان تو بیچ گہرائی دریائے دوستی کے ایسا ڈوبنے والا ہوا

کہ مجال نفس نداشت بیت
کہ مجال دم کی نہ رکھتا تھا

اگر خود ہفت سبع از بر بخوانی	چو آشفتی الف با تا ندانی
بالفرض ساتون منزل قرآن کی از بر پڑھے تو	جب کہ عاشق ہوگیا الف بے تے نہ جانیگا تو

گفتا سخنے با من چرا نگوئی که هم از حلقهٔ درویشانم بلکه

کہا ایک بات ساتھ میرے کیون نہین کہتا ہے کہ مین بھی گروہ فقیرون سے ہون بلکہ

حلقه بگوش ایشانم آنگه بقوت استیناس محبوب از میان

فرمان بردار انکا ہون اُسوقت ساتھ طلب اُنس کرنے اس محبوب کے درمیان

تلاطم امواج محبت سر برآورد و گفت شعر

طمانچے لہرون دوستی سے سر اُٹھایا اور کہا

عجب است با وجودت که وجود من بماند	تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند
تعجب ہے تیرے وجود ہونے پر کہ میرا وجود باقی رہے	تو باتین کرنے لگے اور مجھے طاقت کلام کی باقی رہے

این بگفت و نعره بزد و جان بحق تسلیم کرد بیت

یہ کہا اور ایک نعرہ مارا اور مر گیا

عجب از کشته نباشد بدر خیمهٔ دوست	عجب از زنده که چون جان بدر آورد سلیم
تعجب اس مُردے سے نہین کہ موا خیمہ معشوق کے دروازہ پر	تعجب اس زندہ سے ہے کہ جان بچا لیگیا سلامت

حکایت یکے را از متعلمان کمال بہجتے بود و طیب لہجتے

ایک شخص شاگردون مین سے کمال حسن رکھتا تھا اور خوبی گفتگو کی

ومعلم از آنجا که حس بشریت است با حسن بشرهٔ او معاملتے

اور معلم کو اس راہ سے کہ تقاضائے بشریت ہے اسکی خوبصورتی کے ساتھ دلبستگی

داشت زجر و توبیخے که بر کودکان دیگر کردے در حق وے

تھی جھڑکی اور غصہ کہ اور لڑکون پر کرتا اُس کے حق مین

روا نداشتے و وقتیکه بخلوتش دریافتے گفتے قطعه

جائز نہ رکھتا اور جس وقت اُسے اکیلا پاتا تو کہتا

نه آنچنان بتو مشغولم ای بہشتی روی	که یاد خویشتنم در ضمیر می آید
ایسا تجھ سے مشغول نہین ہون مین اے حور لقا	کہ خیال اپنا میرے دل مین آتا ہو

ز دیدنت نتوانم که دیده بر بندم	اگر از مقابله بینم که تیر می آید
تیرے دیکھنے سے نہیں ہو سکتا کہ آنکھ بند کر لوں	اگرچہ دیکھوں کہ سامنے سے تیر آتا ہے

باری پسرش گفت چندانکه در آداب درس من نظر میفرمائی در

ایک مرتبہ لڑکے نے اُس سے کہا جیسا کہ میرے پڑھانے میں توجہ فرماتا ہے تو

آداب نفسم همچنین تامل میفرمای تا اگر در اخلاق من ناپسند

میرے اخلاق کی درستی میں بھی توجہ فرما یا کہ جو بیچ اخلاق میرے کے کوئی بات ناپسند

همی بینی که مرا آن پسندیده همی نماید بر آنم اطلاع فرمائی تا بتبدیل

دیکھتا ہو تو کہ میرے تئیں وہ پسندیدہ دکھلائی دیتی ہے اوپر اس کے مجکو خبر فرما کہ ساتھ بدلنے

آن سعی کنم گفت ای پسر این سخن از دیگری پرس

اُسکے کوشش کروں کہا اے لڑکے یہ بات دوسرے سے پوچھ

که آن نظر که مرا باتست جز هنر نمی بینم قطعه

کہ وہ نظر کہ میرے تئیں ساتھ تیرے ہے سوا ہنر کے نہیں دیکھتا ہوں

چشم بد اندیش که برکنده باد	عیب نماید هنرش در نظر
دشمن کی آنکھیں نکلی ہوئی ہو جیو	عیب دکھلائی دیتا ہے ہنر اُسکی نظر میں
ور هنری داری و هفتاد عیب	دوست نبیند بجز آن یک هنر
اور اگر ایک ہنر رکھتا ہے تو اور ستر عیب	دوست نہیں دیکھتا ہے سوای اسی ایک ہنر کے

حکایت شبی یاد دارم که یار عزیزم از در درآمد چنان

ایک رات یاد رکھتا ہوں کہ میرا یار عزیز دروازے سے آیا ایسا

بیخود از جای برجستم که چراغم باستین کشته شد شعر

بیخود اس جگہ سے اُچھلا میں کہ چراغ میرا آستین سے گل ہو گیا

سَرٰی طَیفُ مَن یَجلُو بِطَلعَتِهِ الدُّجیٰ	فَقُلتُ لَهُ اَهلاً وَّ سَهلاً وَّ مَرحَبَا
رات کو آیا خیال اُس شخص کا کہ روشن ہوتی ہے اسکی شکل سے تاریکی	پس کہا میں نے اسکے لیے آیا تو اہل کو اور آسانی کو اور خوشحال

بشست و عتاب آغاز کرد که در حال که مرا بدیدی چراغ بکشتی

معشوق نے ... اور خفا ہونا شروع کیا کہ اسوقت مجھے دیکھا تو نے چراغ گل کر دیا

بچه معنی گفتم بدو معنی یکے آنکه گمان بردم که آفتاب برآمد و دیگر آنکه

کس سبب سے کہا مین نے ساتھ دو معنی کے ایک وہ کہ گمان لیگیا مین کہ آفتاب نکلا اور دوسرے وہ کہ

این بیتم بخاطر گذشت قطعه

یہ بیت مجکو بیچ خاطر کے گذری

چون گرانے به پیش شمع آید	خیزش اندر میان جمع بکش
اگر کوئی شخص مکروہ شمع کے سامنے آوے	اوٹھ اُسے مجمع مین مار ڈال
ور شکر خنده ایست شیرین لب	آستینش بگیر و شمع بکش
اور اگر کوئی معشوق شیرین لب ہے	آستین اُسکی پکڑ لے اور شمع کو گل کر دے

حکایت یکے دوستے را که زمانها ندیده بود گفت کجائی

ایک دوست کے تئیں کہ مدتون سے نہ دیکھا تھا کہا کہان تھا تو

که مشتاق بودم گفت مشتاقی به که ملولی مثنوی

کہ مشتاق تھا مین کہا کہ مشتاق بہتر کہ رنجیدہ

دیر آمدی اے نگار سرمست	زودت ندهیم دامن از دست
مدت کے بعد آیا ہے تو اے محبوب بے پروا	جلدی نہ چھوڑونگا مین دامن تیرا ہاتھ سے
معشوق که دیر دیر بینند	آخر به ازان که سیر بینند
محبوب کو اگر بعد مدت دراز کے دیکھین	اُس سے بہتر ہے کہ جی بھر کے دیکھین

لطیفه شاهدے که با رفیقان آید بجفا کردن آمده است

وہ معشوق کہ رفیقون کے ساتھ آوے ظلم کرنے کو آیا ہے

بحکم آنکه از غیرت و مضادت خالی نباشد بیت

اسواسطے کہ رشک اور ضد سے خالی نہووے

اِذَا جِئْتَنِی فِی رُفْقَةٍ لِتَزُوْرَنِی
جب کہ آیا تو رفیقون کے ساتھ تا میری ملاقات کرے

وَاِنْ جِئْتَ فِی صُلْحٍ فَاَنْتَ مُحَارِبٌ
اگرچہ آیا تو واسطے صلح کے لیکن تو لڑنیوالا ہے

قطعہ
بیک نفس کہ در آمیخت یار با اغیار
ایکدم جو آمیزش کی معشوق نے اوروں سے

بسے نماند کہ غیرت وجود من بکشد
قریب ہے کہ رشک مجھے مار ڈالے

بخندہ گفت کہ من شمع جمعم ای سعدی
ہنسکر بولا کہ مین شمع محفل ہون اے سعدی

مرا ازان چہ کہ پروانہ خویشتن بکشد
مجھے اس سے کیا کام کہ پروانہ اپنے تئین مار ڈالے

حکایت یاد دارم کہ در ایام پیشین من و دوستے چون دو مغز بادام
یاد رکھتا ہون مین کہ جدائی کے دنوں مین مین اور ایک دوست مثل دو مغز بادام کے

در پوستے صحبت داشتیم ناگاہ اتفاق غیبت افتاد پس از مدتے
ایک چھلکے کے اندر آپس مین صحبت رکھتے تھے یکایک اتفاق جدا ہونے کا ہوا بعد مدت کے

کہ باز آمد عتاب آغاز کرد کہ درین مدت قاصدے نفرستادی گفتم
جو پھر آیا غصہ شروع کیا کہ اتنے دنون کوئی قاصد نہ بھیجا تو نے مین نے کہا

دریغ آمدم کہ دیدۂ قاصد بجمال تو روشن گردد و من محروم قطعہ
افسوس آیا مجکو کہ دیدہ قاصد کا ساتھ صورت تیری کے روشن ہووے اور مین بے نصیب ہون

یار دیرینہ مرا گو بزبان توبہ مدہ
میرے دوست قدیم کو کہدے کہ زبان سے مجھے توبہ نکر

کہ مرا توبہ بشمشیر نخواہد بودن
کہ مجھسے توبہ بزور شمشیر بھی نہو گی

رشکم آید کہ کسے سیر نگہ در تو کند
مجھے رشک آتا ہے کہ کوئی جی بھرکے تیری طرف دیکھے

باز گویم کہ کسے سیر نخواہد بودن
پھر کہتا ہون مین کہ کوئی تیرے دیکھنے سے سیر نہوگا

حکایت دانشمندے را دیدم کہ بکسے مبتلا شدہ و رازش از پردہ
ایک دانا کے تئین دیکھا مین نے کہ ساتھ کسی کے مبتلا ہوا اور بھید اس کا پردے سے

برملا افتادہ جور فراوان بردے و تحمل بیکران کردے بارے
باہر گرا ظلم بہت لے جاتا اور بردباری بیحد کرتا ایک بار

بلطافتش گفتم دانم که ترا در محبت این منظور علتی و بنای محبت بر زلتی
ساتھ مہربانی کے اسکو کہا مین نے جانتا ہون مین کہ تیرے تئین بیچ محبت اس معشوق کی ایک علت نہین ہے اور بنا محبت کی اوپر لغزش کی

نیست پس با وجود چنین معنی لائق قدر علما نباشد خود را متهم
نہین ہے پس باوجود ایسی بات کے لائق قدر عالمون کے نہووے اپنے تئین متہم

گردانیدن و جور بے ادبان بردن گفت اے یار دست عتابم از
کرنا اور ظلم بے ادبون کا لیجانا کہا اے یار ہاتھ غصے کا میرے

دامن بدار که بارها درین مصلحت که تو بینی اندیشه کردم صبرم بر جفای
دامن سے رکھ کہ کئی بار بیچ اس مصلحت کے کہ تو دیکھتا ہے اندیشہ کیا مین نے صبر میرا اوپر ظلم

او سهل تر همی نماید از نادیدن او و حکیمان گویند دل بر مجاهدت
اسکے کے سہل زیادہ معلوم ہوتا ہے نہ دیکھنے اسکے سے اور دانا کہتے ہین دل اوپر رنج اور محنت کے

نهادن آسان ترست که چشم از مشاهدت فرو گرفتن مثنوی
رکھنا آسان زیادہ ہے کہ آنکھ دیکھنے سے بند کرنا

هر که دل پیش دلبرے دارد — ریش در دست دیگرے دارد
جس کا دل کسی معشوق سے لگا ہوا ہے — داڑھی دوسرے کے ہاتھ مین رکھتا ہے

آهوی با لهنگ در گردن — نتواند بخویشتن رفتن
ہرن گردن مین رسی پڑی ہوئی — خود بخود نہین چل سکتا ہے

آنکه بی او بسر نشاید برد — گر جفائے کند بباید برد
وہ شخص کہ بغیر اسکے بسر نہ چاہیے لیجانا — جو ظلم کرے چاہیے لیجانا

روزے از دوست گفتمش زنهار — چند ازان روز گفتم استغفار
ایک دن دوست سے کہا مین نے اسکو پناہ — کتنا اس دن سے کہا مین نے توبہ

نکند دوست زینهار از دوست — دل نهادم بدانچه خاطر اوست
نہ کرے دوست پناہ دوست سے — دل رکھا مین نے ساتھ اس چیز کے کہ ارادہ اسکا ہے

گر بہ لطفم بنزد خود خواند جو ساتھ مہربانی کے مجکو پاس اپنے بلاوے	ور بہ قہرم براند او داند اور جو ساتھ غصے کے مجکو دور کرے وہ جانے

حکایت در عنفوان جوانی چنانکہ افتد ودانی باشاہدے سرے وسرّے

شروع جوانی مین جیسا کہ اکثر اتفاق ہوتا ہے اور تو خوب جانتا ہے کہ ایک خوبصورت لڑکے سے علاقہ محبت کا

داشتم بحکم آنکہ حلقے داشت طیب الاداء وخلقے کالبدر فی الدجی بیت

رکھتا تھا مین اُس سبب سے کہ گلا رکھتا تھا بہت ہی خوش آواز اور صورت جیسا کہ چودھوین رات کا چاند تاریکی مین

آنکہ نبات عارضش آب حیات میخورد وہ کہ روئیدگی رخسار اُسکے کی آب حیات کھاتی ہے	در شکرش نگہ کند ہر کہ نبات میخورد بیچ ہونٹھ اُسکے کے جو نگاہ کرے گویا مصری کھاتا ہے

اتفاقاً خلاف طبع از وے حرکتے بدیدم کہ نپسندیدم

اتفاقات سے خلاف طبع اُس سے ایک حرکت دیکھی مین نے کہ مجھے پسند نہ آئی

دامن از و برکشیدم ومہرہ برچیدم وگفتم بیت

دامن اُس سے کھینچا مین نے اور مہرہ اُسکی محبت کا اُٹھا یا مینے اور کہا مین نے

برو ہر چہ می بایدت پیش گیر جا جو کچھ تیرا جی چاہے کر تو	سر ما نداری سر خویش گیر ہمارا خیال نہین رکھتا ہے تو ملیا جا

شنیدم کہ ہمیرفت ومیگفت بیت

سنا مین نے کہ چلا جاتا تھا اور کہتا تھا

شب پرہ گر وصل آفتاب نخواہد چمگادڑ اگر ملنا آفتاب کا نہ چاہے	رونق بازار آفتاب نکاہد آفتاب کے بازار کی رونق نہین گھٹتی

این بگفت وسفر کرد وپریشانی او درمن اثر کرد شعر

یہ کہا اور سفر کیا اور اوسکی پریشانی نے میرے دل مین اثر کیا

فقدت زمان الوصل والمرء جاھل کھو دیا مینے زمانہ وصال کو اور آدمی نہین جانتا	بقدر لذیذ العیش قبل المصائب قدر لذت عیش کی قبل رنج اُٹھانے کے

شعر بازآی و مرا بکش که پیشت مردن — خوشتر که پس از تو زندگانی کردن

پھر آ اور مجھے قتل کر کر تیرے سامنے مرنا — بہتر ہے تیرے بعد جینے سے

اما بشکر و منتِ باری پس از مدتے باز آمد آن حلق داؤدی متغیر شدہ

لیکن ساتھ شکر اور احسان خدا کے پیچھے ایک مدت کے پھر آیا وہ آواز حضرت داؤد کی سی بدل گئی

و جمال یوسفی بزیان آمدہ و بر سیب زنخدانش ہمچو بہ گردی نشستہ و رونق

اور خوبصورتی یوسف کی سی نقصان میں آئی اور سیب زنخدان اُسکے پر بہی کے گرد بیٹھی ہوئی اور رونق

بازار حسنش شکستہ متوقع کہ در کنارش گیرم کنارہ گرفتم و گفتم **قطعہ**

بازار حسن اُسکے کی ٹوٹی امیدوار کہ بیچ گود کے اُسکو لون مین کنارہ پکڑا مینے اور کہا مین نے

آن روز کہ خطِ شاہدت بود — صاحب نظر از منظر براندے

اُس روز کہ خط پسندیدہ تیرا تھا — عاشق کو سامنے سے ہٹا دیا تو نے

امروز بیامدی بصلحش — کش فتحہ و ضمہ بر نشاندی

آج آیا اُس سے صلح کرنے کو — جب کہ اُس خط پر زیر اور پیش بٹھایا تو نے

نظم تازہ بہارِ تو کنون زرد شد — دیگ منہ کاتش ما سرد شد

لہلہاتا ہوا سبزہ تیرا اب زرد ہو گیا — ہوس وصال کی نہ کر کہ عشق ہمارا اُٹھ گیا

چند خرامی و تکبر کنی — دولتِ پارینہ تصور کنی

کب تک ناز سے چلے گا اور غرور کریگا تو — گذشتہ دولت کا خیال کرے گا تو

پیش کسے رو کہ خریدارِ تست — ناز بران کن کہ طلبگارِ تست

اُس شخص کے پاس جا جو تیرا خریدار ہو — ناز اُس سے کر جو تیرا خواہان ہو

قطعہ سبزہ در باغ گفتہ اند خوش است — داند آن کس کہ این سخن گوید

سبزہ باغ مین کہتے ہین کہ خوب ہوتا ہے — جانتا ہے وہ شخص جو یہ سخن کہے

یعنی از روے نیکوان خطِ سبز — دل عشاق بیشتر جوید

یعنے معشوقون کے منہ پر نقش سبزہ کا — عاشقون کے دل اکثر نے لیتا ہے

بوستان تو گندنازاری ست
تیرا باغ تو کھیت ہے گندنے کا

بس که بر میکنی و می روید
کہ کتنا ہی تو اُکھاڑتا ہے اور اُگتا جاتا ہے

رباعی اگر صبر کنی ور نکنی موی بنا گوش
تو نرمی کرے یا نہ کرے عالم نوخطی مین برابر ہی

این دولت ایام نکوئی بسر آید
کہ یہ زمانہ خوبصورتی کی دولت کا گزر جائے گا

گر دست بجان داشتمی همچو تو بر ریش
اگر قابو رکھتا مین جان پر مثل تیرے داڑھی پر

نگذاشتمی تا بقیامت که بر آید
نہ فرصت دیتا اُسے قیامت تک کہ نکلے

قطعه سوال کردم و گفتم جمال روی ترا
سوال کیا مین نے اور کہا کہ تیرے حسن رخسار کو

چه شد که مورچه بر گرد ماه جوشیده است
کیا ہوا جو چیونٹیان مہتاب کے گرد ہجوم کر رہی ہین

جواب داد ندانم چه بود رویم را
جواب دیا کہ مین نہین جانتا کہ کیا ہو گیا میرے چہرے کو

مگر بماتم حسنم سیاه پوشیده است
شاید میرے حسن کے غم مین سیاہ پوش ہے

حکایت یکے را پرسیدم از مستعربان ما تقول فی المردان گفت
ایک کو پوچھا مین نے عرب کے رہنے والون سے کیا کہتا ہے تو بیچ امردون کے کہا

لا خیر فیهم ما دام احدهم لطیفا یتخاشن فاذا خشن یتلاطف
نہین ہے خیر درمیان انکے جبتک کہ ایک انھونکا نرم اور نازک ہے سختی کرتا ہے پس جس وقت کہ سخت ہو گیا نرمی کرتا ہے

یعنی چندانکه لطیف و نازک اندام ست درشتی کند و سختی و چون سخت
یعنے جتنا کہ لطیف اور نازک بدن ہے سختی کرے اور سختی اور جبر سخت

و درشت شد چنانکه بکارے نیاید تلطف کند و دوستی نماید قطعه
اور سخت ہوا جیسا کہ بیچ کام کے نہ آوے نرمی کرے اور دوستی دکھلاوے

امرد آنگه که خوب و شیرین ست
امرد جب تک کہ خوب اور شیرین ہے

تلخ گفتار و تند خوے بود
تلخ کلام اور تند خو ہوتا ہے

چون بریش آمد و بلاغت شد
جب کہ داڑھی نکالی اور بالغ ہو گیا

مردم آمیز و مهر جوے بود
آدمیون سے ملنے والا اور خلیق ہوتا ہے

حکایت یکے را از علما پرسیدند کہ کسے با ماہروئے در خلوت نشستہ
کسی نے ایک کو عالمون مین سے پوچھا کہ ایک شخص معشوق کے ساتھ خلوت مین بیٹھا ہوا
و درہا بستہ و رقیبان خفتہ نفس طالب و شہوت غالب چنانچہ
اور دروازے بند کیے ہوے اور رقیب سوئے ہوئے دل مقاربت کو خواہان اور خواہش غالب جیسا کہ
عرب گوید التمر یانع والناطور غیر مانع ہیچ باشد کہ
عرب کہتا ہے خرما پختہ لگا ہوا ہے اور نگہبان مانع نہین ایسا کوئی ہووے کہ
بقوت پرہیزگاری ازوے بسلامت بماند گفت اگر از
کہ ایسے وقت مین مدد سے پرہیزگاری کی گناہ سے بچ رہے کہا اگر
مہرویان بسلامت ماند از بدگویان بے ملامت نماند شعر
معشوقون سے بچ رہے برا کہنے والون کی زبان سے نہین بچنے کا

وان سلم الانسان من سوء نفسه
اور اگرچہ بچ رہے انسان اپنے نفس کی برائی سے
فمن سوء ظن المدعی لیس یسلم
پر بدگمانی دشمن سے سلامت نہین رہتا

شعر شاید پس کار خویشتن بنشستن	لیکن نتوان زبان مردم بستن
ممکن ہے اپنے کام سے باز رہنا	لیکن نہین ہوسکتا آدمیون کی زبان کو بند کرنا

مثل طوطی را با زاغے در قفس کردند از قبح مشاہدت او در
ایک طوطی کو ایک کوے کے ساتھ پنجرے مین بند کر دیا طوطی اسکی مکروہ صورت سے
مجاہدت مے بود و میگفت این چہ طلعت مکروہ ست و
تکلیف مین تھی اور کہتی تھی یہ کیا شکل بری ہے اور
ہیئت ممقوت و منظر ملعون و شمائل ناموزون
صورت ناپسندیدہ اور چہرہ قابل لعنت کے اور خصلتین نالائق

یا غراب البین یا لیت بینی و بینک بعد المشرقین قطعه

اے کوّے فراق کے کاش کے جدائی ہوتی درمیان میرے اور تیرے مشرق اور مغرب کی کیا خوب ہوتا

علی الصباح بروی تو ہر کہ برخیزد	صباح روز سلامت برو مسا باشد
صبح کو جو شخص تیرا منھ دیکھ کے اُٹھے	روز عیش کی صبح اُسکے لیے شام ہو جاوے
بد اختری چو تو در صحبت تو بایستی	ولی چنانکہ توئی در جہان کجا باشد
تجھی سا بدبخت تیری صحبت مین چاہیے تھا	لیکن جیسا تو ہے جہان مین کہان ہے

عجب تر آنکہ غراب از مجاورت طوطی ہم بجان آمدہ بود و ملول شدہ

تعجب اس بات مین ہے کہ کوّا بھی طوطی کی مصاحبت سے عاجز آیا تھا اور رنجیدہ ہوا

لاحول کنان از گردش گیتی ہمی نالید و دستہاے تغابن در یکدیگر

لاحول پڑھتا ہوا زمانے کی گردش سے روتا تھا اور افسوس سے ہاتھ پر ہاتھ

می مالید کہ این چہ بخت نگون ست و طالع دون و ایام بوقلمون

ملتا تھا کہ یہ کیا نصیب اُلٹے ہین اور بخت ناقص اور نیرنگی زمانے کی

لائق قدر من آنستی کہ با زاغے بر دیوار باغی خرامان ہمی رفتمی شعر

لائق میرے مرتبے کے وہ تھا کہ ایک کوّے کے ساتھ کسی باغ کی دیوار پر ناز سے چلتا مین

پارسا را بس این قدر زندان	کہ بود ہم طویلہ رندان
پارسا کے واسطے اسی قدر کافی ہے قید خانہ	کہ ہو ہم صحبت شہدون کا

تا چہ گنہ کردہ ام کہ روزگارم بعقوبت آن در سلک صحبت چنین ابلہے

معلوم نہین کہ کیا گناہ کیا ہے مین نے کہ زمانے نے مجھے اُسکی تعزیر مین بیچ صحبت ایسے احمق

خود رای ناجنس ہرزہ درای بچنین بند مبتلا گردانیدہ است قطعہ

خود پسند ناجنس بیہودہ کے ایسی قید مین گرفتار کیا ہے

کس نیاید بپاے دیوارے	کہ بران صورتت نگار کنند
کوئی نہین آئیگا نیچے اُس دیوار کے	کہ تیری صورت اُسپر نقش کرین

گر ترا در بهشت باشد جای اگر تیرا بہشت مین مقام ہووے	دیگران دوزخ اختیار کنند اور لوگ دوزخ اختیار کرین

این ضرب المثل بدان آورده ام تا بدانی که چندان که دانا را از
یہ مثال اسواسطے لایا ہون مین تو جانے تو جتنی کہ عقلمند کے تئین
نادان نفرت ست نادان را از دانا وحشت قطعه
بے عقل سے نفرت ہے بے عقل کے تئین عقلمند سے وحشت ہے

زاهدی در میان رندان بود ایک زاہد رندون کی مجلس مین بیٹھا	زان میان گفت شاهدی بلخی اُس مجمع سے کہا ایک معشوق بلخی نے
گر ملولی ز ما ترش منشین اگر رنجیدہ ہے تو ہمسے منہ بنا کے مت بیٹھ	ور تو هم در میان ما تلخی رباعی اور تو بھی ہماری مجلس مین ناگوار ہے تو
جمعی چو گل و لاله بهم پیوسته ایک جماعت گل و لالے کی طرح باہم پیوستہ ہوئی	تو هیزم خشک در میان شان رسته تو شاخ خشک کی طرح انکے درمیان مین بیٹھا ہوا
چون باد مخالف و چو سرما ناخوش مثل ہوائے ناموافق کے اور مثل سردی کے ناپسند ہے	چون برف نشسته و چو یخ بر بسته مثل برف کے بیٹھا ہوا اور مانند اولے کے بند جما ہوا

حکایت رفیقی داشتم که سالها با هم سفر کرده بودیم و نان و نمک
ایک رفیق رکھتا تھا مین کہ برسون ساتھ سفر کیا تھا اور روٹی اور نمک
خورده و بیکران حقوق صحبت ثابت شده آخر بسبب نفع اندک آزار خاطر
کھایا تھا اور بہت حقوق صحبت کے ثابت ہوئے تھے آخر بسبب تھوڑے فائدے کی تکلیف خاطر
من روا داشت و دوستی سپری شد و با اینهمه از هر دو طرف دلبستگی بود بحکم آنکه
کو گوارا کیا اور دوستی تمام ہو گئی اور اس سبب سے دونون طرف سے ایک دلبستگی تھی اس راہ سے
شنیدم که روزی دو بیت از سخنان من در مجمعی میگفتند قطعه
سنا مین نے کہ ایک دن دو بیت میرے کلام سے ایک مجلس مین پڑھتے تھے

نگارِ من چو در آید بخنده نمکین
معشوق میرا اگر ہنسنے نمکینی سے
چه بودے از سرِ زلفش بدستم افتادے
کیا خوب ہوتا اگر زلف اسکی میرے ہاتھ مین آجاتی

نمک زیاده کند بر جراحتِ ریشان
نمک زیاده کرتاہے عاشقون کے زخم پر
چو آستین کریمان بدستِ درویشان
مثل آستین اہل سخاوت کے فقیرون کے ہاتھ مین

طائفهٔ دوستان بر لطفِ این سخن نه که بر حسنِ سیرتِ خویش گواهی
کچھ لوگون نے دوستون سے اوپر خوبی اس سخن کے نہین بلکه اپنی خوبیِ خلقی پر گواہی
داده بودند و آفرین کرده و آن دوست همدران جمله مبالغت نموده
دی تھی اور تعریف کی اور اسنے بھی اُس محفل مین مبالغه کیا تھا
فوتِ صحبتِ دیرین تاسف خورده و بخطای خویش اعتراف کرده معلوم شد
صحبتِ قدیم کے گذر جانے پر افسوس کھایا اور ساتھ خطا اپنی کے اقرار کیا معلوم ہوا
که از طرف او هم رغبتے هست این بیتها فرستادم و صلح کردم قطعه
کہ طرف اُسکی سے بھی ایک رغبت ہے یہ بیتین بھیجین مینے اور صلح کی مین نے

نه ما را در جهان عهد و وفا بود
نہین ہمارے آپس مین قول اور اقرار تھا
یک باره از جهان دل در تو بستم
بالکلیه جہان سے مین نے قطع کر دل تجھی سے لگایا
هنوزت گر سرِ صلح ست باز آ
اب بھی تجھے اگر خیال صلح کا ہے پھر آ

جفا کردی و بد عهدی نمودی
ظلم کیا تونے اور بد عہدی کی تونے
ندانستم که برگردی بزودی
نہین جانتا تھا مین کہ تو ایسا جلد پھر جاویگا
کزان محبوب تر باشی که بودی
کہ اُس سے عزیز تر ہوگا تو کہ آگے تھا

حکایت یکے را زنے صاحب جمال درگذشت و مادر زن
ایک شخص کی جورو خوبصورت مرگئی اور ساس
فرتوت بعلت کابین در خانه متمکن بماند و مرد از محاورت و بجان
بڑھیا بسبب دعوے مہر کے اُسکے گھر مین ٹھہری رہی مرد اسکی مصاحبت سے بجان

رنجیدی واز محاورت او بیچاره ندیدی تا گروهی آشنایان

نہایت رنجیدہ تھا اور گفتگو اسکی سے تدبیر نہ دیکھتا تھا تو ایک گروہ آشنایوں کا

بپرسیدن آمدندش یکی گفت چگونهٔ در مفارقت آن یار عزیز گفت

واسطے پوچھنے کے آیا اسکو ایک نے کہا کس طرح ہے تو بیچ جدائی اُس یار عزیز کے کہا

نادیدن زن چنان دشوار نیست که دیدن مادر زن مثنوی

نہ دیکھنا جورو کا ایسا سخت نہیں ہے کہ دیکھنا جورو کی ماں کا

گل بتاراج رفت وخار بماند
پھول لٹ گیا اور کانٹا رہ گیا

گنج برداشتند ومار بماند
خزانہ لوگوں نے اُٹھا لیا اور سانپ رہ گیا

دیده بر تارک سنان دیدن
آنکھ کو نوک نیزے پر دیکھنا

خوشتر از روی دشمنان دیدن
بہتر ہے دشمنوں کے منہ دیکھنے سے

واجب است از هزار دوست برید
واجب ہے ہزار دوستوں سے قطع کرنا

تا یکی دشمنت نباید دید
تو ایک دشمن اپنا نہ دیکھنا چاہیے

حکایت یاد دارم که در ایام جوانی گذری داشتم در کویی ونظری با پری‌رویی

یاد رکھتا ہوں میں کہ جوانی کے موسم میں آمد و رفت رکھتا تھا ایک کوچہ میں اور نظر رکھتا تھا میں ایک محبوب پر

در تموزی که حرورش دهان بخوشانیدی وسمومش مغز در استخوان

شدت گرمی میں کہ گرمی اُسکی منہ خشک کرتی اور لو اُسکی ہڈی کے مغز کو

بجوشانیدی از ضعف بشریت تاب آفتاب هجیر نیاوردم والتجا

پگھلاتی عاجزی بشریت سے تاب دھوپ دوپہر کی نہ لایا میں اور التجا

بسایهٔ دیواری کردم مترقب که کسی حر تموز از من ببرد آبی

ایک سایہ دیوار کی طرف لیگیا میں انتظار اس بات کا کہ کوئی حرارت گرمی کی مجھ سے ساتھ ٹھنڈے پانی کے

فرو نشاند که ناگاه از ظلمت دهلیز خانه روشنائی بتافت یعنی

بجھاوے کہ یکایک تاریکی دہلیز گھر سے ایک روشنی چمکی یعنی

جمالیکه زبان فصاحت از بیان صباحت او عاجز آید چنانکه در شب تاری

وہ جمال کہ زبان فصاحت کی بیان خوبصورتی اسکی سے عاجز آئی جیسا کہ بیچ رات اندھیاری کے

صبح بر آید یا آب حیات از ظلمات بدر آید قدحی برفاب در دست

صبح نکل آوے یا آب حیات ظلمات سے باہر آوے ایک پیالہ آب برف کا بیچ ہاتھ کے

گرفته و شکر در آن ریخته و بعرق آمیخته ندانم که بگلابش مطیب

لیے ہوئے اور شکر بیچ اسکے ڈالے ہوئے اور عرق ملایا ہوا نہیں جانتا ہوں کہ ساتھ گلاب کے اسکو خوشبودار

کرده بود یا قطرهٔ چند از گل رویش دران چکیده فی الجمله

کیا تھا یا قطرے کتنے گلاب کے اپنے منہ اسکے سے بیچ اسکے ٹپکے تھے حاصل کلام

شربت از دست نگارینش برگرفتم و بخوردم و عمر از سر گرفتم

شربت ہاتھ نگارین اسکے سے لیا مین نے اور پیا مین نے اور عمر دوبارہ گویا پالی مین نے

قطعه

ظَمَأٌ بِقَلْبِی لَا یَکَادُ یُسِیغُهُ

ایک پیاس ہے میرے دل مین کہ نہین بجھا سکتا اسکو میٹھ

رَشْفُ الزُّلَالِ وَلَوْ شَرِبْتُ بُحُوْرًا

میٹھے پانی کا اگر چہ پی جاؤن مین دریا

خرم آن فرخنده طالع را که چشم

شگفتگی ہے اس مبارک طالع کو کہ اسکی آنکھ

بر چنین روی اوفتد هر بامداد

ایسے منہ پر پڑے ہر صبح کو

مست می بیدار گردد نیم شب

مست شراب کا ہوش مین آتا ہے آدھی رات کو

مست ساقی روز محشر بامداد

مست عشق ساقی کا روز قیامت کی صبح کو

حکایت سالی محمد خوارزم شاه رحمة الله علیه با ختا برای

ایک سال محمد خوارزم شاہ نے رحمت اللہ تعالیٰ کی اوپر اسکے ساتھ والی ختا کے واسطے

مصلحتی صلح اختیار کرد بجامع کاشغر درآمدم پسری را دیدم نحوی در غایت

ایک مصلحت کے صلح اختیار کی مسجد کاشغر مین آیا میں ایک لڑکے کو دیکھا نحو مین نہایت

اعتدال و بنهایت جمال چنانکه در امثال گویند نظم
خوب اور بہت خوبصورت جیسا کہ ایسے معشوقوں کی مثال میں کہتے ہیں

معلمت همه شوخی و دلبری آموخت	جفا و ناز و عتاب و ستمگری آموخت
معلم نے ایسے تمام شوخی اور معشوقی سکھلائی	ستم اور ناز اور غصہ اور ظالمی سکھلائی
من آدمی بچنین شکل و قد و خوی و روش	ندیده ام مگر این شیوه از پری آموخت
میں نے آدمی ایسی صورت اور عادت اور رفتار کا	نہیں دیکھا شاید یہ انداز اُسنے پری سے سیکھا

مقدمهٔ نحو زمخشری در دست داشت و همی خواند ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا وَکَانَ الْمُتَعَدِّی
مقدمہ نحو زمخشری کا بیچ ہاتھ کے لیے پڑھتا تھا مارا زید نے عمرو کو اور ہوا متعدی
گفتم ای پسر خوارزم و ختا صلح کردند و زید و عمرو را خصومت هنوز باقیست
کہا میں نے اے بیٹے خوارزم اور ختا نے صلح کی اور زید اور عمرو کے بیچ دشمنی اب تک باقی ہے
بخندید و مولدم پرسید گفتم خاک پاک شیراز گفت از سخنان سعدی چه داری گفتم نظم
ہنسا اور جگہ پیدائش میری کی پوچھی کہا میں نے خاک پاک شیراز کہا باتوں سعدی سے کیا یاد رکھتا ہے تو کہا میں نے

بُلِیتُ بِنَحْوِیٍّ یَصُولُ مُغَاضِبًا	عَلَیَّ کَزَیْدٍ فِی مُقَابَلَةِ الْعَمْرٖو
گرفتار ہوا میں ایسے نحوی کا کہ حملہ کرتا ہے غصے سے	مجھ پر جیسے زید مقابلے میں عمرو کے
عَلٰی جَرِّ ذَیْلٍ لَیْسَ یَرْفَعُ رَأْسَهٗ	وَهَلْ یَسْتَقِیمُ الرَّفْعُ مِنْ عَامِلِ الْجَرِّ
اور کھینچنے دامن تلے نہیں اُٹھاتا ہے سر کو	آیا درست آتا ہے پیش عامل زیر سے

لختی باندیشه فرو رفت و گفت غالب اشعار او درین زمین
ایک ساعت غور میں گیا اور بولا کہ اکثر اشعار اُسکے بیچ اس زمین کے
بزبان پارسیست اگر بگوئی بفهم نزدیک تر باشد گفتم مثنوی
زبان فارسی میں ہیں اگر وہ پڑھے تو جلد سمجھ میں آئیں میں نے کہا

طبع ترا تا هوس نحو کرد	صورت عقل از دل ما محو کرد
تیری طبیعت کو جب سے ہوس نحو کی ہوئی	صورت عقل کی ہمارے دل سے مٹ گئی

ای دل عشاق بدام تو صید اے شخص دل عاشقون کے تیرے جال مین پھنسے ہین	ما بتو مشغول و تو با عمرو و زید ہم تجھسے مشغول ہین اور تو عمرو اور زید سے

بامدادان که عزم سفر مصمم شد کسی از کاروانیان گفتش که فلان
صبح کے وقت کہ قصد سفر کا مضبوط ہوا کسی نے قافلہ والون سے کہا اُسکو کہ فلانا
سعدیست دوان آمد و تلطف کرد و تأسف خورد که چندین مدت
سعدی ہے دوڑتا ہوا آیا اور مہربانی کی اور افسوس کھایا کہ اتنی مدت تک
چرا نگفتی که سعدی منم تا شکر قدوم بزرگان را بخدمت
کسواسطے نہ کہا تو نے کہ سعدی مین ہون کہ شکرگزاری بزرگون کے آنیکے بیچ خدمت سے کمر
میان بستمی گفتم ع با وجودت زمن آواز نیاید که منم
باندھتا مین کہا مین نے باوجود تیرے کے مجھسے آواز نہ آئی کہ مین ہون
گفتا چه شود اگر درین خطه روزی چند برآسایی تا بخدمت مستفید
کہا کیا ہووے جو بیچ اس شہر کے تھوڑے روز آرام لے تو کہ خدمت سے فائدہ مند
گردیم گفتم نتوانم بحکم این حکایت منظوم
ہووین ہم کہا مین نے یہ نہین کرسکتا مین موافق اس حکایت نظم کے

بزرگی دیدم اندر کوهساری ایک بزرگ کو دیکھا مین نے کوہستان مین	قناعت کرده از دنیا بغاری قناعت کیے ہوئے دنیا سے نقط ایک غار پر
چرا گفتم بشهر اندر نیایی مین نے کہا کیون شہر مین تو نہین آتا	که باری بندی از دل برگشایی کہ قید کی تکلیف دل سے اٹھا دے تو
بگفت آنجا پریرویان نغزند بولا وہان معشوقان لطیف ہین	چو گل بسیار شد پیلان بلغزند جب کیچڑ بہت ہو گئی ہاتھی پھسل جاتے ہین

این بگفتم و بوسه بر روی یکدیگر دادیم و وداع کردیم مثنوی
یہ کہا مین نے اور آپس مین منہ اُسکے اُسنے ہمارے مُنہ پر بوسہ دیا اور رخصت کیا

بوسہ دادن بروی یار چہ سود
بوسہ دینا دوست کے منہ پر کیا فائدہ

ہم دران لحظہ کردنش بدرود
کہ اسی وقت اسکو رخصت کرنا

سیب گفتی وداع یاران کرد
سیب نے گویا یاروں کو رخصت کیا

روی ازین نیمہ سرخ وزان سو زرد **شعر**
کہ منہ اسکا ایک طرف سے سرخ ہے اور ایک طرف سے زرد

اِن لَمْ اَمُتْ یَوْمَ الْوَدَاعِ تَاَسُّفًا
اگر میں نہ مرا دن روز رخصت کو تاسف سے

لَا تَحْسَبُوْنِیْ فِی الْمَوَدَّۃِ مُنْصِفًا
نہ جانو تم سنے مجھے محبت میں منصف

حکایت خرقہ پوشے در کاروان حجاز ہمراہ ما بود یکے از امرای عرب
ایک فقیر عرب کے قافلے میں ہمارے ساتھ تھا ایک شخص نے عرب کے امیروں میں سے
مر اورا صد دینار بخشیدہ تا قربانی کند دزدان خفاجہ ناگاہ برکاروان زدند و پاک
اسکو سو دینار دیے تو قربانی کرے قبیلہ بنی عامر کے رہزن ناگاہ قافلے پر آپڑے اور صاف
ببردند بازرگانان گریہ و زاری کردن گرفتند و فریاد بیفایدہ خواندن **شعر**
لے گئے سوداگروں نے رونا پیٹنا شروع کیا اور شور بیفائدہ اٹھانا

گر تضرع کنی وگر فریاد
اگر تو روے یا شور مچا دے

دزد زر باز پس نخواہد داد
چور مال پھیر نہ دے گا

مگر آن درویش صالح کہ بر قرار خویش ماندہ بود و تغیرے درو نیامدہ
لیکن وہ فقیر صالح کہ اپنی حالت پر تھا اور پریشان احوال نہیں ہوا
گفتم مگر آن معلومت را دزد نبرد گفت بلے بردند لیکن مرا آن الفتے
کہا میں نے شاید وہ تیرے روپے چور نہیں لے گیا کہا ہاں لے گئے لیکن مجھے ساتھ اسکے محبت
چنان نبود کہ بوقت مفارقت خستہ دلی باشد **بیت**
ایسی نہیں کہ جدا ہونے کے وقت پریشان اور مضطرب ہوتا میں

نباید بستن اندر چیز و کس دل
نہ چاہیے لگانا کسی چیز اور آدمی سے دل

کہ دل برداشتن کاریست مشکل
کیونکہ دل اٹھا لینا بہت کام دشوار ہے

گفتم موافق حال من است این چه گفتی که مرا در عهد جوانی با جوانی اتفاق مخالطت
کہا مینے کہ موافق حال میرے کے ہے یہ کہ کہا تونے کہ میرے تئین بیچ زمانہ جوانی کے ساتھ ایک جوان کے اتفاق دوستی کا
بود و صدق مودت تا بجایی که قبله چشمم جمال او بودی و سود سرمایه عمرم وصال او قطعه
تھا اور سچی دوستی تو اس جگہ تک کہ قبلہ آنکھ میری کا جمال اسکا ہوتا اور فائدہ پونجی عمر میری کا ملاپ اسکی

مگر ملائکه بر آسمان وگرنه بشر
شاید فرشتے آسمان پر ہوں وگرنہ آدمی
بحسن صورت او در زمین نخواهد بود
اسکی خوبصورتی کا زمین پر نہو گا

بدوستی که حرامست بعد از او صحبت
قسم ہے اس دوست کی کہ حرام ہے بعد اسکے صحبت
که هیچ نطفه چو او آدمی نخواهد بود
کہ کوئی نطفہ مثل اسکے آدمی نہو گا

ناگه پای وجودش بگل عدم فرو رفت و دود فراق از دودمانش برآمد
یکایک اسکی ہستی کا پاؤن نیستی کی کیچڑ مین جا رہا اور دھوان فراق کا اسکے خاندان سے ظاہر ہوا
روزها بر سر خاکش مجاورت کردم و از جمله که بر فراق او گفتم یکی این دو قطعه
بہت دنون اسکی قبر پر بیٹھا رہا مین اور ان سب کے اور جدائی اسکی کے کہا مینے ایک قطعہ تھا

کاج کان روز که در پای تو شد خار اجل
کاش اس دن کہ تیرے پاؤن مین گڑ گیا کانٹا موت کا
دست گیتی بزدی تیغ هلاکم بر سر
گردش زمانے کی مارتی تلوار موت کی میرے سر پر

تا درین روز جهان بی تو ندیدی چشمم
کہ آج کے دن دنیا کو تجھ سے خالی نہ دیکھتی میری آنکھ
این منم بر سر خاک تو که خاکم بر سر
اس حال مین مین ہون تیری قبر پر کہ خاک ہو جیو میرے سر

قطعه آنکه قرارش نگرفتی و خواب
وہ شخص کہ اسے چین اور نیند نہ آتی تھی
تا گل و نسرین نفشاندی نخست
جب تک گلاب کے پھول اور چنبیلی کو نہ بچھا لیتا پہلے

گردش گیتی گل رویش بریخت
زمانے کی گردش نے اسکے رخسارے کا پھول جھاڑ دیا
خاربنان بر سر خاکش برست
کانٹوں کے درخت اسکی قبر پر اُگے

بعد از مفارقت او عزم کردم و نیت جزم که بقیت زندگانی
بعد اسکی جدائی کے قصد کیا مینے اور نیت مضبوط کہ باقی عمر

فرش ہوس در نوردم و گرد مجالست نگردم **قطعہ**

فرش ہوس کا اٹھالون مین اور گرد ہمنشینی کے نہ پھرون مین

دوش چون طاؤس مینازیدم اندر باغ وصل	دیگر امروز از فراق یار می پیچم چو مار
کل شل طاؤس کے ناز کرتا تھا مین وصل کے باغ مین	اور آج یار کی جدائی سے پیچ و تاب کھاتا ہون سانپ کی طرح
سود دریا نیک بودی گر نبودی بیم موج	صحبت گل خوش بدی گر نیستی تشویش خار
نفع دریا کا اچھا ہوتا اگر نہوتا خوف لہر کا	صحبت پھول کی اچھی ہوتی اگر نہوتا اندیشہ کانٹے کا

حکایت یکی را از ملوک عرب حدیث لیلی و مجنون و شورش حال وی بگفتند کہ

ایک شخص سے عرب کے بادشاہون مین سے قصہ لیلی مجنون اور اُنکی عاشقی اور معشوقی کا بیان کیا کہ

باکمال فضل و بلاغت سر در بیابان نہادہ است و زمام اختیار از دست دادہ

باوجود کمال فضیلت اور بلاغت کے جنگل کو چلا گیا اور باگ اختیار کی چھوڑ دی

بفرمودش تا حاضر آوردند و ملامت کردن گرفت کہ در شرف نفس انسان چہ خلل

فرمایا تو اُسے حاضر کیا اور ملامت کرنے لگا کہ ذات آدمی کی بزرگی مین کیا نقصان

دیدی کہ خوی بہائم گرفتی و ترک صحبت مردم گفتی مجنون بنالید و گفت **شعر**

دیکھا تو نے کہ عادت چارپایون کی اختیار کی اور آدمیون سے ربط چھوڑ دیا۔ مجنون رویا اور کہا

وَرُبَّ صَدِیقٍ لَامَنِی فِی وِدَادِهَا	اَلَمْ یَرَهَا یَوْمًا فَیُوضِحُ لِی عُذْرِی
اور اکثر دوستون نے مجھے ملامت کی اُسکی محبت مین	کیا نہین دیکھا اُسے کسی دن تا ظاہر ہوجاتا میرا عذر
قطعہ کاج کانانکہ عیب من گفتند	رویت ای دلستان بدیدندی
کاش اُن لوگون نے کہ میری عیب جوئی کی	تیرا مُنھ اے محبوب دیکھتے
تا بجای ترنج در نظرت	بیخبر دستہا بریدندی
تاکہ عوض لیمون کے تیرے سامنے	عالم بیہوشی مین اپنے ہاتھ کاٹتے

تا حقیقت معنی بر صورت دعوی گواہی دادی فذٰلِکُنَّ الَّذِی لُمْتُنَّنِی فِیهِ

کہ حقیقت باطن کی ظاہر کے دعوی پر گواہ ہوجاتی یہ وہ غلام ہے کہ مجھے تم ملامت کرتی تھین اُسکے امر مین

ملک را در دل آمد که جمال لیلی مطالعت کند تا چه صورتست که موجب

بادشاہ کے دل میں آیا کہ حسن لیلے کا دیکھے کہ کیسی شکل ہے کہ سبب

چندین فتنه است پس بفرمودش طلب کردن در احیای عرب بگردیدند

اتنے فتنوں کا ہے پس فرمایا اسکو بلانا بیچ قبیلوں عرب کے لوگ پھرے

و بدست آوردند و پیش ملک در صحن سراچه بداشتند ملک در هیات او تامل کرد

اور بیچ ہاتھ کے لائے اور آگے بادشاہ کے صحن خیمہ میں بٹھایا بادشاہ نے بیچ صورت اسکی کے تامل کیا

نظرش حقیر آمد بحکم آنکه کمترین خدم حرم او بجمال از و در پیش بود و بزینت بیش مجنون

نظر اسکی کو ذلیل آئی موافق اس بات کے کہ کمترین لونڈیاں محل اسکی کی صورت میں اس سے بڑھی ہوئی اور زینت میں زیادہ مجنوں نے

بفراست دریافت و گفت از دریچهٔ چشم مجنون بایستی در جمال لیلی

دانائی سے جانا اور کہا جھروکہ آنکھ مجنون سے چاہیے بیچ جمال لیلے کے

نظر کردن تا سر مشاهدت او بر تو تجلی کند **قطعه**

نظر کرنا تو بھید دیکھنے اسکے کا اوپر تیرے تجلی کرے

مَا مَرَّ مِنْ ذِكْرِ الْحِمَى بِمَسْمَعِي	لَوْ سَمِعَتْ وُرْقُ الْحِمَى صَاحَتْ مَعِي
جو چیز کہ گذری یاد کرنے سبزی سے بیچ کان میرے کے	اگر سنتی قمری اور کبوتر سبزہ زار کے نالہ کرتے ساتھ میرے
يَا مَعْشَرَ الْخُلَّانِ قُولُوا لِلْمُعَا	فِي لَسْتَ تَدْرِي مَا لِقَلْبِ الْمُوجَعِ
اے گروہ دوستو کہو تم خاص کر تندرست کو تئیں	نہیں دریافت کرتا ہے تو وہ چیز کہ بیچ دل دردناک میرے کے ہے
نظم تندرستان را نباشد درد ریش	جز بهمدردی نگویم درد خویش
تندرستوں کو نہیں ہوتا درد زخم کا	سوائے ہمدرد کے نہ کہونگا اپنا درد دل
گفتن از زنبور بے حاصل بود	با یکی در عمر خود ناخورده نیش
حال بڑ کا کہنا بے سود ہے	ایک شخص تمام عمر نیش نہ کھائے ہے
تا ترا حالے نباشد همچو ما	حال ما باشد ترا افسانه پیش
جب تک تیرا حال مثل ہمارے نہ ہوگا	حال ہمارا تیرے سامنے کہانی ہے

حکایت قاضی همدان را حکایت کنند که با نعلبند پسرے

شہر ہمدان کے قاضی کی حکایت کرتے ہین کہ ایک نعلبند کے بیٹے پر

سرخوش بود و نعل دلش در آتش روزگاری در طلبش متلهف بود و

عاشق تھا اور دل اُسکا بیقرار ایک مدت تک اُسکی تلاش مین غمگین تھا اور

پویان و مترصد و جویان و بر حسب واقعه گویان **نظم**

سرگردان اور امیدوار اور متلاشی اور حسب حال کہتا تھا

در چشمم آمد آن سهی سرو بلند — بربود دلم ز دست و در پای فگند

مجھے دکھلائی دیا وہ معشوق خوش قد — اور لے گیا میرے ہاتھ سے دل کو اور روند ڈالا

این دیدهٔ شوخ می برد دل بکمند — خواهی که بکس دل ندهی دیده ببند

شوخ دیدہ کھینچتا ہے دل کمند سے — اگر تو چاہے کہ کسیکو دل نہ دے تو چاہیے کہ آنکھ بند کرلے

شنیدم که در گذری پیش قاضی باز آمد برخی ازان معامله بسمعش رسیده

سنا مین نے کہ ایک کوچے مین قاضی کے سامنے آیا تھوڑا اس گفتگو سے بیچ کان اُسکے کے پہونچا تھا

و زائد الوصف رنجیده دشنام بی تحاشا دادن گرفت و سقط گفتن و سنگ

اور بہت خفا ہوکر گالی بے تحاشا دی اور سخت کہا اور پتھر

برداشت و هیچ از بی حرمتی نگذاشت قاضی یکی را گفت از علمای معتبر که هم عنان او بود

اُٹھایا اور کوئی دقیقہ بے حرمتی کا نہ چھوڑا قاضی نے ایک کو کہا علماے معتبر مین سے کہ ساتھ اُسکے تھا

بیت آن شاهدی و خشم گرفتن بینش — وان عقده بر ابروی ترش شیرینش

یہ معشوقی اور غصہ ہونا اُسکا دیکھنا — اور یہ گرہ خوشنما اسکے ابروے پرشکن پر ملاحظہ کرنا

ضَرْبُ الْحَبِیبِ زَبِیبٌ

دوست کا مارنا میٹھا ہے

از دست تو مشت بر دهان خوردن — خوشتر که بدست خویشتن نان خوردن

تیرے ہاتھ سے مُنھ پر تھپڑ کھانا — بہتر ہے اپنے ہاتھ سے روٹی کھانا

فرد هماناز وقاحت او بوی سماحت می آید

معلوم ہوتا ہی کر اُسکی بے شرمی سے جوان مردی کی بو آتی ہی

انگور نو آورده ترش طعم بود	**روز دو سه صبر کن که شیرین گردد**
انگور نیا پیدا ہوا کھٹا ہوتا ہے	دو تین روز ٹھہر جا کہ میٹھا ہو جائیگا

این بگفت و بمسند قضا باز آمد چند از بزرگان عدول که در مجلس حکم وی بودندی

یہ کہا اور مسند قضا پر پھر آ بیٹھا کتنے لوگوں بزرگوں عادلوں سے کہ بیچ مجلس حکومت اُسکی کے تھے

زمین خدمت ببوسیدند که باجازت سخنی در خدمت بگوئیم اگرچه ترک ادبست و بزرگان گفته اند

زمین خدمت کی چومی کہ ساتھ اجازت کے ایک بات بیچ خدمت کے کہیں ہم اگرچہ چھوڑنا ادب کا ہے اور بزرگوں نے کہا ہے

بیت نه در هر سخن بحث کردن رواست	**خطا بر بزرگان گرفتن خطاست**
نہ ہر بات میں اُلجھنا جائز ہے	بندگوں پر اعتراض پکڑنا خطا ہے

ولیکن بحکم سوابق انعام خداوندی که ملازم روزگار بندگانست مصلحتی که

ولیکن ساتھ حکم اگلی نعمت دیے ہوئے صاحب کے کہ لازم حال بندوں کے ہے ایک مصلحت کہ

ببینند و اعلام نکنند نوعی از خیانت باشد طریق صواب آنست که با این پسر

دیکھیں اور خبر نہ کریں ایک طرح کی خیانت سے ہوتا ہے راہ نیکی کی وہ ہے کہ ساتھ اُس لڑکے کے

گرد طمع نگردی و فرش ولع در نوردی که منصب قضا پایگاهی منیع است

گرد لالچ کے نہ پھرے تو اور فرش حرص کا لپیٹے تو کہ مرتبہ قضا کا ایک مرتبہ بڑا ہے

که بگناهی شنیع ملوث نگردی و حریف اینست که دیدی و سخن اینکه شنیدی مثنوی

سنو کر تو بیچ ایک گناہ بد کے آلودہ ہووے تو اور لڑکے کا حال یہ ہے کہ دیکھا تو نے اور بات یہ کہ سُنی تو نے

یکی کرده بی آبروئی بسی		**چه غم دارد از ننگ آبروی کسی**
ایک شخص نے بہت بے عزتی کی	دار دارد	کیا پرواہ رکھتا ہے کسی کی حرمت اور عزت کا
بسا نام نیکوی پنجاه سال		**که یک نام زشتش کند پایمال**
بہت نام نیک پچاس برس کے ہیں		کہ ایک نام بد اُسے مٹا دیتا ہے

قاضی را نصیحت یاران یکدل پسند آمد و حسن رای قوم آفرین خواند و گفت

قاضی کے تئین نصیحت یارون ایک دل کی پسند آئی اور اوپر نیک عقل قوم کے آفرین پڑھی اور کہا

نظر عزیزان در مصلحت حال من عین صواب ست و مسئلہ بیجواب ولیکن شعر

نظر عزیزون کی بیچ مصلحت حال میرے کے نہایت ثواب ہے اور مسئلہ بے جواب ولیکن

وَلَوْ اَنَّ حُبّاً بِالْمَلَامِ یَزُوْلُ — لَسَمِعْتُ اِفْکاً یُفْتَرِیْہِ عَذُوْلُ شعر

اور جو تحقیق دوستی ملامت سے جاتی رہتی — البتہ سنتا مین جھوٹھ باندھی ہوئی منصف کو

نصیحت کن مرا چندانکہ خواہی — کہ نتوان شستن از زنگی سیاہی فرد

نصیحت کر مجھے جس قدر چاہے تو — کہ نہین ممکن ہے دھونا حبشی کے جسم سے سیاہی کو

ازیاد تو غافل نتوان کرد بہیچم — سر کوفتہ مارم نتوانم کہ بپیچم

تیری یاد سے مجھے غافل کوئی نہین کرسکتا کسی امر سے — سر کچلا ہوا سانپ ہون مین نہین پیچ کھا سکتا

این بگفت و کسی چند بہ تفحص حال او بر انگیخت و نعمت بیکران بریخت

یہ کہا اور بہت آدمی اُسکی تلاش کے لیے دوڑائے اور دولت بہت خرچ کی

و گفتہ اند ہر کرا زر در ترازوست زور در بازوست شعر

اور کہنے والون نے کہا ہے جس شخص کی ترازو مین روپیہ ہے اسکے ہاتھ مین زور ہے

ہر کہ زر دید سر فرود آرد — ور ترازوی آہنین دوش ست

جس نے روپیہ دیکھا سر جھکا دیا — اگرچہ ڈنڈی لوہے کی ترازو کی ہے

فی الجملہ شبی خلوتی میسر شد و ہمدران شب شحنہ را خبر شد قاضی ہمہ شب

حاصل کلام کا ایک رات خلوت میسر ہوئی اور اُسی رات کو کوتوال کو خبر ہوئی قاضی تمام رات

شراب در سر و شاہد در بر از تنعم نخفتی و بہ ترنم گفتی نظم

شراب بیچ سر کے اور معشوق بیچ بغل کے خوشی سے نہ سوتا اور راگ سے کہتا

امشب مگر بوقت نمیخواند این خروس — عشاق بس نکردہ ہنوز از کنار و بوس

آج کی رات کاش وقت پر یہ مرغ نہ بولتا — اگر عاشقون نے سیری نہین حاصل کی ابتک بوس و کنار سے

یکدم کہ چشم فتنہ بخفت ست زینہار
ایک دم کو فتنے کی آنکھ لگ گئی ہے البتہ

بیدار باش تا نرود عمر بر فسوس
جاگتا رہ تاکہ عمر افسوس مین نہ کٹے

تا نشنوی ز مسجد آدینہ بانگ صبح
جب تک نہ سُنے تو جمعہ مسجد سے اذان صبح کی

یا از در سرای اتابک غریو کوس
یا بادشاہ اتابک کے دولتخانہ سے شور نقارہ کا

لب از لب چو چشم خروس ابلہی بود
لب کو لب سے اٹھانا کہ مثل چشم مرغ کی سرخ ہی بیوقوفی کا ہو

برداشتن بگفتن بیہودہ خروس
شور بے فائدہ مرغ کے سبب سے

قاضی درین حالت بود کہ یکی از خدمتگاران در آمد و گفت چہ نشستہ خیز و تا
قاضی اسی حالت مین تھا کہ ایک شخص اُسکے نوکرون مین سے دروازہ سے آیا اور کہا کہ کیا بیٹھا ہی تو اُٹھ اور جب تک

پای داری گریز کہ حسودان بر تو دقی گرفتہ اند بلکہ حقی گفتہ اند تا مگر آتش فتنہ
طاقت رکھتا ہی تو بھاگ کہ حسد کرنے والون نے تجھ پر الزام رکھا ہی بلکہ سچ کہا ہے تو فتنے کی آگ

کہ ہنوز اندک ست باب تدبیر فرونشانیم مبادا کہ فردا چون بالا گیرد
کہ ابھی تھوڑی ہے تدبیر کے پانی سے ہم بُجھائین ایسا نہو کہ کل جو بھڑک اُٹھے

عالمے فرا گیرد قاضی بہ تبسم در و نظر کرد و گفت قطعہ
ایک عالم کو گھیرلے قاضی نے ہنسکر اُس کی طرف دیکھا اور کہا

پنجہ در صید بردہ ضیغم را
پنجہ طرف شکار کے لے گئے ہوئے شیر کو

چہ تفاوت اگر شغال آید
کیا پروا اگر گیدڑ آوے

روی در روی دوست کن بگذار
منھ معشوق کے مُنھ پر رکھ کر بے پروا ہو جا

تا عدو پشت دست می خاید
کہ دشمن حسرت اور ندامت سے اپنے ہاتھ کاٹتا ہے

ملک را ہم دران شب آگہی دادند کہ در ملک تو چنین منکری حادث شدہ است
بادشاہ کے تئین لوگون نے اسی رات کو خبر دی کہ تیری ملک مین اس طرح کا امر ناشایستہ ظہور مین آیا ہے

چہ فرمائی ملک گفت من او را از فضلای عصر میدانم و یگانۂ روزگار
کیا کہتا ہے تو بادشاہ نے کہا مین اُسکے تئین فاضلون زمانہ سے جانتا ہون مین اور یکتا زمانے کا

می شمارم باشد که معاندان در حق وی خوضی کرده اند بس این سخن

گنہگار نہین شاید کہ دشمنون نے بیچ حق اُسکے کے ایک کھوج کیاہے پس یہ بات

در سمع قبول من نیاید مگر آنگه که معاینت گردد که حکیمان گفته اند شعر

بیچ کان قبول میرے کے نہ آوے مگر اُسوقت کہ دیکھنا ہووے کہ حکیمون نے کہا ہے

بتندی سبکدست بردن بتیغ	بدندان گزد پشت دست دریغ
ساتھ غصے کے جلد ہاتھ لیجانا اوپر تلوار کے	ساتھ دانتونکے کاٹے پیٹھ ہاتھ افسوس کی

شنیدم که سحرگاه با تنی چند خاصان به بالین قاضی آمد شمع را دید استاده

سنا مین نے کہ صبح کو وقت وہ بادشاہ کئی مصاحبون کے ساتھ قاضی کی سرہانے آیو بجا شمع کو دیکھا قائم

و شاهد نشسته و می ریخته و قدح شکسته و قاضی در خواب مستی بیخبر

اور معشوق بیٹھا ہوا اور شراب گری ہوئی اور پیالہ ٹوٹا ہوا اور قاضی مستی کے خواب مین بیخبر

از ملک هستی بلطف اندک اندک بیدارش کرد که خیز که آفتاب آمد قاضی

ملک وجود سے نرمی سے تھوڑا تھوڑا جگا نا کیا کہ اُٹھ کہ آفتاب نکل آیا قاضی

دریافت که حال چیست گفت از کدام جانب گفت از جانب

سمجھ گیا کہ حال کیا ہے بولا کس طرف سے کہا جانب

مشرق گفت الحمد لله که هنوز در توبه همچنان بازست بحکم حدیث

پورب سے بولا شکر خدا کا کہ ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے بموجب حدیث کے

لَا یُغْلَقُ بَابُ التَّوْبَةِ عَلَى الْعِبَادِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ

نہین بند ہوگا دروازہ توبہ کا بندون پر یہان تک کہ آفتاب برآمد ہو

مَغْرِبِهَا اَسْتَغْفِرُكَ اللّٰهُمَّ وَ اَتُوْبُ اِلَیْكَ قطعه

پچھم کی طرف سے استغفار کرتا ہون مین خدا سے اور توبہ کرتا ہون مین طرف اُسکے

این دو چیزم بر گنه انگیختند	بخت نافرجام و عقل ناتمام
ان دو چیزون نے مجھے گناہ کرنے پر مستعد کیا	طالع بد نے اور عقل ناقص نے

اگر گرفتارم کنی مستوجبم — ور ببخشی عفو بهتر زانتقام

اگر مجھے قید کرے تو اسکے لائق ہون — اور اگر معاف کردے تو عفو بہتر ہے عوض لینے سے

ملک گفت توبه درینحالت که بر جزای گناه خویش اطلاع یافته سودی

بادشاہ نے کہا توبہ اس حال مین کہ اپنے سزاے گناہ کی خبر پائی تو نے فائدہ

نکند فلم یک ینفعهم ایمانهم لما راوا باسنا قطعه

نہین کرتی نہین نفع کیا کافرون کو ایمان نے جب دیکھا اُن لوگون نے عذاب ہمارا

چه سود از دزدی آنگه توبه کردن — که نتوانی کمند انداخت بر کاخ

کیا فائدہ رکھتا ہے چوری سے اسوقت توبہ کرنا — کہ کمند ہی نہین ڈال سکتا تو محل پر

بلند از میوه گو کوتاه کن دست — که کوته خود ندارد دست بر شاخ

بلند قد کو کہدے کہ میوے سے ہاتھ کوتاہ کرے — کیونکہ کوتاہ قد آپ ہی نہین رکھتا قدرت شاخ پر

ترا با وجود چنین منکری که ظاهر شد سبیل خلاص صورت نه بندد

تجھے باوجود ایسے فعل بد کے کہ واقع ہوا چھٹکارا ممکن نہین ہے

این بگفت و موکلان عقوبت در وی آویختند گفت مرا در خدمت

یہ کہا اور عذاب کرنے والے اُس سے لپٹ گئے کہا مجھے خدمت

سلطان یک سخن باقیست ملک بشنید و گفت آن چیست گفت قطعه

بادشاہ مین ایک بات کہنی باقی ہے بادشاہ نے سنا اور کہا وہ بات کیا ہے

بآستین ملالی که بر من افشاندی — طمع مدار که از دامنت بدارم دست

اتنے غصے کہ تو نے مجھ پر کیا — یہ خیال مت کر کہ تیری دامن سے ہاتھ کھینچ لون مین

اگر خلاص محالست ازین گنه که مراست — بدان کرم که تو داری امیدواری هست

اگر خلاص مشکل ہی بہت اس گناہ کہ مجھسے ہوگیا ہے — اُس صفت بخشایش سے کہ تو رکھتا ہے امیدواری ہے

ملک گفت این لطیفه بدیع آوردی و این نکته غریب گفتی ولیکن

بادشاہ نے کہا یہ لطیفہ نیا لایا تو اور یہ بات نادر کہی تو نے ولیکن

محال عقلست وخلاف نقل که ترا فضل و بلاغت امروز از چنگ عقوبت من

محال عقل ہے اور خلاف حدیث کہ تیرے تئین فضل اور بلاغت آج کے دن پنجۂ عذاب میرے سے

رہائی دہد مصلحت آن بینم که ترا از قلعه بزیر اندازم که دیگران نصیحت

رہائی دیوے مصلحت یہ دیکھتا ہون کہ تجھے قلعے سے نیچے گرا دون اسلیے کہ اور لوگ نصیحت

پذیرند و عبرت گیرند گفت اے خداوند جهان پروردهٔ نعمت این خاندانم

قبول کرین اور دہشت پکڑین بولا اے مالک جہان کے پالا ہوا نعمت اس گھرانیکا ہون مین

و این جرم تنها در جهان نه من کرده ام دیگر را ابینه از

اور بیگناہ فقط مین نے نہین کیا ہے مین نے دوسرے کے تئین ڈال

تا من عبرت گیرم ملک را خنده گرفت و بعفو از سر جرم او برخاست

تاکہ مین دہشت پکڑون مین پادشاہ کو ہنسی آئی اور از راہ بخشش کے اسکے گناہ سے درگذرا

و متعنتان را که اشارت بکشتن او همی کردند گفت شعر

اور عیب ڈھونڈھنے والون کے تئین کہ اشارہ واسطے مارنے اوسکے کے کرتے تھے کہا

همه حمال عیب خویشتنید جو لوگ کہ اوٹھانیوالے عیب اپنے کے ہین	طعنه بر عیب دیگران مزنید طعنہ اوپر عیب اور ون کے نہ مارین

حکایت منظومه

کہانی نظم مین

جوانی پاکباز و پاک رو بود ایک جوان پاکباز اور پاک چلنے والا تھا	که با پاکیزه روئے در گرو بود کہ ساتھ ایک پاکیزہ منھ کے عاشق تھا
چنین خواندم که در دریای اعظم ایسا پڑھا مین نے کہ بیچ دریا بڑے کے	بگردابے در افتادند باهم بیچ ایک بھنور کے گرے آپس مین
چو ملاح آمدش تا دست گیرد جو ملاح آیا کہ ہاتھ پکڑے اوس کا	مبادا کاندران حالت بمیرد ایسا نہو کہ اوس حالت مین مرے

همیگفت از میان موج تشویر
یہی کہتا تھا پریشانی کی سے
مرا بگذار و دست یار من گیر
میرے تئیں چھوڑ اور ہاتھ میرے یار کا پکڑ

درین گفتن جهانی بروی آشفت
بیچ اس کہنے کے ایک جہان جوش مین آیا
شنیدندش که جان میداد و میگفت
سُنا اسکو کہ جان دیتا تھا اور کہتا تھا

حدیث عشق زان بطال منیوش
بات عشق کی اوس بطل سے مت سُن
که در سختی کند یاری فراموش
کہ بیچ سختی کے کرے یاری بھلانا

چنین کردند یاران زندگانی
ایسی کی ہے یاروں نے زندگانی
ز کار افتاده بشنو تا بدانی
تجربہ کار سے سُن تو جانے تو

که سعدی راه و رسم عشقبازی
کس لیے کہ سعدی راہ و رسم عشقبازی کی
چنان داند که در بغداد تازی
ایسی جانتا ہے کہ بیچ بغداد کے زبان عربی

دل آرامی که داری دل درو بند
دل آرام کہ رکھے تو دل بیچ اُسکے باندھ
دگر چشم از همه عالم فرو بند
پھر آنکھ تمام عالم سے بند کر

اگر مجنون و لیلی زنده گشتی
اگر مجنون اور لیلی زندہ ہوتے
حدیث عشق ازین دفتر نوشتی
بات عشق کی اس دفتر میں لکھتے

باب ششم در ضعف و پیری

باب چھٹا ناتوانی اور بڑھاپے مین

حکایت با طائفهٔ دانشمندان در جامع دمشق بحثی همیکردم که جوانی
ساتھ چند داناؤن کے دمشق کی مسجد مین کچھ بحث کرتا تھا مین کہ ایک جوان
در آمد و گفت درین میان کسے هست که زبان پارسی داند غالب
دروازے سے اندر گیا اور بولا اس مجمع مین کوئی شخص ہے کہ زبان فارسی جانے اکثر
اشارت بمن کردند گفتمش خیرست گفت پیری صد و پنجاه ساله
لوگون نے میری طرف اشارہ کیا مین نے کہا خیر ہے کہا ایک بوڑھا ڈیڑھ سو برس کا

در حالت نزع ست و بزبان عجم خیری همیگوید و مفهوم مانمی گردد اگر بگرم

قریب الموت ہے اور زبان عجم میں کچھ کہتا ہے کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا اگر از راہ مہربانی

رنجه شوی مژده یابی باشد که وصیتی همیکند چون بیابیش

چلیے تو اجر پائیے گا شاید کہ کچھ وصیت کرتا ہے جو اوپر بھرکانی اسکے کے

فرا از آمدم این بیت میگفت قطعه

آیا میں یہ بیت کہتا تھا

دمی چند گفتم برآرم بکام	دریغا که بگرفت راه نفس
ایک دم کہتے کہا میں نے برآوں میں ساتھ مقصد کے	افسوس کہ بند ہوئی راہ آمد و رفت دم کی
دریغا که برخوان الوان عمر	دمی چند خوردیم و گفتند بس
افسوس کہ اوپر خوان رنگ برنگ عمر کے	ایک دم کھایا میں نے اور کہا بس کر

معانی این سخن بزبان عربی باشامیان میگفتیم و تعجب همیکردند از عمر دراز و

معنی اس بات کے زبان عربی میں ساتھ شامیوں کے کہتے میں نے اور تعجب کرتے تھے عمر دراز

تاسف او همچنان بر حیات دنیا گفتم چگونه درین حالت گفت چه گویم قطعه

افسوس اسکے سے ایسا اوپر زندگی دنیا کے کہا میں نے کس طرح ہے تو بیچ اس حالت کے کہا کیا کہوں میں

ندیده که چه سختی همی رسد بکسی	که از دهانش بدر میکنند دندانی
نہیں دیکھا ہے تو نے کہ کیا سختی پہونچے اسکو	کہ منہ اسکے سے باہر کرتے ہیں دانت
قیاس کن که چه حالش بود در آن ساعت	که از وجود عزیزش بدر رود جانی
قیاس کر کہ کیا حال اسکا ہووے اس ساعت میں	کہ بدن عزیز اسکے سے باہر جاتی ہے جان

گفتم تصور مرگ از خیال بدر کن و وهم را بر طبیعت مستولی مگردان که

کہا میں نے صورت موت کا خیال سے باہر کر اور وہم کے تئیں اوپر طبیعت کے غالب مت کر کہ

فیلسوفان یونان گفته اند مزاج اگرچه مستقیم بود اعتماد بقا را نشاید

عقلائے یونان نے کہا ہے مزاج اگرچہ صحیح ہو اعتماد بقا کا لائق نہیں

و مرض اگرچه هائل بود ملالت کلی بر هلاک نکند اگر فرمائی طبیبی را

اور بیماری اگرچہ سخت ہو ملالت کلی مارنے پر نہیں کرتی اگر تو فرماوے کسی حکیم کو

بخوانیم تا معالجت کند دیده پر آب کرد و بخندید و گفت مثنوی

بلاویں کہ علاج کرے آنکھ میں آنسو بھر لایا اور ہنسا اور کہا

دست بر هم زند طبیب ظریف — چون خرف بیند اوفتاده حریف

افسوس کرتا ہے طبیب دانا — جب بیہوش دیکھے پڑا ہوا ہم صحبت کو

خواجه در بند نقش ایوانست — خانه از پای بست ویرانست

صاحب خانہ محل کے نقش کرنے کی فکر میں ہے — گھر بنیاد سے ویران

پیر مردی ز نزع می نالید — پیر زن صندلش همی مالید

ایک بڈھا جان نکلنے سے روتا تھا — بڑھیا صندل اسکے سر پر لگاتی تھی

چون مخبط شد اعتدال مزاج — نه عزیمت اثر کند نه علاج

جب مختل ہو گیا اعتدال مزاج کا — نہ افسون اثر کرتا ہے نہ دوا

حکایت

پیری را حکایت کنند که دختری خواسته بود و حجره بگل آراسته

ایک بڈھے کی نقل کرتے ہیں کہ ایک لڑکی سے عقد کیا تھا اور حجرہ کی کہگل کی تھی

و بخلوت با او نشسته و دیده و دل در و بسته شبهای دراز نخفتی و بذلها

اور تنہائی میں اسکو لیکر بیٹھا تھا اور دیدہ و دل اوس سے متعلق رکھتا تھا بڑی راتوں کو نہ سوتا اور ہنسی

و لطیفها گفتی باشد که وحشت و نفرت نگیرد و موانست پذیرد و از آن

اور دل لگی کی باتیں کہتا تھا شاید کہ وحشت اور نفرت نکرے اور انس قبول کرے حاصل کلام

جمله می گفت بخت بلندت یار بود و چشم دولت بیدار که بصحبت پیری افتادی پخته پرورده

ایک شب کہتا تھا نصیبا بلند یار تھا اور آنکھ دولت کی بیدار کہ صحبت ایک بڈھے کی پڑی تو پکا پالا ہوا

جهاندیده آرمیده سرد و گرم کشیده نیک و بد آزموده که حقوق صحبت بداند و شرط مودت

جہان دیکھا ہوا آرام کیا ہوا سرد و گرم زمانہ کا کھینچا ہوا نیک و بد آزمایا ہوا کہ حق صحبت کر جانے اور شرط دوستی کی

بجا آورد مشفق مہربان خوش طبع شیرین زبان مثنوی

بجا لاوے شفقت کرنے والا مہربانی کرنے والا اچھی طبیعت میٹھی زبان

تا توانم دلت بدست آرم	ور بیازاریم نیازارم
جب تک ہو سکے دل تیرا ہاتھ میں لوں	اور اگر تو مجھے ستائے میں آزردہ نکروں
ور چو طوطی شکر بود خورشت	جانِ شیرین فدای پرورشت
اور اگر مثل طوطی کے شکر تیری غذا ہو	جان شیرین تیری پرورش پر فدا ہو

نہ گرفتار آمدی بدست جوانی معجب خیرہ رای سر تیزی سبکپای کہ ہر دم

نہ پھنسی تو پھندے میں کسی جوان مغرور ضعیف العقل جلد باز راہی کے کہ ہر لحظہ

ہوسی پزد و ہر لحظہ رائی زند و ہر شب جائی خسپد و ہر روز یاری گیرد قطعہ

نئی حرص کرے اور ہر ساعت نئی آنچ لے اور ہر رات نئے مقام میں سووے اور ہر روز ایک نیا یار پیدا کرے

جوانان خرم اند و خوب رخسار	ولیکن در وفا با کس نپایند
جوان لوگ اگرچہ ہنس مکھ اور خوبصورت ہوتے ہیں	لیکن وفا میں کسی سے قائم نہیں رہتے
وفاداری مدار از بلبلان چشم	کہ ہر دم بر گلِ دیگر سرایند
وفاداری کی توقع بلبلوں سے نرکھو	کہ ہر ساعت ایک نئے پھول پر بولتے ہیں

اما خلاف پیران کہ بعقل و ادب زندگانی کنند نہ بمقتضای جہل و جوانی فرد

لیکن برخلاف بڈھے آدمی کہ عقل اور ادب سے زندگی بسر کرتے ہیں نہ نادانی اور جوانی کی اقتضا سے

ز خود بہتری جوی و فرصت شمار	کہ با چون خودی گم کنی روزگار
اپنے سے بہتر کو تلاش کر اور غنیمت جان	کہ اپنے مثل کے ساتھ اوقات ضائع کریگا

گفت چندان برین نمط بگفتم کہ گمان بردم کہ دلش در قید من آمد و صید

کہا اتنی باتیں میں نے اس طرح سے کہیں کہ مجھے گمان ہوا کہ دل اسکا میرے جال میں پھنس گیا اور اسیر

من شد ناگہ نفسی سرد از دل پردرد برآورد و گفت چندین سخن کہ گفتی ترازوی

ہو گئی کہ یکایک اوسنے دل پُر درد سے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور بولی اتنی باتیں کہ کہیں تونے بیچ ترازو کے

عقل من و زن آن یک سخن ندارد که وقتی از قبیلهٔ خویش شنیده‌ام که گفت

عقل میری کے وزن ایک بات کا نہیں رکھتا ہو کہ ایک وقت قوم اپنی سے سنا ہے میں نے کہ کہا

زنِ جوان را اگر تیری در پهلو نشیند به از آنکه پیری **قطعه**

عورت جوان کے تئیں اگر ایک تیر بیٹھے پہلو کے بہتر اس سے کہ ایک بڈھا

لَمَّا رَأَت بَینَ یَدَی بَعلِهَا

جس وقت دیکھا اس عورت نے سامنے خاوند اپنے کے

شَیئًا کَارخیٰ شَفَةِ الصَّائِم

ایک چیز کو مانند لٹکے ہوئے نرم روزہ دار کے

تَقُولُ هٰذَا مَعَهُ مَیِّتٌ

کہتی تھی وہ رنڈی یہ شخص ساتھ اسکے ایک مردہ ہے

وَاِنَّمَا الرُّقیَةُ لِلنَّائِم

اور سوا اسکے نہیں ہے کہ افسون واسطے سونیوالے کے ہے

رباعی زن کز بر مرد بی رضا برخیزد

رنڈی اگر مرد کے پاس سے ناخوش اٹھتی

بس فتنه و جنگ از آن سرا برخیزد

بہت فتنے اور لڑائیاں اس گھر سے پیدا ہوں

پیری که ز جای خویش نتواند خاست

بڈھا کہ اپنی جگہ سے نہیں اٹھ سکتا

اِلّا بعصا کیش عصا برخیزد

مگر لاٹھی کے زور سے کب اسکا آلت اٹھ سکتا ہے

فی الجمله امکان موافقت نبود بمفارقت انجامید چون مدت عدت

حاصل کلام کا موافقت ممکن نتھی جدائی ہوگئی جب زمانہ عدت کا

برآمد عقد نکاحش بستند با جوانی تند ترشروی تهیدست بدخوی جور و جفا

آخر ہوچکا اسکا عقد نکاح باندھا ایک جوان تندخو بدمزاج مفلس بدخو کیساتھ ظلم اور اذیت

کشیدی و رنج و عنا دیدی و شکر نعمت حق همچنان گفتی که الحمد لله که

کھینچتی اور رنج اور غم دیکھتی اور شکر نعمت خدا کا ویسا ہی کہتی کہ شکر خدا کا

از آن عذاب الیم برهیدم و بدین نعیم مقیم برسیدم **قطعه**

اس عذاب جانکاہ سے نکلی میں اور اس دولت دائمی کو پہنچی میں

روی زیبا و جامهٔ دیبا

منہ زینت دار اور کپڑا دیبا کا

صندل و عود و رنگ و بوی و هوس

صندل اور عود اور رنگ اور بو اور ہوس

این همه زینتِ زنان باشد — مرد را کیر و خایه زینت بس فرد

یہ سب زینت عورتوں کی ہووے — مرد کو کیر اور خایہ زینت بس ہے

با این همہ جور و تند خوئے — نازت بکشم کہ خوبروئے قطعہ

باوجود اس ظلم اور بدمزاجی کے — تیری ناز برداری کرون کہ تو خوبصورت ہے

با تو مرا سوختن اندر عذاب — بہ کہ شدن با دگری در بهشت

تیرے ساتھ مجھے جلنا دوزخ مین — بہتر ہے جانے سے اوروں کے ساتھ بہشت مین

بوے پیاز از دہنِ خوبروی — نغز تر آید کہ گل از دستِ زشت

بو پیاز کی خوبصورت کے منھ سے — اچھی معلوم ہوتی ہے بدصورت کے ہاتھ کے پھول سے

حکایت مہمان پیری بودم در دیار بکر کہ مال فراوان داشت و فرزندی

مہمان ایک بڈھے کا ہوا مین دیار بکر مین کہ مال بہت رکھتا تھا اور ایک بیٹا

خوبروی شبی حکایت کرد کہ مرا در عمر خویش بجز این فرزند نبودہ است درختی

خوبصورت ایک رات حکایت کرتا تھا کہ میری تمام عمر اپنی کے سوا اس لڑکے کے نہین ہوا ایک درخت

درین وادی زیارت گاہست کہ مردمان بحاجت خواستن آنجا

اس جنگل مین زیارت گاہ ہے کہ لوگ مراد مانگنے کو وہان

روند و شبہاے دراز در پای آن درخت بخدا نالیدہ ام تا مرا این

جاتے ہین بڑی بڑی راتون کو اوس درخت کے نیچے درگاہ خدا مین رویا ہون مین تب مجھے یہ

فرزند بخشیدہ است شنیدم کہ پسر با رفیقان آہستہ میگفت چہ بودے

بیٹا دیا ہے مین نے سُنا کہ لڑکا رفیقون سے آہستہ کہتا تھا کیا خوب ہوتا

اگر من آن درخت را بدانستمی کہ کجاست تا دعا کردمی کہ پدرم بمردی

اگر مین اُس درخت کو جانتا کہ کہان ہے تا کہ دعا کرتا کہ میرا باپ مر جاے

حکمت خواجہ شادی کنان کہ فرزندم عاقلست و پسر طعنہ زنان کہ پدرم فرتوت

صاحب خانہ خوشی کر رہا ہے کہ میرا بیٹا عقلمند ہے اور بیٹا طعنہ زنی کر رہا ہے کہ میرا باپ بے وقوف ہے

قطعه سالها بر تو بگذرد که گذار — نکنی سوی تربت پدرت

برسوں تجھے گذرتے ہین کہ گذر — نہین کرتا اپنے باپ کی قبر کی طرف

تو بجای پدر چه کردی خیر — تا همان چشم داری از پسرت

تو نے باپ کے حق مین کیا نیکی کی — کہ وہی امید رکھے تو اپنے بیٹے سے

حکایت روزی بغرور جوانی سخت رانده بودم وشبانگه بپای گریوه سست مانده پیرمردی ضعیف از پس کاروان همی آمد گفت

ایک دن مین جوانی کی اُمنگ مین بہت راہ چلا تھا اور رات کیوقت ایک ٹیلے کے نیچے تھک کے رہگیا تھا ایک بڈھا ناتوان قافلے کے پیچھے آتا تھا بولا

چه خسپی که نه جای خفتن ست گفتم چون روم که نه پای رفتن ست گفت این نشنیدی که صاحبدلان گفته اند رفتن ونشستن به که دویدن وگسستن قطعه

کیا سوتا ہے یہ کہ مقام سونے کا نہین ہے مین نے کہا کیونکر چلون کہ طاقت چلنے کی نہین ہے بولا یہ نہین سنا تو نے کہ صاحبدلون نے کہا ہے چلنا اور بیٹھنا بہتر ہے دوڑنے اور تھک جانے سے

ای که مشتاق منزلی مشتاب — پند من کار بند وصبر آموز

اے کہ مشتاق منزل کا ہے تو مت دوڑ — میری نصیحت پر عمل کر اور تحمل سیکھ

اسپ تازی دوتک رود بشتاب — اشتر آهسته میرود شب وروز

گھوڑا عربی دو چلے کر سکتا ہے دوڑ کے — اونٹ آہستہ آہستہ چلا جاتا ہے رات دن

حکایت جوانی چست لطیف خندان شیرین زبان در حلقهٔ عشرت ما بود که در دلش از هیچ نوع غم نیامدی ولب از خنده فراهم نیاوردی روزگاری برآمد که

ایک جوان چالاک اور شگفتہ رو اور شیرین گفتگو ہمارے ہی عشرت کے جھنڈ مین تھا کہ اوس کے دل مین کسی طرح سے غم نہ آتا تھا اور لب ہنسی سے بند نہ ہوتے ایک زمانہ گذرا کہ

اتفاق ملاقات نیفتاد بعد از آن دیدمش زن خواسته وفرزند خاسته

اتفاق اسکی ملاقات کا نہوا بعد اسکے دیکھا مین نے اُسے کہ جورو کی اور لڑکے پیدا ہوئے

و بیخ نشاطش بریده و گل رویش پژمریده پرسیدمش چگونه و چه حالتست

اور اسکی خوشی کی جڑ کٹ گئی اور پھول سا چہرہ اوسکا مرجھا گیا پوچھا مین نے اوس سے کہ کس حال مین ہو اور کیا حالت ہے

گفت تا کودکان بیاوردم دگر کودکی نکردم

بولا جب سے لڑکے پیدا کیے مین نے لڑکپن نہین کیا مین نے

مَضَی الصِّبیٰ وَالشَّیْبُ غَیَّرَ لِمَّتِی — وَکَفیٰ بِتَغْیِیرِ الزَّمَانِ نَذِیرًا

جوانی گذر گئی اور بڑھاپے نے میرے سر کے بالونکو بدلکر سفید کیا — اور کافی ہے متغیر ہونا زمانے کا ڈرانے کو

فرد
چون پیر شدی ز کودکی دست بدار — بازی و ظرافت بجوانان بگذار

جب کہ بڈھا ہوا تو لڑکپن سے ہاتھ کھینچ — کھیل اور خوش طبعی واسطے نوجوانونکے چھوڑ

طرب نوجوان ز پیر مجوی — که دگر ناید آب رفته بجوی

خوشی امرد کی بڈھے سے مت طلب کر — کہ پھر کے نہین آتا پانی ندی مین

زرع را چون رسید وقت درو — نخرامد چنانکه سبزهٔ نو

کھیت کا جب آیا وقت کٹنے کا — نہین لہلہاتا مثل نئے سبزے کے

قطعه
دور جوانی بشد از دست من — آه و دریغ آن زمن دلفروز

زمانہ جوانی کا گیا میرے ہاتھ سے — آہ اور افسوس وہ زمانہ دل کا روشن کرنیوالا

قوت سرپنجهٔ شیری برفت — راضیم اکنون به پنیری چو یوز

زور پنجہ شیری کا جاتا رہا — راضی ہون مین اب پنیر کے ٹکڑے پر مثل چیتے کے

پیرزنی موی سیه کرده بود — گفتمش ای مامک دیرینه روز

ایک بڑھیا نے بال سیاہ کیے تھے — مین نے اوس سے کہا اے ماں پرانی

موی بتلبیس سیه کرده گیر — راست نخواهد شدن این پشت کوز

بال فریب سے سیاہ کیے — پر سیدھی نہ ہوگی یہ پیٹھ کبڑی

حکایت وقتی بجهل جوانی بانگ بر مادر زدم دل آزرده بکنجی نشست

ایک دن جوانی کے جوش مین ماں پر چیخ اوٹھا وہ خفا ہو کے ایک گوشے مین بیٹھ گئی

دگر بار همی گفت مگر خردی فراموش کردی که درشتی میکنی قطعه

اور ستی پر ہوئی کہنے لگی شاید کہ لڑکپن تو بھول گیا کہ اسطرح سختی کرتا ہے

چه خوش گفت زالی بفرزند خویش — چو دیدش پلنگ افکن و پیلتن

کیا خوب کہا ایک بڑھیا نے اپنے لڑکے سے — جب دیکھا اوسکو پہلوان اور قوی تن

گر از عهد خردیت یاد آمدی — که بیچاره بودی در آغوش من

اگر زمانہ لڑکپن کا تجھے یاد آتا — کہ بیچارہ بیکس تھا میری گود میں

نکردی درین روز بر من جفا — که تو شیرمردی و من پیرزن

کبھی نکرتا آج کے دن مجھپر ظلم — کہ تو بہادر پہلوان ہے اور میں بڑھیا

حکایت توانگری بخیل را پسری رنجور بود نیکخواهان گفتندش که

ایک بخیل مالدار کا لڑکا بیمار تھا خیرخواہوں نے اسکو کہا کہ

ختم قرآنی کنی از بهر وی یا بذل قربانی لختی باندیشه فرو رفت و گفت

قرآن ختم کرے تو اسکے لیے یا تقسیم گوشت قربانی تھوڑی دیر تک فکر میں رہا اور کہا

ختم مصحف اولیتر است که گله دورست صاحبدلی بشنید گفت ختمش

قرآن مجید کا ختم بہتر ہے کہ گلہ دور ہے ایک صاحبدل نے سنا اور کہا ختم قرآن کا

بعلت آن اختیار آمد که قرآن بر سر زبان است و زر در میان جان قطعه

اس سبب سے اوسی پسند آیا کہ قرآن زبان پر ہے اور مال جان کے اندر

دریغا گردن طاعت نهادن — گرش همراه بودی دست دادن

افسوس ہوتا فرمانبرداری خدا کی کرنا — اگر اوسکے ساتھ ہوتا ہاتھ بخشش کا

بدیناری چو خر در گل بمانند — ور الحمدی بخواهی صد بخوانند

واسطے ایک دینار کی مانند گدھے کیچڑ میں پھنس جائیں — اور اگر الحمد کہنے کو کہو سو دفعہ پڑھ ڈالیں

حکایت پیرمردی را گفتند چرا زن نکنی گفت با پیرزنانم الفتی نیست

ایک بڈھے کو کہا کیوں جورو نہیں کرتا ہے تو بولا بڑھیوں سے مجھے الفت نہیں

پس آن به که جوان باشد با من که پیرم دوستی چگونه صورت بندد قطعه

پس اوسکے تئیں کہ جوان ہووے ساتھ میرے کہ بڈھا ہوں دوستی کیونکر صورت باندھے

پیر هفتاد ساله جوانی کند

بڈھا ستر برس کا جوانی کرتا ہے

کور مقری بخوابی چشم روشن

اندھا اور قاری خواب میں دیکھے چشم روشن

زور باید نه زر که بانو را

زور چاہیے نہ مال کہ گھر کی بی بی کو

گزری سخت به که ده من گوشت

عضو مخصوص سخت بہتر ہے دس من گوشت سے

حکایت منظومه

کہانی نظم میں

شنیده ام که درین روزها کهن پیری

سنا میں نے کہ ان دنوں میں ایک بڈھے نے

خیال بست به پیرانه سر که گیرد جفت

قصد کیا بڑھاپے میں کہ جورو کرے

بخواست دختری خوبروی گوهر نام

بیاہ لایا گوہر نام ایک خوبصورت لڑکی کو

چو درج گوهرش از چشم مردمان بنهفت

در موتی کی ڈبیا کی طرح اسکو لوگوں کی آنکھوں سے چھپایا

چنانکه رسم عروسی بود تمنا کرد

جیسا کہ معاملہ بیاہ برات کا ہوتا ہے آرزو کی

ولی بحمله اول عصای شیخ بخفت

پہلے ہی حملے میں عضو مخصوص شیخ جی کا افسردہ ہو گیا

کمان کشید و نزد بر هدف که نتوان دوخت

کمان کھینچی اور تیر اوپر نشانے کے نہ مارا کہ نہیں سی سکتا

مگر بسوزن پولاد جامه هنگفت

مگر سوئی فولاد کی سے کپڑا موٹا

بدوستان گله آغاز کرد و حجت ساخت

دوستوں سے شکوہ شروع کیا اور دلیل لایا

که خان و مان من این شوخ دیده پاک برفت

کہ گھر اور مال میرا اس بیحیا نے سب تلف کیا

میان شوهر و زن جنگ و فتنه خاست چنان

شوہر اور جورو میں لڑائی اور فتنہ برپا ہوا اسقدر

که سر بشحنه و قاضی کشید و سعدی گفت

کہ کوتوال اور قاضی تک معاملہ پہونچا اور سعدی نے کہا

پس از ملامت و شنعت گناه دختر نیست

اور ملامت اور بدگوئی کے کہ گناہ لڑکی کا نہیں

ترا که دست بلرزد گهر چه دانی سفت

تیرا کہ ہاتھ کانپتا ہے موتی پرونا کیا جانے

باب ہفتم در تاثیر تربیت

ساتواں باب تاثیر تربیت میں

حکایت یکی را از وزرا پسری کودن بود پیش دانشمندی فرستاد

ایک شخص وزیروں میں سے ایک بیٹا کند ذہن رکھتا تھا ایک معلم کے حضور میں بھیجا

کہ مر این را تربیتی کن مگر عاقل شود روزگاری تعلیم کرد و مؤثر نبود و کس

کہ اسے تعلیم کر شاید فہیم ہو جائے ایک مدت تک اوسے علم سکھایا فائدہ نہوا اوسکے

بپدرش کس فرستاد کہ این عاقل نمی شود و مرا دیوانہ کرد

قطعہ

باپ کے پاس آدمی بھیجا کہ یہ لڑکا صاحب فہم نہیں ہوتا اور مجھے سڑی کر دیا

ہیچ صیقل نکو نداند کرد	آہنی را کہ بدگہر باشد
کوئی صیقل بہتر نہیں کرسکتا ہے	اوس لوہے کو کہ اصل میں برا ہے
چون بود اصل جوہری قابل	تربیت را در او اثر باشد
اگر ہو اصل فطرت شائستہ	تعلیم کو اوس میں اثر ہے
سگ بدریای ہفتگانہ بشوی	چونکہ تر شد پلید تر باشد
کتے کو ساتوں دریاؤں میں دھووے تو	جب کہ تر ہوا زیادہ نجس ہے
خر عیسی گرش بمکہ برند	چون بیاید ہنوز خر باشد
عیسے کے گدھے کو اگر مکے میں لیجائیں	جب پھر آئے ویسا ہی گدھا ہے

حکایت حکیمی پسران را پند ہمیداد کہ ای جانان پدر ہنر آموزید کہ

ایک عاقل اپنے بیٹوں کو نصیحت کرتا تھا کہ اے باپ کے پیارو ہنر سیکھو کہ

ملک و دولت دنیا اعتماد را نشاید و سیم و زر در سفر محل خطرست یا دزد

ملک اور دولت دنیا کی اعتماد کے لائق نہیں اور چاندی اور سونا سفر میں معرض تلف میں ہے یا چور

یکبار ببرد یا خواجہ بتفاریق بخورد اما ہنر چشمہ زایندہ ہست و دولت

ایک مرتبہ لیجاسے یا مالک بتدریج کھا جائے لیکن ہنر چشمہ بڑھنے والا ہے اور دولت

پایندار اگر صاحب ہنر مفلس ہو جاوے پرواہ نہیں کہ ہنر بذات خود ایک دولت ہے

پاینده اگر هنرمند از دولت بیفتد غم نباشد که هنر در نفس خود دولت است

ہنرمند جس مقام میں جاوے عزت پاوے اور مقام اعلیٰ میں بیٹھے اور بے ہنر بھیک مانگے اور رنج اٹھاوے

هنرمند هرجا که رود قدر بیند و بر صدر نشیند و بی هنر لقمه چیند و سختی بیند **شعر**

قطعه

سخت ہے پیچھے مرتبے کے حکم کا لیجانا

سخت است پس از جاه تحکم بردن

خو کیا ہوا ناز کے ظلم لوگوں کا لیجانا

خو کرده بناز جور مردم بردن

کسی زمانے میں ملک شام پر کچھ حادثہ واقع ہوا

وقتی افتاد فتنه در شام

ہر شخص ایک طرف سے چلا گیا

هر کس از گوشه فرا رفتند

دہقان زادے عقلمند

روستازادگان دانشمند

وزیری کے واسطے بادشاہ کے حضور میں گئے

بوزیری پادشا رفتند

بیٹے وزیر کے ناقص عقل

پسران وزیر ناقص عقل

واسطے بھیک کے بیچ گاؤں کے گئے

بگدائی بروستا رفتند

حکایت یکی از فضلا تعلیم ملکزاده همیکردی و ضرب بیمحابا زدی

ایک شخص علماے زمانہ سے شاہزادے کو تعلیم کرتا تھا اور بے دھڑک مارتا

و زجر بیقیاس کردی بارے پسر از بیطاقتی شکایت پیش پدر برد و جامه

اور بہت سرزنش کرتا ایک دفعہ لڑکا بے طاقتی باپ کے حضور میں شاکی ہوا اور لباس

از تن دردمند برداشت پدر را دل بهم برآمد استاد را بخواند و گفت پسران

بدن خستہ سے دور کیا باپ کا دل غصے میں آیا استاد کو بلایا اور کہا کہ عوام کے بیٹوں پر اسقدر

رعیت را چندان زجر روا نمیداری که فرزند مرا سبب چیست گفت سبب آنکه

سرزنش تو نہیں کرتا جتنا کہ میرے بیٹے پر سبب کیا ہے کہا سبب یہ ہے کہ

سخن اندیشیده گفتن و حرکت پسندیده کردن همه خلق را علی العموم باید و پادشاهان را

بات غور سے کہنا اور افعال لائق پسند کے کرنا ساری خلقت کو بالعموم چاہیے اور بادشاہوں کو

علی الخصوص بموجب آنکه بر دست و زبان ایشان هرچه رفته شود هر آینه

بالخصوص سبب اوسکا یہ کہ اونکے ہاتھ اور زبان سے جو حرکت ہوتی ہے بیشک

بافواه بگویند و قول و فعل عوام را چندان اعتباری نباشد قطعه

چرچے مین آتی ہے اور عوام کے قول و فعل کا اتنا اعتبار نہین ہوتا ہر

اگر صد عیب دارد مرد درویش
اگر فقیر کتین نالائق ہون فقیر سے
رفیقانش یکے از صد ندانند
ہمنشین اوسکے ایک بھی سو مین سے نہین جانتے ہین

وگر یک ناپسند آید ز سلطان
اور اگر ایک فعل ناشائستہ بادشاہ سے ہو
ز اقلیمے باقلیمے رسانند
ایک ملک سے دوسرے ملک مین پہونچاتے ہین

پس واجب آمد معلم پادشاهزاده را در تهذیب اخلاق خداوندزادگان انبتهم

پس لازم ہوا بادشاہزادے کے معلم کو صاحبزادون کی آراستگی افعال مین بڑھاوے اونکو

الله نباتا حسنا اجتهاد از آن بیش کردن که در حق ابنای عوام قطعه

اللہ اچھا بڑھانا کوشش اوس سے زیادہ کرنا کہ حق مین لڑکون عوام کے

هر که در خردیش ادب نکنی
جو شخص لڑکپن مین اوسکو تربیت نہ کرے
در بزرگی فلاح ازو برخاست
جوانی مین خیر کی اوس سے رخصت ہے

چوب تر را چنان که خواهی پیچ
گیلی لکڑی کو جیسا چاہے تو خم کر
نشود خشک جز باتش راست
نہین ہوتی سوکھی لکڑی بدون آگ کے سیدھی

هران طفل کو جور آموزگار
جو لڑکا کہ ظلم سکھانے والے کا
نبیند جفا بیند از روزگار
نہ دیکھے بدی دیکھے زمانے سے

ملک را حسن تدبیر فقیه و تقریر جواب او موافق آمد

بادشاہ کو تدبیر خوب اوس عالم کی اور تقریر جواب اوسکی پسند آئی

خلعت و نعمت بخشید و پایه منصب بلند گردانید

خلعت اور نعمت بخشی اور مرتبہ منصب اوس کا بڑھایا

حکایت معلم کتابی را دیدم در دیار مغرب ترش‌روی و تلخ گفتار بدخوی

ایک مکتبی میانجی کو دیکھا میں نے ملک مغرب میں بدرو اور بد زبان بدخو

مردم آزار گدا طبع ناپرهیزگار که عیش مسلمانان بدیدن او تبه گشتی و

اور ظالم کمند طبیعت اور بے قید کہ خوشی مسلمان کی اوسکے دیکھنے سے جاتی رہتی اور

خواندن قرآنش دل مردم سیه کردی جمعی پسران پاکیزه و دختران

اوسکا قرآن پڑھنا آدمی کے دل کو تاریک کرتا اور کئی لڑکے خوبصورت اور لڑکیاں

دوشیزه بدست جفای او گرفتار نه زهرهٔ خنده نه یارای گفتار گه عارض

کنواری اوسکے دست ظلم میں مقید نہ مجال ہنسی کی نہ طاقت گفتگو کی کبھی ایک کے رخسار کو

سیمین یکی را طپانچه زدی و گاه ساق بلورین دیگری را شکنجه کردی القصه

صفا پر طپانچہ مارتا تھا اور کبھی ایک کی شفاف پنڈلی کو شکنجے میں کھینچتا غرض کہ

شنیدم که طرفی از خباثت نفس او معلوم کردند و بزدند و براندند پس آنگه

سنا میں نے کہ تھوڑی سی بدی خباثت نفس اوسکی لوگوں نے معلوم کی اور مارا اور نکالدیا پھر بعد اوسکے

مکتب وی بمصلحی دادند پارسای سلیم نیکمرد حلیم که سخن جز بحکم ضرورت

مکتب ایک مرد صالح کو دیا پرہیزگار نرم دل نیکوکار بردبار کہ سوا وقت ضرورت کے بات

نگفتی و موجب آزار کس بر زبانش نرفتی کودکان را هیبت استاد

نکہتا اور بات کسی کی تکلیف کے سبب کی اوسکے زبان پر نہ آتی لڑکوں کو خوف پہلے استاد کا

نخستین از سر برفت و معلم دومین را اخلاق ملکی دیدند و یک یک

دل سے جاتا رہا اور دوسرے معلم کو فرشتہ صفت دیکھا دیو کے مانند ایک ایک

شدند باعتماد حلم او علم فراموش کردند و چنین اغلب اوقات بازیچه

ہوئے اور اوسکی بردباری کے اعتماد پر پڑھنا بھول گئے اور اسطرح اکثر اوقات واسطے کھیل کے

فراهم نشستندی و لوح درست ناکرده بر سر هم شکستندی بیت

یکجا بیٹھتے اور تختی پوری نہ لکھی ہوئی ایک دوسرے کے سر پر توڑتے

استاد و معلم چو بود بی آزار	خرسک بازند کودکان در بازار
استاد اور تعلیم کرنیوالا اگر رہو کم آزار	آنکہ بچہ لا کھیلاں کریں لڑکے بازار میں

بعد از دو هفته بران مسجد گذر کردم معلم اولین را دیدم که دل خوش کرده بود

بعد دو ہفتے کے طرف اوس مسجد کے گذر کیا میں نے اور دیکھا معلم کو پہلے کہ خوش دل کیا تھا

و بمقام خویش باز آورده برنجیدم و لاحول گفتم که دیگر باره ابلیس را معلم ملائکه

اور اپنے مقام پر اُسے پھر لائے تھے آزردہ ہوا میں اور لاحول کہا میں کہ دوسری مرتبہ شیطان کو معلم فرشتوں کا

چرا کردند پیر مردی ظریف جهاندیده بشنید بخندید و گفت مثنوی

کیوں کیا ایک بڈھے خوش طبع جہان دیکھے ہوئے نے سنا ہنسا اور کہا

پادشاهی پسر بمکتب داد	لوح سیمینش در کنار نهاد
ایک بادشاہ نے بیٹا مکتب میں دیا	چاندی کی تختی اوس کے بغل میں رکھی
بر سر لوح او نبشته بزر	جور استاد به ز مهر پدر
اور سونے سے اوس تختی پر لکھا	ظلم استاد کا بہتر ہے باپ کی محبت سے

حکایت پارسازاده را نعمت بیکران از ترکه عمان بدست افتاد

ایک پارسا کے بیٹے کو دولت بے حد چچا کے ترکے سے ہاتھ لگی

فسق و فجور آغاز کرد و مبذری پیشه گرفت فی الجمله نماند از سایر معاصی

بے راہی اور بدکاری شروع کی اور فضول خرچی اختیار کی حاصل کلام نہ رہا گناہوں میں سے

منکری که نکرد و مسکری که نخورد باری بنصیحتش گفتم ای فرزند دخل آب روان است

ایک بھی کہ نہ کیا ہو اور نشہ کہ نہ پیا ہو ایک بار نصیحت سے اوسکو کہا میں نے اے بیٹے آمد بہتا پانی ہے

و خرج آسیای گردان یعنی خرج فراوان کردن مسلم کسی را باشد که دخل معین دارد قطعه

اور خرچ چلتی چکی ہے یعنی خرچ زیادہ کرنا اوسکو لائق ہے کہ آمد مقرری رکھتا ہے

چو دخلت نیست خرج آهسته تر کن	که میگویند ملاحان سرودی
اگر تجھے آمد نہیں ہے خرچ کم کر	کہ گاتے ہیں ملاح ایک راگ

بکوہستان اگر باران نبارد	بسالی دجلہ گردد خشک رودی
کوہستان میں اگر پانی نہ برسے	ایک برس میں دجلہ خشک ندی ہو جائے

عقل و ادب پیش گیر و لہو و لعب بگذار کہ چون نعمت پسری شود سختی

عقل اور طرز پسندیدہ اختیار کر اور کھیل چھوڑ دے کہ جب دولت خرج ہو چکے گی از بت

بری و پشیمانی خوری پس از لذت نای و نوش این سخن در گوش نیاورد و

اوٹھائیگا تو اور افسوس کھائیگا تو لڑکے نے لذت عیش و عشرت سے یہ بات نہ سنی اور

قول من اعتراض کرد و گفت راحت عاجل را بہ تشویش محنت آجل

میرے کلام پر اعتراض کیا اور بولا آسایش موجود کو بسبب فکر رنج آیندہ کے

منغص کردن خلاف رای خردمندان ست مثنوی

بے لطف کرنا خلاف عقلمندون کے ہے

خداوندان کام و نیک بختی	چرا سختی برند از بیم سختی
صاحبان مقاصد اور خوش طالعی	کیون سختی کھینچیں تکلیف کے خوف سے
برو شادی کن ای یار دل افروز	غم فردا نشاید خوردن امروز
جا خوشی کر اے یار دل کے روشن کرنے والے	غم کل کا آج نکھانا چاہیے

فکیف مرا کہ در صدر مروت نشستہ ام و عقد فتوت

خصوصاً مجھے کہ مقام بلند مروت پر بیٹھا ہون اور گرہ جوانمردی کی

بستہ و ذکر انعام در افواہ عوام افتادہ مثنوی

باندھی اور ذکر میری بخشش کا زبان عوام پڑا

ہر کہ علم شد بسخا و کرم	بند نشاید کہ نہد بر درم
جو شخص کہ مشہور ہوا سخاوت اور جود مین	نچاہیے کہ روپے کو گرہ مین باندھے
نام نکوئی چو برون شد بکوی	در نتوانی کہ ببندی بروی
نام نیکی کا جب کہ باہر گیا گلی سے	دروازہ نچاہیے بند کرنا اپنے سامنے کا

دیدم که نصیحت نمی پذیرد و دم گرم من در آهن سرد وی اثر نمیکند ترک

دیکھا مینے کہ نصیحت قبول نہیں کرتا اور میری بات دلسوزی کی اسکے سرد لوہے مین اثر نہیں کرتی چھوڑا

مناصحت کردم و روی از مصاحبت بگردانیدم و قول حکما را کار بستم

نصیحت کا کیا مین نے اور اُسکی محبت سے کنارہ کیا اور حکیمون کے کہنے پر عمل کیا

که گفته اند بَلِّغْ مَا عَلَیْکَ فَاِنْ لَمْ یَقْبَلُوْا مَا عَلَیْکَ قطعه

کہ کہا ہے پہونچا جو چیز تجھ پر واجب ہے اگر قبول نکرے تجھ پر کچھ نہیں

گرچه دانی که نشنوند بگوی	هرچه دانی ز نصیحت و پند
اگرچہ جانے تو کہ نہ سنینگے تو کہہ	جو کچھ کہ جانتا ہے تو نصیحتون سے
زود باشد که خیره سر بینی	بدو پای اوفتاده اندر بند
قریب ہے کہ خودرائے کو دیکھے تو	دونون پاؤن سے پھنسا ہوا قید مین
دست بر دست میزند که دریغ	نشنیدم حدیث دانشمند
ہاتھ پر ہاتھ مارتا ہے کہ افسوس	نہ سنی مین نے بات عقلمند کی

تا پس از مدتی آنچه اندیشهٔ من بود از نکبت حالش بصورت بدیدم

تو بعد ایک مدت کے جو کچھ اُسکی تباہی حال سے سوچتا تھا مین ظاہر مین دیکھا مین نے

که پاره پاره بر هم میدوخت و لقمه لقمه همی اندوخت دلم از ضعف حالش

کہ کپڑے مین پیوند لگاتا تھا اور گدائی سے ٹکڑے جمع کرتا تھا دل میرا اس خراب حال سے

بهم برآمد و مروت ندیدم در چنان حالی ریش درویش را بملامت

بیچ غصے کے آیا اور مروت نجانا مین نے کہ ایسی حالت مین زخم فقیر کا ملامت سے

خراشیدن و نمک پاشیدن پس با خود گفتم مثنوی

چھیلون اور نمک اُس پر چھڑکون دل مین کہا مین نے

حریف سفله در پایان مستی	نیندیشد ز روز تنگدستی
ہم صحبت کمینہ کمال مستی مین	نہیں اندیشہ کرتا مفلسی کے دن سے

درخت اندر بہاران بر فشاند درخت موسم بہار مین پتے گراتا ہے	زمستان لاجرم بی برگ ماند جاڑے کے موسم مین ناچار بے پتے رہتا ہے

حکایت پادشاہی پسر را بادیبی داد و گفت تربیتش چنان کن کہ

ایک بادشاہ نے بیٹے کو ایک معلم کے حوالے کیا اور کہا تربیت اسکی ایسی کر کہ

یکی از فرزندان خود را سالی چند بر وی سعی کرد و بجائی نرسید و پسران ادیب در فضل و

جیسے ایک کو اپنے فرزندون مین سے کئی برس اسپر کوشش کی کچھ حاصل نہوا اور معلم کے بیٹے فضیلت اور

بلاغت منتہی شدند ملک دانشمند را مواخذت کرد و معاتبت فرمود کہ وعدہ

بلاغت مین کامل ہوگئے بادشاہ نے معلم سے بازپرس کی اور غصہ کیا کہ وعدہ

خلاف کردی و وفا بجا نیاوردی گفت بر رای خداوند روی زمین

خلاف کیا تو نے اور شرط وفا بجا نہ لایا تو بولا کہ عقل مالک روے زمین پر

پوشیدہ نماند کہ تربیت یکسان است ولیکن طبائع مختلف است قطعہ

مخفی نہ رہے کہ تعلیم برابر ہے ولیکن طبیعتین مختلف ہین

اگرچہ سیم و زر ز سنگ آید ہمی اگرچہ چاندی سونا پتھر سے نکلتا ہے	در ہمہ سنگی نباشد زر و سیم ہر سب پتھرون مین نہین ہوتا سونا اور چاندی
بر ہمہ عالم ہمی تابد سہیل تمام عالم پر چمکتا ہے سہیل	جائی انبان میکند جائی ادیم کہین پوست بے بو کرتا ہے اور کہین بو دار

حکایت یکی را شنیدم از پیران مربی کہ مریدی را ہمی گفت

ایک شخص کو سنا مین نے پیران تربیت کنندہ سے کہ ایک مرید کو کہتا تھا

چنانکہ تعلق خاطر آدمی زاد است بروزی اگر بروزی دہ بودی

جس قدر کہ آدمی کا تعلق طلب رزق پر ہے اگر رزق دینے والے پر ہوتا

بمقام از ملائکہ درگذشتی قطعہ

مرتبے مین فرشتون سے بڑھ جاتا

فراموشت نکرد ایزد دران حال

فراموش نہ کیا تجھے خدا نے اوس حال مین

که بودی نطفهٔ مدفون و مدهوش

کہ تھا تو نطفۂ پوشیدہ اور بیہوش

روانت داد و طبع و عقل و ادراک

جان تجھے دی اور طبیعت اور عقل اور فہم

جمال و نطق و رای و فکرت و هوش

حسن اور گویائی اور تدبیر اور فکر اور ہوش

ده انگشت مرتب کرد بر کف

دس انگلیان بنائین ہتھیلی پر

دو بازویت مرکب ساخت بر دوش

اور دو بازو تیرے کندھے پر لگائے

کنون پنداری ای ناچیز همت

اب تو سمجھتا ہے اے بے ہمت

که خواهد کردنت روزی فراموش

کہ وہ تیرا رزق فراموش کرے گا

حکایت اعرابی را دیدم که پسر را همیگفت یا بنیّ انک مسئول

ایک گنوار کو مین نے دیکھا کہ بیٹے کو کہتا تھا اے میرے چھوٹے فرزند تو پوچھا جائیگا

یوم القیامة ماذا اکتسبت ولا یقال بمن انتسبت

قیامت کے دن کہ کیا تو نے کسب کیا اور نہ کہا جائے گا کہ کس سے نسبت رکھتا ہے

یعنی ترا خواهند پرسید که هنرت چیست و نگویند که پدرت کیست قطعه

یعنے تیرے تیئن پوچھین گے کہ عمل تیرا کیا ہے اور نہین کہینگے کہ باپ تیرا کون ہے

جامهٔ کعبه را که می بوسند

کعبے کے لباس کو کہ چومتے ہین

او نه از کرم پیله نامی شد

وہ نہ بسبب ریشم کے کیڑے کے نامی ہوا

باعزیزی نشست روزی چند

ساتھ ایک بزرگ کے بیٹھا کتنے روز

لاجرم همچو او گرامی شد

بالضرور مانند اوسکے بزرگ ہوا

حکایت در تصانیف حکما آورده اند که کژدم را ولادت معهود نیست

داناؤن کی تصنیفات مین بیان کیا ہے کہ بچھو کی پیدایش بطریق معین نہین ہے

چنانکه دیگر حیوانات را بلکه احشای مادر را بخورند و شکمش را بدرند و راه صحرا

جیسا کہ سب جانورون کی بلکہ مان کے روودے کھاتے ہین پھر پیٹ اوسکا پھاڑتے ہین اور جنگل کی راہ

گیرند و آن پوستها که در خانهٔ کژدم بینند اثر آنست باری این نکته پیش

بزرگی میں اور وہ چمڑے کہ بچھو کے گھر میں دیکھتے ہیں نشان اوسکا یہ ہے ایک مرتبہ یہ سخن حضور میں

بزرگی همیگفتم گفت دلِ من بر صدق این سخن گواهی میدهد و جز چنین

ایک بزرگ کے کہتا تھا میں تو وہ بولا دل میرا اس کلام کی صداقت پر گواہی دیتا ہے اور سوائے اس کے

نشاید بود در حالت خردی با مادر و پدر چنین معاملت کرده اند

نہیں ہو سکتا جب بچپن کی حالت میں ماں باپ کے ساتھ ایسا معاملہ کیا ہے

لاجرم در بزرگی چنین مقبول و محبوب اند قطعه

بالضرور جوانی میں پسند و مرغوب ہیں

پسرے را پدر وصیت کرد	کای جوانمرد یاد گیر این پند
ایک بیٹے کو باپ نے وصیت کی	کہ اے جوانمرد یاد کر لے یہ نصیحت
هر که با اهلِ خود وفا نکند	نشود دوستروی و دانشمند
جو شخص کہ اپنے لواحق سے وفا نکریگا	نہوگا لائق دوستی کے اور صاحب عقل

مثل کژدم را گفتند چرا بزمستان بدر نمی آئی گفت

بچھو کو لوگوں نے کہا کیوں جاڑے میں باہر نہیں نکلتا بولا

بتابستانم چه حرمتست که بزمستان نیز بیرون آیم

گرمیوں میں میری کیا عزت ہے کہ جاڑوں میں باہر نکلوں میں

حکایت زن درویشی حامله بود مدت حمل بسر آورده و درویش را

ایک فقیر کی جورو حاملہ تھی دن حمل کے تمام ہو گئے فقیر کے

همه عمر فرزند نیامده بود گفت اگر خداوند تعالی مرا پسرے بخشد جز این خرقه

تمام عمر لڑکا نہوا تھا بولا کہ اگر خدائے بزرگ مجھے بیٹا دیوے سوائے اس گدڑی کے

که پوشیده ام هرچه در ملک منست ایثار درویشان کنم اتفاقا پسر آورد

کہ تن پر میرے ہے جو کچھ میری ملک میں ہے فقیروں کو بخشوں اتفاقاً بیٹا جنی

سفرهٔ درویشان بموجب شرط بنهاد پس از چند سال از سفر شام باز آمدم
درویشون کے لیے بموجب شرط کے دسترخوان رکھا کئی برس کے بعد ملک شام کے سفر سے پھر آیا مین

بمحلت آن دوست بر گذشتم و از چگونگی حالش خبر پرسیدم گفتند بزندان
اُس دوست کے محلّے مین گیا اور حقیقت حال اُسکی پوچھی لوگون نے کہا قید خانے مین

شحنه دست گفتم سبب چیست گفتند پسرش خمر خورده و عربده کرده و خون کسی
کوتوال کے ہے مین نے کہا سبب کیا ہے بولے اُسکے بیٹے نے شراب پی ہے اور لڑائی کی اور ایک شخص کا خون

ریخته و از میان گریخته پدر را بعلت وی سلسله در نای ست و بند گران
کیا ہے اور شہر سے بھاگا ہے باپ کو اِس علت سے طوق گلے مین ہے اور زنجیر

بر پای گفتم این بلا را وی بحاجت از خدای عز و جل خواسته است قطعه
پانون مین مین نے کہا اِس آفت کو اُسنے التجا کر کے خدا سے برتر سے طلب کیا ہے ۔

زنان باردار ای مرد هشیار
عورتین حاملہ اے مرد عاقل

اگر وقت ولادت مار زایند
اگر وقت جننے کے سانپ جنین

ازان بهتر بنزدیک خردمند
اُس سے بہتر نزدیک عاقل کے

که فرزندان ناهموار زایند
کہ لڑکے نالائق جنین

حکایت طفل بودم که بزرگی را پرسیدم از بلوغ گفت در کتب
مین لڑکا تھا کہ ایک بزرگ سے پوچھا بالغ ہونے کے حال سے ۔ بولا کتابون مین

مسطور است که سه نشان دارد یکی پانزده سالگی و دوم احتلام
لکھا ہے کہ تین نشان رکھتا ہے ایک پندرہ برس کا ہونا دوسرے سوتے مین انزال کرنا

و سوم بر آمدن موی زهار اما در حقیقت یک نشان دارد و بس آنکه در
اور تیسرے نکلنا بالون کا فرجگاہ پر لیکن حقیقت مین ایک نشان رکھتا ہے اور وہ یہ کہ

رضای حق سبحانه تعالی عز و جل بیش ازان باشی که در بند حظ نفس خویش و هر که
رضا مین خدائے بزرگ برتر کے زیادہ اُس سے ہے تو کہ اپنی آسایش ذات کی قید مین اور جو شخص کہ

در وی این صفت موجود نیست نزد محققان بالغ نشمارندش قطعه

اس میں یہ صفت موجود نہیں ہے ارباب تحقیق کے نزدیک بالغ نہیں گنتے ہیں اُسکو

بصورت آدمی شد قطرهٔ آب
شکل میں ایک قطرہ پانی کا آدمی ہو گیا
که چل روزش قرار اندر رحم ماند
کہ چالیس دن اُسے قیام رہا رحم کے اندر

وگر چل ساله را عقل و ادب نیست
اور اگر چالیس برس والے کو عقل و تمیز نہیں ہے
بتحقیقش نشاید آدمی خواند قطعه
حقیقت میں اُسے نہ چاہیے آدمی کہنا

جوانمردی و لطف ست آدمیت
سخاوت اور شفقت ہے آدمیت
همین نقش هیولانی مپندار
اس نقش بے کمال کو آدمی تصور نہ کر

هنر باید که صورت میتوان کرد
ہنر چاہیے نہ صورت کیلیے کہ صورت کھینچ سکتے ہیں
بایوانها در از شنگرف و زنگار
مکانوں پر شنگرف اور زنگار سے

جو انسان را نباشد فضل و احسان
اگر انسان کو حاصل نہو خوبی اور نیکوئی
چه فرق از آدمی تا نقش دیوار
کیا فرق ہے آدمی میں اور نقش دیوار میں

بدست آوردن دنیا هنر نیست
حاصل کرنا دنیا کا ہنر نہیں ہے
یکی را گر توانی دل بدست آر
اگر ہو سکے کسی آدمی کا دل ہاتھ میں لا

حکایت سالی نزاعی میان پیادگان حجاج افتاده بود و داعی هم

ایک سال پیادگان حج گزار میں کچھ خصومت واقع ہوئی تھی اور یہ دعاگو بھی

دران سفر پیاده بود از انصاف در سر و روی هم افتادیم و داد فسوق

اُس سفر میں پیادہ تھا انصاف سے ہم آپس میں گتھ گئے اور نافرمانی

و جدال دادیم کجاوه نشینی را دیدم که با عدیل خویش میگفت یا للعجب

اور لڑائی کی داد دی میں نے ایک کجاوہ نشین کو دیکھا کہ اپنے ہمچشم سے کہتا تھا طرفہ معاملہ ہے

پیادهٔ عاج عرصهٔ شطرنج را بسر می برد فرزین می شود یعنی به از ان

کہ پیادہ ہاتھی دانت کا جبکہ میدان شطرنج کا طے کر چکتا ہے فرزین ہو جاتا ہے یعنے بہتر اُس سے

…شو که بود پیادگان حاج بادیه را بسر بروند و بتر شدند قطعه

مہوجاتا ہے کہ تھا اور پیادے حج کرنے والے کعبے کے جنگل کو طے کر چکے اور بدتر ہوگئے

از من بگوی حاجی مردم گزای را — کو پوستین خلق بآزار می درد

میری طرف سے کہو اوس حاجی مردم آزار کو — کہ وہ لباس خلق خدا کا رنج دینے کے لیے پھاڑتا ہے

حاجی تو نیستی شتر است از برای آنکه — بیچاره خار می خورد و بار می برد

حاجی تو نہیں ہے اونٹ ہے واسطے اسکے کہ — بیچارہ کانٹے کھاتا ہے اور بوجھ لیجاتا ہے

حکایت هندوی نفط اندازی می آموخت حکیمی گفت ترا که خانه

ایک کافر نفط اندازی سیکھتا تھا ایک عاقل نے اوس سے کہا تیرا گھر

نئین ست بازی نه اینست بیت

چھپر کا ہے یہ کھیل مناسب نہیں

تا ندانی که سخن عین صواب است مگوی — آنچه دانی که نه نیکوش جواب است مگوی

جب تک نہ سمجھ لے تو کہ سخن معقول ہے مت کہہ — اور جس کلام کو جانے تو کہ جواب اوسکا اچھا نہیں مت کہہ

حکایت مردی را چشم درد خاست پیش بیطاری رفت تا دوا کند

ایک شخص کی آنکھوں میں درد پیدا ہوا سالوتری کے پاس گیا کہ میری دوا کر

بیطار از آنچه در چشم چهارپایان میکرد در دیده او کشید کور شد حکومت

سالوتری نے وہ دوا جو چارپایوں کی آنکھ میں لگاتا تھا اوسکی آنکھ میں لگائی اندھا ہوگیا دونوں جھگڑا حاکم

پیش داور بردند گفت برو هیچ تاوان نیست اگر این خر نبودی پیش بیطار

حضور میں لے گئے کہا اس پر کچھ جرمانہ نہیں ہے اگر یہ شخص گدھا نہوتا سالوتری کے پاس

نرفتی مقصود ازین سخن آنست تا بدانی که هر که ناآزموده را کار بزرگ

نہ جاتا مقصود اس کلام سے یہ ہے تا جانے تو کہ جو شخص مرد ناتجربہ کار کو کار عظیم

فرماید با آنکه ندامت برد بنزدیک خردمندان بخفت رای منسوب گردد قطعه

حوالے کرے باوجود اسکے کہ ندامت اٹھا رہے عاقلوں کے نزدیک کم عقلی سے منسوب ہوتا ہے

نہ ہر ہوشمند روشن رای نہین دیتا ہوشیار عقلمند بوریا باف گرچہ بافندہ است چٹائی کا بننے والا اگرچہ بننے والا ہے	بفرومایہ کارہای خطیر شخص کم قدر کو بڑی خدمت مین نبرندش بکارگاہ حریر لیکن نہین لیجاتے اُسے حریر بافی کے کارخانہ مین

حکایت یکی از بزرگان ائمہ را پسری وفات یافت پرسیدند کہ بر
بزرگون پیشوؤن مین سے ایک بزرگ کا بیٹا مرگیا پوچھا اُس سے کہ
صندوق گورش چہ نویسیم گفت آیات کتاب مجید را عزت بیش ازانست کہ
قبر کے تعویذ پر کیا لکھین کہا قرآن کی آیتون کو عزت اُس سے زیادہ ہے کہ
روا باشد بر چنین جایگاہ نوشتن کہ بروزگار سودہ گردد و خلایق برو گذرند و
جائز ہو ایسے مقام پر لکھنا کہ تھوڑے زمانے مین مٹ جائے اور خلقت اُسپر گذرے اور
سگان برو شاشند اگر بضرورت چیزی نویسند این بیت کفایت میکند قطعہ
کُتے اوپر اُسکے پیشاب کرین اگر بالضرور کچھ لکھتے ہو یہ بیتین کافی ہین

وہ کہ ہرگہ کہ سبزہ در بستان افسوس جو وقت کہ سبزہ باغ مین بگذرای دوست تا بوقت بہار ادھر گذر کر اے دوست تا کہ موسم بہار مین	بدمیدی چہ خوش شدی دل من اُگتا تھا کیا خوش ہوتا تھا دل میرا سبزہ بینی دمیدہ بر گل من سبزہ دیکھے تو اُگا ہوا میری خاک پر

حکایت پارسائی بر یکی از خداوندان نعمت گذر کرد کہ بندہ را
ایک پرہیزگار نزدیک ایک شخص کے اہل دولت مین سے گیا کہ ایک غلام کے
دست و پای بستہ عقوبت ہمیکرد گفت ای پسر ہمچو تو مخلوقی را خدای
ہاتھ اور پاؤن باندھے تھے اور مار دہاڑ کرتا تھا بولا اے فرزند تجھ ایسے مخلوق کو خدا نے
عزوجل اسیر حکم تو گردانیدہ است و ترا بروی فضیلت دادہ شکر نعمت
زبردست اور بزرگ نے مقید تیرے حکم کا کیا ہے اور تجھے اُسپر بزرگی دی شکر نعمت

باری تعالی بجا آر و چندین جفا بروی مپسند نباید که فردای قیامت

خدا سے برتر کا بجالا اور اس قدر ظلم اوسپر روا نہ رکھ ممکن ہے کہ قیامت کے دن

به از تو باشد و شرمساری بری ملنوی

تجھ سے بہتر ہو اور شرمندگی اوٹھاوے تو

بر بندہ مگیر خشم بسیار — جورش مکن و دلش میازار

اپنے غلام پر بہت خفا نہو — اوسپر ظلم مت کر اور دل اوسکا مت دکھا

او را تو بدہ درم خریدی — آخر نہ بقدرت آفریدی

اوس کو تو نے دس درم سے مول لیا — آخر قدرت سے تو پیدا نہیں کیا تو نے

این حکم و غرور و خشم تا چند — هست از تو بزرگ تر خداوند

یہ حکم اور غرور اور غضب کب تک — تجھ سے بہت بڑا ایک مالک ہے

ای خواجہ ارسلان و آغوش — فرماندہ خود مکن فراموش

اے خاوند ارسلان و آغوش کے — اپنے حاکم کو فراموش مت کر

در خبرست از سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ گفت بزرگترین حسرتی در روز

حدیث مین ہے صاحب عالم سے درود اللہ کا ہو جیو ادن پر اور سلام کہ فرمایا سب سے بڑی حسرت قیامت کے دن

قیامت آن بود کہ بندہ صالح را بہشت برند و خداوندگار فاسق را بدوزخ

یہ ہوگی کہ غلام نیک اعمال کو بہشت مین لیجاینگے اور آقا بدکار کو دوزخ مین

قطعہ بر غلامی کہ طوع خدمت تست — خشم بیحد مران و طیرہ مگیر

اوس غلام پر کہ فرمانبردار ہے تیری خواہش کا — غصہ بہت مت کر اور غضب بہت کر

کہ فضیحت بود بروز شمار — بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر

کہ رسوائی ہوگی محشر کے دن — غلام آزاد اور خاوند مقید

حکایت سالی از بلخ باشامیانم سفر بود و راہ از حرامیان پر خطر

ایک سال بلخ سے ہمراہ شامیون کے میرا سفر تھا اور راہ رہزنون سے خطرناک

جوانی بَبدرقه همراه ما شد سپر باز چرخ انداز سلحشور بیش زور که ده مرد

ایک جوان رہبری اور نگہبانی کو ہمارے ساتھ ہوا سپر باز سخت کمان ہتھیار بند زبر دست کہ دس مرد

توانان کمان اورا بزه نکردندی وزورآوران روی زمین پشت اورا

ہٹے کٹے اوسکی کمان کو چلّہ نکر سکتے تھے اور پہلوان تمام دنیا کے پیٹھ اوسکی

در مصارعت بر زمین نیاوردندی اما چنانکه دانی متنعّم بود و سایه پرورده

کُشتی مین زمین پر نہ لا سکتے لیکن جیسا کہ جانے تو ناز پرورده تھا اور گوشہ خانہ مین پلا ہوا

نه جهان دیده و سفر کرده رعد کوس دلاوران بگوشش نرسیده

نہ جہان دیکھے ہوے اور نہ سفر کیے ہوے گرج دلاوروں کے نقارہ کی اوسکے کان مین نہین پہونچی تھی

و برق شمشیر سواران ندیده شعر

اور چمک سواروں کی تلوار کی نہین دیکھی تھی

نیفتاده در دستِ دشمن اسیر | بگردش نباریده بارانِ تیر

نہ پڑا تھا قید مین ہاتھ دشمن کے | اوسکے گرد مین نہین برسا تھا مینہ تیر کا

اتفاقاً من واین جوان هردو در پے هم دوان هر دیوار قدیمش که

اتفاقاً مین اور وہ جوان دونون بایکدیگر چلے جاتے تھے جو دیوار پرانی کہ

پیش آمدی بقوت باز و بفگندے و هر درخت عظیم که دیدی

اوسکے سامنے آتی زور بازو سے گرادیتا اور جو درخت بڑا کہ دیکھتا

بنیروے سر پنجه برکندی وتفاخر کنان گفتی بیت

ساتھ قوت پنجے کے اوکھاڑتا اور فخر کرتا ہوا کہتا

پیل کو تا کتف بازوِ گردان بنید | شیر کو تا کف و سرپنجه مردان بنید

ہاتھی کہان ہے کہ شانہ اور بازو پہلوانون کے دیکھیگا | شیر کہان ہے کہ ہتھیلی اور پنجہ مردون کا دیکھے

ما درینحالت که دو هندو از پس سنگی سر بر آوردند و آهنگ قتال ما کردند بد ست

ہم اس حالی مین تھے کہ دو چورون نے ایک پتھر کے پیچھے سے سر نکالا اور قصد ہمسے لڑنے کا کیا ہاتھ مین

یکے چوبی و در بغل دیگر کلوخ کوبی جوان را گفتم چه پائی که دشمن آمد بیت

ایک کے لکڑی اور دوسری کی بغل میں ایک موگری جوان کو کہا میں نے کیوں دیر کرتا ہے تو کہ دشمن آیا

بسیار انچه داری ز مردی و زور	که دشمن بپای خود آمد بگور
خرچ کر جسقدر رکھتا ہے تو قوت و زور	کہ دشمن اپنے پانون سے آیا ہے گور مین

تیر و کمان را دیدم از دست جوان افتاده و لرزه بر استخوان فرد

تیر و کمان کو دیکھا مین نے جوان کے ہاتھ سے گر پڑا اور رعشہ بدن مین پڑا ہوا

نه هر که موی شکافد به تیر جوشن خای	بروز حملهٔ جنگ آوران بدارد پای
نہ جو شخص کہ بال چیر ڈالتا ہے چار آئینہ کی کاٹنے والا تیر سے	لڑنے والون کے حملے کے دن ثابت قدم رہتا ہے

چاره جز آن ندیدم که رخت و سلاح و جامه رها کردیم و جان بسلامت بدر آوردیم

علاج سوا اسکے نہ دیکھا ہم نے کہ اسباب اور ہتھیار اور لباس رہا کیا اور جان بچا لے گئے

قطعه بکارهای گران مرد کاردیده فرست	که شیر شرزه درآرد بزیر خم کمند
واسطے کامہای عظیم کے مرد کار آزمودہ کو بھیج	کہ شیر غضبناک کو لا دے کمند کے پیچ مین
جوان اگرچه قوی یال و پیلتن باشد	بجنگ دشمنش از هول بگسلد پیوند
جوان اگرچہ پر قوت اور پہلوان ہو	دشمن کی لڑائی مین ہیبت سے اسکا بند بند جدا ہو جاتا ہے
نبرد پیش مصاف آزموده معلوم است	چنانکه مسئلهٔ شرع پیش دانشمند
طریقہ لڑائی کا جنگ آزمودہ کے حضور مین روشن ہے	جیسا کہ مسئلہ شرعی صاحب علم کے آگے

حکایت توانگرزاده را دیدم بر سر گور پدر نشسته و با درویش بچه بمناظره در پیوسته که صندوق تربت پدرم سنگین است و کتابه رنگین و فرش رخام انداخته و خشت پیروزه در و ساخته بگور پدرت چه ماند خشتی دو فراهم نهاده

ایک دولتمندزادے کو دیکھا مین نے باپ کی قبر پر بیٹھا ہوا اور ایک فقیر بچے سے بحث مین مشغول کہ میرے باپ کی قبر کا صندوق پتھر کا ہے اور کتبہ رنگین اور فرش سنگ مرمر کا بچھا ہوا اور فیروزی کی اینٹ اسمین جڑی ہوئی تیرے باپ کی قبر کیا ہے جو کس سے مشابہ ہو دو اینٹین رکھی ہوئین

و مشتی دو خاک بروپاشیده درویش پسر این بشنید و گفت پدرت در زیر

اور دو مٹھی خاک اُس پر پڑی ہوئی فقیر کے بیٹے نے یہ سُنا اور بولا جب تک تیرا باپ اُس بھاری

آن سنگهای گران بر خود بجنبد پدر من به بهشت رسیده باشد فرد

پتھروں کے نیچے جنبش کرے میرا باپ بہشت میں پہونچا ہوگا

خرکه بروی نهند کمتر بار
وہ گدھا کہ اُس پر بوجھ کم رکھیں

بیشک آسوده تر کند رفتار
بیشک آرام سے چلتا ہے

قطعه مرد درویش که بار ستم فاقه کشید
جو مرد فقیر فاقہ کشی کرتا ہے

بدر مرگ همانا که سبکبار آید
مرگ کے دروازہ پر آہستہ فارغ البال آتا ہے

وانکه در دولت و در نعمت و آسانی زیست
اور جس شخص نے دولت اور نعمت اور آرام سے زندگی کی

مردنش زینهمه شک نیست که دشوار آید
مرنا اُس پر اس راہ سے شک نہیں کہ دشوار ہوگا

بهمه حال اسیری که ز بندی بجهد
بہر حال وہ قیدی کہ قید سے چھوٹتا

خوشتر از حال امیری که گرفتار آید
خوش حال جان اُس امیر سے کہ مقید ہوا

حکایت بزرگی را پرسیدم از معنی این حدیث اَعْدیٰ عَدُوِّكَ نَفْسُكَ

ایک بزرگ سے پوچھا میں نے معنے اس حدیث کے بڑا دشمن تیری دشمنوں سے تیرا نفس ہے

اَلَّتِي بَيْنَ جَنْبَيْكَ گفت بحکم آنکه هر آن دشمنی که باوی احسان کنی دوست

کہ تیرے دو پہلو کے اندر ہے کہا اُس راہ سے کہ جس دشمن سے احسان کرے تو دوست

گردد مگر نفس را چندانکه مدارا بیش کنی مخالفت زیاده کند قطعه

ہو جائے مگر نفس کہ جس قدر اُس سے ملائمت زیادہ کرے تو دشمنی زیادہ کرے

فرشته خوی شود آدمی بکم خوردن
فرشتہ خصلت ہو جاتا ہے آدمی کم کھانے سے

وگر خورد چو بهائم بیوفتد چو جماد
اور اگر کھائے مثل چارپایوں کے گر پڑے مانند پتھر کے

مراد هر که بر آری مطیع امر تو گشت
مراد جسکی بر لایا تو تیرا فرمان بردار ہوا

خلاف نفس که فرمان دهد چو یافت مراد
برخلاف نفس کے کہ حکم رانی کرتا ہے جب بامراد ہوا

جدال سعدی با مدعی در بیان توانگری و درویشی

سعدی کا جھگڑنا ایک مخالف سے توانگری اور فقیری کی گفتگو مین

یکی بصورتِ درویشان نه بصفتِ ایشان در محفلے دیدم نشسته و شنعتے

ایک شخص اوپر صورت فقیرون کے نہ اوپر صفت اونکے ایک محفل مین دیکھا مین نے بیٹھا ہوا اور بدگوئی مین

در پیوسته و دفتر شکایت باز کرده و ذم توانگران آغاز نهاده سخن بدینجا رسانیده

مصروف اور دفتر شکایت کا کھولے اور مذمت دولتمندونکی شروع کیے ہوئے اور کلام اس مقام پر پہونچا ہوا

که درویش را دست قدرت بسته است و توانگران را پای ارادت شکسته بیت

کہ فقیر کا ہاتھ داد و دہش کا بندھا ہوا ہے اور مالدارونکا پاؤن خواہش بخشش کا ٹوٹا ہوا ہے

کریمان را بدست اندر درم نیست	خداوندان نعمت را کرم نیست
بخشش کرنیوالون کے ہاتھ مین روپیہ نہیں ہے	ارباب دولت مین جود و عطا نہیں

مرا که پرورده نعمت بزرگانم این سخن سخت آمد گفتم ای یار توانگران دخل مسکینانند

مجھے کہ پلا ہوا نعمت اغنیا کا ہوں یہ سخن ناگوار معلوم ہوا کہا مین نے ای یار دولتمند لوگ فقیرونکی آمدنی کا سبب ہین

و ذخیرهٔ گوشه نشینان و مقصد زائران و کهف مسافران و متحمل بار گران از بهر راحت

اور سبب ذخیرہ مال کے گوشہ نشینونکے واسطے اور جاے قصد زیارت کرنیوالونکی اور پناہ مسافرونکی اور اٹھانیوالے بوجھ بھاری کے واسطے آرام

دگران دست تناول بطعام آنگه برند که متعلقان و زیردستان بخورند و فضلهٔ

اور ونکے ہاتھ کھانیکا اوپر کھانیکے اوسوقت لیجاتے ہین کہ متعلق اور زیردست کھاوین اور پس خوردہ

مکارم ایشان به ارامل و پیران و اقارب و جیران رسد نظم

بخشش اونکے ساتھ بیوہ عورتون اور بڈھون اور اقربا اور ہمسایونکو پہونچے

توانگران را وقفست و نذر و مهمانی	زکوة و فطره و اعتاق و هدی و قربانی
دولتمندون کے تئین وقف ہے اور نذر اور مہمانی	زکوٰۃ اور صدقہ عید کا اور بندہ آزاد کرنا اور ہدیے اور قربانی

توکی بدولت ایشان رسی کہ نتوانی
توکب برابر دولت اونھون کے پہونچے توکہ نسکے تو

جزین دو رکعت و آنہم بصد پریشانی
سوائے دو رکعت نماز کی اور وہ بھی ساتھ سَو پریشانی کے

اگر قدرت جود ست و اگر قوت سجود توانگران را بہتر میسر میشود کہ مال مزکی دارند
جو مقدور بخشش کا اور جو طاقت سجدے کی ہر دولتمند ونکے تیئن بہتر میسر رہتا ہے کہ مال زکوٰة دیا ہوا رکھتے ہین

وجامہ پاک و عرض مصئون و دل فارغ و قوت طاعت در لقمہ لطیف ست
اور لباس پاکیزہ اور اسباب گھر کا نگاہ رکھا گیا اور دل فارغ اور قوت طاعت کی بیچ لقمۂ لطیف کے ہے

وصحت عبادت در کسوت نظیف پیداست کہ از معدۂ خالی چہ قوت آید
اور صحت عبادت کی بیچ لباس پاکیزہ کے ظاہر ہے کہ پیٹ خالی سے کیا قوت آوے

وازدست تہی چہ مروت واز پای بستہ چہ سیر واز دست گرسنہ چہ خیر قطعہ
اور ہاتھ خالی سے کیا مروت اور پیر بندھے سے کیا سیر اور ہاتھ بھوکے سے کیا خیرات

شب پراگندہ خسپد آنکہ پدید
رات کو پراگندہ سووے وہ شخص کہ ظاہر

نبود وجہ بامدادانش
نہووے روزی صبح کو اوسکی

مور گرد آورد بتابستان
چیونٹی جمع لاوے بیچ گرمیون کے

تا فراغت بود زمستانش
تو فراغت ہووے جاڑے میں اوسکو

فراغت با فاقہ نہ پیوندد و جمعیت در تنگدستی صورت نہ بندد یکی تحریمۂ عشا بستہ
فراغت ساتھ فاقے کے نہ ملے اور خاطر جمع بیچ مفلسی کے صورت نہ باندھے ایکنے تحریمہ نماز عشا کا باندھا

ودیگری منتظر عشا نشستہ ہرگز این بدان کی ماند بیت
اور دوسرا منتظر روٹی رات کا بیٹھا ہرگز یہ ساتھ اوسکے کب مانند ہووے

خداوند روزی بحق مشتغل
صاحب روزی کا ساتھ حق کے مشغول

پراگندہ روزی پراگندہ دل
پریشان روزی پریشان دل

پس عبادت ایشان بقبول نزدیکترست کہ جمعند و حاضر نہ پریشان
پس عبادت اونکی ساتھ قبول کے نزدیک زیادہ ہے کہ خاطر جمع ہین اور حاضر نہ پریشان

و پراگندہ خاطر اسباب معیشت ساختہ و باوراد عبادت پرداختہ عرب گوید

اور پراگندہ خاطر اسباب زندگانی کا درست کیے ہوئے اور ساتھ وظیفون عبادت کے مشغول ہوئے عرب کہتا ہے

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفَقْرِ الْمُکِبِّ وَجَارٍ مِنْ لَا یُحِبُّ

پناہ چاہتا ہون طرف اللہ کی اُس محتاجی سے کہ اوپر زمین کے اوندھا کرنے والی ہو اور ہمسائیگی سے اُس شخص کی کہ دوست نہ رکھتا ہو

در خبر است اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْہِ فِی الدَّارَیْنِ گفت این شنیدی

حدیث مین ہے کہ فقیری سیاہی ہے منہ کی بیچ دونون جہان کے فقیر نے کہا یہ سنا تو نے

و آن نہ شنیدی کہ فرمودہ اند اَلْفَقْرُ فَخْرِی گفتم خاموش کہ اشارت

اور وہ نہ سنا تو نے کہ فرمایا ہے فقیری ہے فخر میرا کہا مین نے چپ رہ کہ اشارہ

سید عالم علیہ السلام بفقر طائفہ ایست کہ مرد میدان رضا اند و ہدف

سید عالم علیہ السلام کا ساتھ فقر اُس گروہ کے ہے کہ مرد میدان رضا کے ہین اور نشانہ

تیر قضا نہ اینان کہ خرقہ ابرار پوشند و لقمہ ادرار فروشند رباعی

تیر قضا کے نہ یہ لوگ کہ گدڑی بزرگون کی پہنین اور لقمہ روزینے کا بیچین

ای طبل بلند بانگ در باطن ہیچ	بی توشہ چہ تدبیر کنی وقت بسیج
اے طبل بلند آواز بیچ باطن کے خالی	بے توشہ کیا تدبیر کریگا تو وقت مرنے کے
روی طمع از خلق بپیچ ار مردی	تسبیح ہزار دانہ بر دست مپیچ
منھ طمع کا پھیر خلق سے اگر مرد ہے تو	تسبیح ہزار دانے کی بیچ ہاتھ کے مت پھیر

درویش بے معرفت نیارامد تا کارش بکفر نہ انجامد کہ کَادَ الْفَقْرُ

فقیر بے معرفت نہ آرام کرے جب تک کام اُسکا بیچ کفر کے نہ لگے کہ قریب ہے فقیری

اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا و نشاید جز بوجود نعمت برہنہ را پوشیدن یا در

ہووے کفر اور نہیں چاہیے سوائے ساتھ ہونے نعمت کے ایک ننگے کے تئین پہنانا یا بیچ

استخلاص گرفتاری کوشیدن و ابنای جنس ما را بمرتبہ ایشان کہ رساند

چھڑانے ایک گرفتار کے کوشش کرنا اور بیٹون جنس ہمارے کے تئین بیچ مرتبے اُنھون کے کون پہونچاوے

ویدِ علیا به یدِ سفلی چه ماند نه بینی که حق جلّ شانه در محکم تنزیل از نعیم

اور ہاتھ اوپر کا ساتھ ہاتھ نیچے کے کیا مانند ہوسکے نہیں دیکھتا ہے تو کہ حق بزرگ ہے تعریف اسکی بیچ آیات قرآن کے

اہل بہشت خبر میدہد اُولٰئِکَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ

اہل بہشت کی نعمت سے خبر دیتا ہے وہ لوگ ہیں واسطے اونکے رزق معلوم ہے بہشت مین

تشنگان را نماید اندر خواب	ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب
پیاسون کے تئین دکھلائی دیتا ہے بیچ خواب کے	تمام عالم بیچ آنکھ کے چشمہ پانی کا

حالیکه من این سخن بگفتم عنان طاقت درویش از دست تحمل برفت

جسوقت کہ یہ بات کہی مین نے باگ طاقت فقیر کی ہاتھ برداشت سے گئی

تیغ زبان برکشید واسپ فصاحت بمیدان وقاحت جهانید وگفت

تلوار زبان کی کھینچی اور گھوڑا فصاحت کا بیچ میدان بے شرمی کے دوڑایا اور کہا

چندان مبالغت در وصف ایشان بکردی وسخنهای پریشان بگفتی

اتنا مبالغہ بیچ وصف انھون کے کیا تو نے اور باتین پریشان کہین تو نے

که وهم تصور کند که تریاقند یا کلید خانهٔ ارزاق مشتی متکبر مغرور معجب نفور

کہ وہم خیال کرتا ہے کہ زہر مہرہ ہین یا کنجی خانہ روزی کی ہین ایک قوم تکبر کرنیوالی مغرور خود پسند نفرت کرنیوالی

مشتغل مال ونعمت مفتتن جاه وثروت که سخن نگویند الا بسفاهت ونظر نکنند

مشغول مال اور نعمت کے اور فریفتہ مرتبے اور دولت کے کہ بات نہ کہین مگر ساتھ حماقت کے اور نظر نکرین

الا بکراهت علما را بگدائی منسوب کنند وفقرا را به بی سروپائی طعنه زنند

لیکن ساتھ کراہت کے عالمون کے تئین ساتھ گدائی کے نسبت کرین اور فقیرون کے تئین ساتھ بے سروپائی کے طعنہ مارین

بعلت مالی که دارند وعزت جاهیکه پندارند برتر از همه نشینند نه آن در سر دارند

بسبب اس مال کے کہ رکھتے ہین اور وہ عزت اور مرتبہ کہ جانتے ہین برتر سب سے بیٹھین نہ وہ بات بیچ سر رکھتے ہین

که سر بکسی بردارند بی خبر از قول حکیمان که گفته اند هر که بطاعت از

کہ سر طرف کسی کے اوٹھاوین بیخبر قول حکیمون سے کہ کہا ہے جو شخص کہ بیچ عبادت کے

دیگران کم است و نعمت بیش بصورت توانگرست و بمعنی درویش بیت

اور ون سے کم ہے اور نعمت کے زیادہ ظاہر مین دولت مند ہے اور باطن مین محتاج

گر بے ہنر بمال کند کبر بر حکیم	کون خرش شمار اگر گاو عنبرست
جو بے ہنر ساتھ مال کے کرے تکبر اوپر حکیم کے	کون خرم سکو جان اگر گاو عنبر ہے

گفتم مذمت اینان روا مدار که خداوند کرمند گفت غلط گفتی که بندهٔ درمند

کہا مین نے مذمت اونکی روا مت رکھ کہ صاحب بخشش کے ہین کہا غلط کہا تو نے کہ بندہ درم کے ہین

چه فائده که ابر ندو نمیبارند و چشمهٔ آفتاب اند و بر کس نمی تابند و بر مرکب

کیا فائدہ کہ مانند بدلی کے ہین اور نہین برستے اور چشمہ آفتاب کے ہین اور اوپر کسی کے نہین چمکتے ہین اور اوپر گھوڑی

استطاعت سوارند و نمیرانند قدمی بهر خدا ننهند و درمی بی من و اذی

مقدور کے سوار ہین اور نہین دوڑاتے ہین اور ایک قدم واسطے خدا کے نہین رکھین اور ایک درم بے احسان و اذیت کے

ندهند مالی بمشقت فراهم آرند و بخست نگهدارند و بحسرت بگذارند چنانکه

ندین ایک مال ساتھ مشقت کے جمع لاوین اور ساتھ خست کے نگاہ رکھین اور ساتھ حسرت کے چھوڑین جیسا کہ

بزرگان گفته اند سیم بخیل از خاک وقتی بر آید که وی در خاک رود شعر

بزرگون نے کہا ہے چاندی بخیل کی خاک سے اوس وقت نکلے کہ وہ بیچ خاک کے جاوے

به رنج و سعی کسے نعمتے بچنگ آرد	دگر کس آید و بی رنج و سعی بردارد
ساتھ رنج اور کوشش کے کوئی نعمت بیچ ہاتھ کے لاوے	اور دوسرا آوے اور بے رنج اور کوشش کے اٹھاوے

جواب گفتمش بر بخل خداوندان نعمت وقوف نیافتهٔ الا بعلت گدائی و گرنه

جواب کہا مین نے اوسکو اوپر بخل صاحبان نعمت کے وقوف نہ پایا تو نے لیکن بسبب گدائی کے دگرنہ

هر که طمع یکسو نهد کریم و بخیلش یکے نماید محک داند که زر چیست و گدا داند

جو کوئی کہ طمع ایک طرف رکھے کریم اور بخیل اوسکو ایک معلوم ہو کسوٹی جانے کہ سونا کیا ہے اور فقیر جانے

که ممسک کیست گفتا بتجربت آن میگویم که متعلقان بر در بدارند و غلیظان شدید

کہ ممسک کون ہے کہا ساتھ آزمایش اوسکی کے کہتا ہون مین کہ دربانون کو اوپر دروازے کے رکھین اور غلیظون سخت

را بر گمارند تا بار عزیزان ندهند و دست جفا بر سینهٔ صالحان اهل تمیز

کے تئین مقرر کرین تو دخل عزیزون کو نہ دین اور ہاتھ ظلم کا اوپر سینے نیکون کے اور صاحب تمیز کے

نهند و گویند کس اینجا نیست و بحقیقت راست گفته باشند بیت

رکھین اور کہین کہ کوئی اس جگہ نہین ہے اور حقیقت مین سچ ہی کہا ہووے

آنرا که عقل و همت و تدبیر و رای نیست	خوش گفت پرده دار که کس در سرای نیست
اُسکے تئین کہ عقل اور ہمت اور تدبیر اور رائے نہین ہے	خوب کہا پردہ دار نے کہ کوئی گھر مین نہین ہے

گفتم بعذر آنکه از دست متوقعان بجان آمده اند و از رقعهٔ گدایان بفغان

کہا مین نے بعذر اُسکے کہ ہاتھ سے امیدوارون کے جان سے تنگ آئے ہین اور رقعہ فقیر ونکے سے بیچ شور کے

و محال عقلست که اگر ریگ بیابان دُر شود چشم گدایان پر شود شعر

اور محال عقل ہے کہ اگر بالو جنگل کی موتی ہووے آنکھ فقیرون کی پر ہووے

دیدهٔ اهل طمع بنعمت دنیا	پُر نشود همچنانکه چاه بشبنم
دیدہ اہل طمع کا ساتھ نعمت دنیا کے	پُر نہووے جیساکہ کنوا اوس سے

هرکجا سختی دیده و تلخی کشیده را بینی خود را بشره در کارهای مخوف اندازد و

جہان کہین سختی دیکھے ہوئے اور تلخی کھینچے ہوئے کو تئین دیکھے تو وہ اپنے تئین ساتھ حرص کے بیچ کامون خوفناک کے ڈالے

از عقوبت آخرت نهراسد و حلال از حرام نشناسد قطعه

اور عذاب آخرت سے نہ ہراس کرے اور حلال حرام سے نہ پہچانے

سگی را اگر کلوخی بر سر آید	ز شادی بر جهد کان استخوانیست
کُتے کے تئین جو ایک ڈھیلا اوپر سر کے آوے	خوشی سے کودے کہ وہ ہڈی ہے
و گر نعشی دو کس بر دوش گیرند	لئیم الطبع پندارد که خوانیست
جو ایک نعش آدمی کی اوپر کندھے کے لیوین	کنگال الطبیعت والا معلوم کرے کہ خوان ہے

اما صاحب دنیا که بعین عنایت حق ملحوظست و بحلال از حرام محفوظ

لیکن دولتمند کہ ساتھ آنکھ بخشش خدا کے ملاحظہ کیا گیا ہے اور بسبب حلال کے حرام سے نگاہ کیا گیا ہے مین

همان انگار که تقریر این سخن نگفتم و بیان و برهان نیاوردم انصاف از تو
وہی معلوم کر کہ تقریر اس بات کی نہ کی میں نے اور بیان اور دلیل نہ لایا میں انصاف تیرے سے
توقع دارم که هرگز دیدی دست دغائی بر کتف بسته یا بینوائی بزندان
امید رکھتا ہوں میں کہ ہرگز دیکھا تو نے ہاتھ ایک دغاباز کا اوپر مونڈھے کے بندھا ہوا یا ایک مفلس بیچ قیدخانہ کے
در نشسته یا پرده معصومی دریده یا کفی از معصم بریده الا بعلت درویشی
بیٹھا ہوا یا پردہ ایک معصوم کا پھٹا ہوا یا ہاتھ پہونچے سے کٹا ہوا مگر بسبب تنگدستی کے
شیرمردانرا بحکم ضرورت در نقبها گرفته اند و کعبها سفته و محتمل است اینکه
شیرمردوں کے تئیں ساتھ حکم ضرورت کے بیچ سیندوں کے پکڑا ہوا اور ٹخنے پر دے ہوئے اور احتمال ہے یہ کہ
یکی از درویشان نفس اماره مرادی طلب کند چون قوت احصانش
ایک تئیں فقیروں سے نفس حکم دینے والا ایک مراد طلب کرے جو قوت نگاہ رکھنے کی اسکے
نباشد بعصیان مبتلا گردد که بطن و فرج توامند یعنی دو فرزند یک شکم مادر
نہ ہووے ساتھ گناہ کرنیکے گرفتار ہووے کہ پیٹ اور فرج دونو ہیں ایک پیٹ کے یعنی دو لڑکے ایک پیٹ کے
کز این یکی بر جاست آن دیگر بر پاست شنیده ام که درویشی را با حدثی بر
کہ یہ ایک اوپر جگہ کے رہے وہ دوسرا قائم ساتھ پاؤں کے سنا ہے میں نے کہ ایک فقیر کو ساتھ ایک جوان نوخاستہ کے اوپر
خبثی بدیدند با آنکه شرمساری برد بیم سنگساری بود گفت ای مسلمانان
ایک بدی کے دیکھا باوجود اسکے کہ شرمندگی پہنچاوے دہشت سنگساری کی تھی کہا اے مسلمانو
قوت ندارم که زن کنم و طاقت نه که صبر کنم چه کنم لا رهبانیة فی الاسلام
قوت نہیں رکھتا ہوں میں کہ جورو کروں میں اور طاقت نہیں کہ صبر کیا کروں میں کیا کروں نہیں ہے رہبانیت بیچ اسلام کے
و از جملهٔ مواجب سکون و جمعیت درون که توانگرانرا میسر میشود یکی آنکه هر شب
اور تمام واجبات اطمینان سے اور جمعیت دل سے کہ امیروں کے تئیں نصیب ہوتی ہے ایک یہ کہ ہر رات کو
صنمی در بر گیرند و هر روز جوانی از سر که صبح تابان را دست از صباحت او
ایک معشوق بیچ بغل کے لیتے ہیں اور ہر روز شروع جوانی کا سر لیتے ہیں کہ صبح تاباں کے تئیں ہاتھ خوبصورتی اسکی

بر دل و سرو خرامان را پای از خجالت در گل بیت

اور دل کے اور سرو خرامان کے تئین پانؤں شرمندگی سے اس کی کیچ کیچڑ کے

بخونِ عزیزان فرو برده چنگ	سر انگشتها کرده عناب رنگ
بیچ خون عاشقون کے پنجہ لیگئے چنگل	سرا و انگلیون کا رنگے ہوئے عناب کی سی رنگت
شعر دلیکه حور بهشتی ربود و یغما کرد	کی التفات کند بر بتانِ یغمائی
وہ دل کہ حور بہشتی لیگیا اور لوٹنا کیا	کب مہربانی کرے اوپر معشوقان یغما کے
مَن کانَ بَینَ یَدَیهِ ما اشتهی رُطَب	یُغنِیهِ ذلِکَ مِن رَجمِ العَناقِید
وہ شخص کہ ہووے روبرو اسکے جسقدر کہ چاہے خرما تر	بے پروا کرتا ہے اسکے تئین وہ خرما مارنے سے خوشہ انگور کو

اغلب تهیدستان دامن عصمت بمعصیت آلایند و گرسنگان نان ربایند بیت

اکثر مفلس دامن پاکیزگی کا ساتھ گناہ کے آلودہ کرتے ہیں اور بھوکے روٹی لیجاتے ہیں

چون سگِ درنده گوشت یافت نپرسد	کین شتر صالح است یا خرِ دجال
جو کتّے پھاڑنے والے نے گوشت پایا نہ پوچھے	کہ یہ اونٹنی حضرت صالح کی ہے یا گدھا دجال کا

چه مایه مستوران بعلت درویشی در عین فساد افتاده اند

کس واسطے کہ اکثر عورتیں پاکدامن بسبب فقیری کے بیچ نہایت فساد کے پڑی ہیں اور

عرض گرامی را بباد زشت نامی بر باد داده

آبرو بزرگ کے تئین ساتھ ہوا بدنامی کے برباد دیا

با گرسنگی قوت پرهیز نماند	افلاس عنان از کف تقوی بستاند
ساتھ بھوک کی طاقت پرہیزگاری کی نہ رہے	مفلسی باگ ہاتھ پرہیزگاری سے لیجاوے

آنکه گفتی در بر روی مسکینان ببندد حاتم طائی که بیابان نشین

وہ کہ کہا تو نے دروازہ اوپر منہ غریبوں کے باندھتے ہیں حاتم طائی کہ جنگل کا بیٹھنے والا

بود اگر شهری بودی از جوش گدایان بیچاره شدی و جامه برو

تھا اگر شہر کا رہنے والا ہوتا زیادتی فقیروں سے بیچارہ ہوتا اور کپڑے اوپر اس کے

پاره کروندی چنانکه در طیبات آمده است شعر
ٹکڑے کرتے جیسا کہ بیچ کتاب طیبات کے آیا ہے

ور من منگر تا دگران چشم ندارند	کز دست گدایان نتوان کرد ثوابی
بیچ میرے مت دیکھ تو اور امید نہ رکھیں	کہ ہاتھ فقیروں سے نہ سکیے کرنا ایک اجر

گفتا نه که من بر حال ایشان رحمت می برم گفتم نه که بر مال ایشان
کہا نہ کہ مین اوپر حال انھون کے رحمت لیجاتا ہوں مین کہا مین نے نہین کہ اوپر مال انھون کے

حسرت میخوری ما درین گفتار و هر دو بهم گرفتار هر بیذقی که براندی
افسوس کھاتا ہے تو ہم بیچ اس گفتگو کے اور دونوں باہمین گرفتار جو پیادہ کہ وہ بڑھاتا تھا

بدفع آن کوشیدمی و هر شاهی که بخواندی بفرزین بپوشیدمی
بیچ دفع کرنے اسکے کے کوشش کرتا میں اور جو بادشاہ کہ بلاتا تھا ساتھ وزیر کے چھپاتا تھا میں

تا نقد کیسهٔ همت در باخت و تیر جعبهٔ حجت همه بینداخت قطعه
یہانتک کہ نقد تھیلی ہمت کا ہارا اور تیر ترکش دلیل کے سب گرائے

هان تا سپر نیفگنی از حملهٔ فصیح	کورا جز این مبالغهٔ مستعار نیست
خبردار سپر نہ ڈالے تو حملے فصاحت کے اے سر	وہ کہ اسکے تئین سوا مبالغہ مانگے ہوئے کے نہین ہے
دین ورز و معرفت که سخندان سجع گوی	بر در سلاح دارد و کس در حصار نیست
دین قبول کر اور معرفت کہ بات جاننے والا مقفّی کہنے والا	اوپر دروازے کے ہتھیار رکھتا ہو اور کوئی بیچ قلعہ کے نہیں

تا عاقبة الامر دلیلش نماند و ذلیلش کردم دست تعدی دراز کرد
آخر کو دلیل اسکی نرہی ذلیل اوسکو کیا میں نے ہاتھ ظلم کا بڑھانا کیا

وبیهده گفتن آغاز و سنت جاهلان ست که چون بدلیل از خصم فرومانند
اور بیہودہ کہنا شروع اور طریقہ جاہلوں کا ہے کہ جو بیچ دلیل کے دشمن سے عاجز رہیں

سلسلهٔ خصومت بجنبانند چون آزر بت تراش که بحجت با پسر بنیامد
زنجیر دشمنی کی ہلاویں جیسے آزر بت کا تراشنے والا کہ بیچ حجت کے ساتھ بیٹے کے سر بر نہوا

بجنگ برخاست آیۃ لئن لم تنته لأرجمنک

واسطے لڑائی کے اُٹھا تحقیق اگر باز نہ آویگا تو سنگسار کرونگا مین تیرے تئین

دشنامم داد سقطش گفتم گریبانم درید زنخدانش شکستم قطعه

گالی مجکو دی بُرا اُسکو کہا مین نے گریبان میرا پھاڑا ٹھوڑی اُسکی توڑی مین نے

او در من و من در و فتاده

وہ بیچ میرے اور مین بیچ اسکے پڑا

انگشت تعجب جهانی

انگلی تعجب ایک جہان کی

خلق از پی ما دوان و خندان

خلق پیچھے ہمارے سو دوڑتی ہوئی اور ہنستی ہوئی

از گفت و شنید ما بدندان

گفتگو ہماری سے بیچ دانتون کے

القصه مرافعت این سخن پیش قاضی بردیم و بحکومت عدل قاضی راضی

آخر کو رجوع کرنا اس بات کا آگے قاضی کے لیگئے ہم اور حکم دینے صاحب انصاف پر راضی

شدیم تا حاکم مسلمانان مصلحتی بجوید و میان توانگران و درویشان فرقی

ہوئے ہم تا حاکم مسلمانون کا ایک صلح ڈھونڈھے اور درمیان امیرون اور فقیرون کے کچھ فرق

بگوید قاضی چون حالت ما بدید و منطق ما بشنید سر بجیب تفکر فرو برد و

کہے قاضی نے جو حالت ہماری دیکھی اور گفتگو ہماری سُنی سر بیچ جیب فکر کے لیگیا اور

پس از تامل بسیار سر بر آورد و گفت ای که توانگران را ثنا گفتی و بر درویشان جفا

پیچھے تامل بہت سے سر اُٹھایا اور کہا اے کہ امیرون کے تئین تعریف کہی تونے اور اوپر فقیرون کے ظلم

روا داشتی بدانکه هر جا که گل است خار است و با خمر خمار است و بر سر گنج مار

روا رکھا تونے جان کہ جس جگہ کہ پھول ہے کانٹا ہے اور ساتھ شراب کے خمار ہے اور اوپر خزانے کے سانپ

و آنجا که دُر شاهوار است نهنگ مردم خوار است لذت عیش دنیا را لدغه اجل

اور اس جگہ کہ موتی شاہوار ہے نہنگ جانور آدمی کھانیوالا ہے لذت عیش دنیا کے تئین ڈنک موت کا

در پی است و نعیم بهشت را دیوار مکاره در پیش بیت

پیچھے ہے اور نعمت بہشت کے تئین دیوار کمروہات کی آگے

چو بر دشمن چه کند گر نکشد طالب دوست | گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بهم اند

ظاہر دشمن کا کیا کرے جو نہ کھینچے طالب دوست کا | خزانہ اور سانپ اور پھول اور کانٹا اور غم اور خوشی باہم ہیں

نظر نکنی در بستان که بید مشک ست و چوب خشک و همچنین در زمرهٔ توانگران

نظر نہیں کرتا ہے تو بیچ باغ کے کہ بید مشک ہے اور لکڑی خشک اور ویسے ہی بیچ گروہ دولتمندوں کے

شاکرند و کفور و در حلقهٔ درویشان صابرند و ضجور شعر

شکر کرنے والے ہیں اور کفر کرنے والے اور بیچ حلقہ فقیروں کے صبر کرنے والے ہیں اور دلتنگ

اگر ژاله هر قطره دُر گشتی | چو خرمهره بازار ازو پر شدی

اگر اولہ ہر قطرہ موتی ہوتا | مانند کوڑیوں کے بازار اس سے بھرا ہوتا

مقربان حضرت حق جل و علا توانگرانند درویش سیرت و درویشانند

نزدیک رہنے والے حضرت بزرگ اور برتر کے دولتمند ہیں درویش خصلت اور درویش ہیں

توانگر همت و مهین توانگران آنست که غم درویش خورد و بهین

توانگر ہمت اور بہت بڑے امیروں میں سے وہ ہے کہ غم فقیر کا کھاوے اور بہتر

درویشان آنکه کم توانگران گیرد و من یتوکل علی الله

فقیروں میں وہ ہے کہ کم دولتمند سے لے اور جو شخص کرتا ہے توکل اوپر اللہ کے

فهو حسبه پس روی عتاب از من بجانب درویش کرد و گفت ای که گفتی

پس وہ کافی ہے اس کو پس منہ غصے کا مجھ سے طرف فقیر کے کیا اور کہا اے کہ کہا تو نے

توانگران مشتغل اند به مناهی و مست ملاهی نعم طائفه هستند برین

دولتمند مشغول ہیں کار ممنوع دنیا میں اور مست اور بھولے ہوئے بازیوں کے ہاں ایک گروہ ہیں اوپر

صفت که بیان کردی قاصر همت کافر نعمت که ببرند و بنهند و نخورند

صفت کے کہ بیان کیا تو نے چھوٹی ہمت اور کفر کرنے والے نعمت کے کہ لیجاویں اور رکھیں اور نہ کھاویں

و ندهند و اگر بمثل باران نبارد و یا طوفان جهان را بر دارد

اور نہ دیویں اور جو ساتھ مثل کے مینہ نہ برسے اور یا طوفان جہان کو اٹھا دے

نعم بتحقیق کلمهٔ ایجاب ست یعنی آری ای قبول کردم ۱۲

باعتماد مکنت خویش از محنت درویش نپرسند واز باری تعالی نترسند و گویند شعر

ساتھ اعتبار مال اپنے کے محنت فقیر کی نہ پوچھیں اور خدا سے نہ ڈریں اور کہیں

گر از نیستی دیگرے شد هلاک

جو نیستی سے دوسرا ہوا ہلاک

مرا هست بط را ز طوفان چه باک شعر

مجکو مال ہے بط کو طوفان سے کیا دہشت

وراکبات نیاقاً فی هوادجها

اور سب عورتین ہین سوار اونٹنیون کی بیچ ہودجون کے

ما لم یلتفتن الی من غاص فی الکثب

التفات نہیں کرتی ہین طرف اس شخص کے کہ جا ہا بیچ ریگ کے تودون ہین

شعر دونان چو گلیم خویش بیرون بردند

کمینے جو کملی اپنی باہر لے گئے

گویند چه غم گر همه عالم مردند

کہین کیا غم جو تمام عالم مرا

قومی بدین نمط هستند که شنیدی و طائفه خوان نعمت نهاده و دست کرم گشاده

ایک قوم ساتھ اسطرح کے ہین کہ سُنا تونے اور ایک گروہ نے خوان نعمت کا رکھا اور ہاتھ کرم کا کھولا

طالب نام اند و مغفرت و صاحب دنیا و آخرت چون بندگان حضرت پادشاه عالم

چاہنے والے نام کے ہین اور مغفرت کے اور صاحب دنیا اور آخرت کے جیسا کہ بندے حضرت بادشاہ تمام عالم کے

عادل مؤید مظفر مالک ازمّهٔ انام حامی ثغور اسلام وارث ملک سلیمان

عادل کئے ہوئے امداد پایا گیا فتح پایا گیا مالک لگامون خلق کا حمایت کرنیوالا سرحد اسلام کا وارث ملک سلیمان کا

اعدل ملوک زمان مظفر الدنیا والدین اتابک ابوبکر بن سعد

عادل زیادہ بادشاہون زمانے کا فتح پایا گیا دنیا اور دین کا اتابیق یعنے ادب دینے والا ابوبکر بیٹا سعد

زنگی ادام الله ایامه و نصر اعلامه قطعه

زنگی کا ہمیشہ رکھے اللہ زمانہ اسکا اور یاری دے نیزون اسکے کو

پدر بجای پسر هرگز این کرم نکند

باپ بیچ جگہ بیٹے کے ہرگز یہ کام نہ کرے

که دست جود تو با خاندان آدم کرد

کہ ہاتھ بخشش تیری نے ساتھ گھرانے آدم کے کیا

خدای خواست که بر عالمی ببخشاید

خدا نے چاہا کہ اوپر ایک عالم کے بخشش کرے

ترا برحمت خود پادشاه عالم کرد

تیرے تئین ساتھ مہربانی اپنی کے بادشاہ عالم کا کیا

قاضی چون سخن بدین غایت برسانید و از حد قیاس ما اسپ مبالغت

قاضی نے جو بات اس نہایت کو پہونچائی اور حد قیاس ہماری سے گھوڑا مبالغے کا

درگذرانید بمقتضای حکم قضا رضا دادیم و از ما مضی درگذشتیم و بعد از

گذرانا موافق حکم قضا کے راضی ہوئے ہم اور جو چیز کہ گذر رہی تھی اُس سے درگذرے ہم اور بعد

مجازا طریق مدارا گرفتیم و سر بتدارک بر قدم یکدیگر بنهادیم و بوسه بر سر و روی

سختی کے راہ صلح کی لی ہمنے اور سر تھ بدلا لینے کے دیر قدم کے آپسمین رکھا ہمنے اور بوسہ اور بر سر اور منھ

هم دادیم و ختم سخن برین دو بیت کردیم **قطعه**

آپس کے دیا ہمنے اور ختم بات کا اوپر اس دو بیت کیا ہمنے

مکن ز گردش گیتی شکایت ای درویش
مت کر گردش زمانے سے گلا اے فقیر
توانگرا چو دل و دست کامرانت هست
اے مالدار جو دل اور ہاتھ تیرا مقصد ور ہے

که تیره بختی اگر همبرین نسق مردی
کہ کم بخت ہے تو اگر اسی طرح سے مرا تو
بخور ببخش که دنیا و آخرت بردی
کھا بخش دے کہ دنیا اور آخرت لے گیا تو

باب هشتم در آداب صحبت

باب آٹھوان — بیچ آداب صحبت کے

مال از بهر آسایش عمر ست نه عمر از بهر گرد کردن مال عاقلی را پرسیدند نیکبخت کیست

مال واسطے آرام عمر کے ہے نہ عمر واسطے جمع کرنے مال کے ایک عاقل کے تیئن پوچھا نیکبخت کون ہے

و بدبخت چیست گفت نیکبخت آنکه خورد و کشت و بدبخت آنکه مرد و هشت **شعر**

اور بدبخت کیا ہے کہا نیکبخت وہ کہ کھایا اور بویا اور بدبخت وہ کہ مرا اور چھوڑ گیا

مکن نماز بران هیچکس که هیچ نکرد
مت کر نماز اوپر اُسکے کہ جسنے کچھ نہ کیا

که عمر در سر تحصیل مال کرد و نخورد
کہ عمر بیچ خیال تحصیل مال کے کی اور نہ کھایا

حکمت موسی علیه السّلام قارون را نصیحت کرد که اَحسِن کَمَآ

موسی نے او پر اُنکے سلام قارون کے تئین نصیحت کی کر نیکی کر جیسا کر

اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیکَ نشنیده عاقبتش شنیدی قطعه

نیکی کی اللہ نے طرف تیرے نہ سُنا انجام اُسکا سُنا تو نے

آنکس که بدینار و درم خیر نینده وخت

اُس شخص نے کہ ساتھ دینار اور درم کے نیکی نہ جمع کی

سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد

سر آخر کو بیچ خیال دینار اور درم کے کیا

خواهی متمتع شوی از دنیا و عقبی

چاہتا ہے تو کہ فائدہ کیا گیا ہو تو دنیا اور عقبی سے

با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد

ساتھ خلق کے کرم کر جو خدا نے ساتھ تیری کرم کیا

عرب گوید جُد وَلا تَمنُن لَاَنَّ الفائِدَةَ اِلَیکَ عائِدَةٌ

عرب کہتا ہے بخشش کر اور احسان مت رکھ اسواسطے کہ تحقیق فائدہ تیری طرف پھرنیوالا ہے

یعنی ببخش و منت منه که نفع آن بتو باز میگردد قطعه

یعنے بخش دے اور احسان مت رکھ کہ نفع اُسکا طرف تیرے پھرنیوالا ہوتا ہے

درخت کرم هر کجا بیخ کرد

درخت کرم نے جہان کہین جڑ کی

گذشت از فلک شاخ و بالای او

گذری فلک سے شاخ اور بلندی اُسکی

گر امید داری کز و بر خوری

جو امید وار ہی تو کہ اُس سے پھل کھاوے تو

بمنت منه اره بر پای او قطعه

ساتھ احسان کے مت کھ آرہ اوپر پانون اُسکے کے

شکر خدای کن که موفق شدی بخیر

شکر خدا کا کر کہ توفیق کیا گیا ہوا تو ساتھ خیر کے

ز انعام و فضل او نه معطل گذاشتت

انعام اور بزرگی اپنی سے نہ معطل چھوڑا تجکو

منت منه که خدمت سلطان همیکنی

احسان مت رکھ کہ خدمت بادشاہ کی کرتا ہے تو

منت شناس ازو که بخدمت بداشتت

احسان جان اُس سے کہ بیچ خدمت کے رکھا تجھے

حکمت دو کس رنج بیهوده بردند و سعی بیفائده کردند یکے آنکه

دو شخص رنج بیہودہ لیجا ئیے اور کوشش بے فائدہ کرین ایک وہ کہ

مثنوی اندوخت و نخورد و دیگر آنکه آموخت و نکرد

جمع کیا اور نہ کھایا اور دوسرا وہ کہ سیکھا اور نکیا

علم چندانکه بیشتر خوانی
علم جتنا کہ زیادہ پڑھے تو

چون عمل در تو نیست نادانی
جو عمل تجھ مین نہین ہے نادان ہے تو

نه محقق بود نه دانشمند
نہ محقق ہووے نہ دانشمند

چارپائے برو کتابے چند
ایک جانور اوپر اُسکے کتابین کتنی

آن تہی مغز را چه علم و خبر
اُس بیوقوف کو کیا علم اور خبر

که برو ہیزم ست یا دفتر
کہ اوپر اُسکے لکڑی ہے یا دفتر

شعر حکمت علم از بہر دین پروردنست نه از بہر دنیا خوردن
علم واسطے دین پالنے کے ہے نہ واسطے دُنیا کھانے کے

ہرکه پرہیز و علم و زہد فروخت
جو کہ پرہیز اور علم اور پرہیزگاری بیچے

خرمنے گرد کرد و پاک بسوخت
ایک کھلیان جمع کیا اور صاف جلایا

بیت پند عالمِ ناپرہیزگار کور مشعله دارست یُهدیٰ بِهٖ وَهُوَ لَا یَهتَدِی
عالمِ ناپرہیزگار اندھا مشعلچی ہے راہ دکھائی جاتی ہے بسبب اُسکے اور وہ راہ نہین پاتا ہے

بے فائده ہرکه عمر درباخت
بے فائدہ جسنے عمر ہاردی

چیزے نخرید و زر بینداخت
کوئی چیز نہ خرید کی اور زر ڈالا

پند مُلک از خردمندان جمال گیرد و دین از
مُلک داناؤن سے زینت پکڑے اور دین

پرہیزگاران کمال یابد پادشاہان بہ نصیحت خردمندان
پرہیزگارون سے کمال پاوے بادشاہ ساتھ نصیحت عقلمندون کے

قطعه ازان محتاج ترند که خردمندان بقربت پادشاہان
اُس سے محتاج زیادہ ہین کہ عقلمند ساتھ نزدیکی بادشاہون کے

پندی اگر بشنوی ای پادشاه
ایک نصیحت اگر سُنے تو اے بادشاہ

در ہمہ دفتر بہ ازین پند نیست
بیچ تمام دفتر کے بہتر اس سے نصیحت نہین

جز بخردمند مفرما عمل
سوا اے عقلمند کے مت فرما کام

گرچہ عمل کار خردمند نیست
اگرچہ کام کام عقلمند کا نہین ہے

حکمت سہ چیز بے سہ چیز پایدار نماند مال بے تجارت
تین چیزین بے تین چیزون کے قائم نہین رہتی ہین مال بے سوداگری کے

وعلم بے بحث وملک بے سیاست **قطعہ**
اور علم بے بحث کے اور ملک بے دہشت کے

وقتی بلطف گوی و مدارا و مردمی
ایک وقت ساتھ لطف کے کہہ اور تواضع اور مروت کے

باشد کہ در کمند قبول آوری دلے
یقین ہو کہ بیچ کمند قبول کے لاوے ایک دل

وقتی بقہر گوی کہ صد کوزۂ نبات
ایک وقت ساتھ غصے کے کہہ کہ سو کوزے مصری کے

گہ گہ چنان بکار نیاید کہ حنظلے
کبھی کبھی ایسا بیچ کام کے دآوے کہ ایک اندرایِن کا

حکمت رحم آوردن بر بدان ستم ست بر نیکان وعفو
رحم لانا اوپر بُرون کے ظلم ہے اوپر نیکون کے اور بخشنا

کردن از ظالمان جور ست بر درویشان **بیت**
ظالمون سے ظلم ہے اوپر فقیرون کے

خبیث را چو تعہد کنی و بنوازی
خبیث کے تئین جو ذمہ واری کرے اور سرفراز کرے تو

بدولت تو گنہ میکند بانبازی
ساتھ دولت تیری کے گناہ کرتا ہے ساتھ شرکت کے

پند بر دوستی پادشاہان اعتماد نتوان کرد و بر آواز خوش کودکان
اوپر دوستی بادشاہون کے اعتبار نچاہیے کرنا اور اوپر آواز اچھی لڑکون کے

کہ آن بخیالے مبدّل شود واین بخوابے متغیر گردد **شعر**
کہ وہ ساتھ ایک خیال کے تبدیل ہووے اور یہ ساتھ ایک خواب کے متغیر ہووے۔

معشوق ہزار دوست را دل ندہی	ور میدہی آن دل بجدائی بنہی
معشوق ہزار دوست کے تئین دل ندے تو	اور جو دیتا ہی تو وہ دل جدائی کے رکھے تو

پند ہر آن سر کہ داری با دوست در میان منہ واگرچہ دوست

وہ بھید کہ رکھتا ہی تو ساتھ دوست کے درمیان مین مت رکھ اور اگرچہ دوست

مخلص باشد چہ دانی کہ وقتی دشمن گردد و ہرگز ندیکہ توانی بدشمن

خالص ہووے کیا جانے تو کہ کسو وقت دشمن ہووے اور کوئی آزار جو سکے تو دشمن کو

مرسان کہ باشد کہ وقتے دوست گردد

مت پونہچا کہ شاید کسی وقت دوست ہووے

پند رازیکہ نہان خواہی باکس در میان منہ واگرچہ دوست باشد

وہ بھید کہ پوشیدہ رکھنا چاہی تو ساتھ کسی کے درمیان مین مت رکھ اور اگرچہ دوست ہووے

کہ مر آن دوست را نیز دوستان باشند وہمچنین مسلسل قطعہ

اس لیے کہ اس دوست کے تئین بھی دوست ہووین اور اسی طرح مسلسل

خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش	باکسے گفتن وگفتن کہ مگوی
چپ رہنا بہتر کہ بھید دل اپنے کا	ساتھ کسی کے کہنا اور کہنا کہ مت کہہ تو
ای سلیم آب ز سر چشمہ ببند	کہ چو پر شد نتوان بستن جوی
اے دوست مزاج پانی سر چشمے سے باندھ	کہ جو پر ہوا نسکے باندھنا ندی کا
فرد سخنے در نہان نباید گفت	کاین سخن بر ملا نشاید گفت
وہ بات بیچ پوشیدگی کے نچاہیے کہنا	کہ وہ بات بر ملا نہ چاہیے کہنا

حکمت دشمن ضعیف کہ در طاعت آید و دوستی نماید مقصود وے

دشمن کمزور کہ بیچ فرمانبرداری کے آوے اور دوستی ظاہر کرے مقصد اسکا

جز این نیست کہ دشمن قوی گردد وگفتہ اند بر دوستی دوستان اعتماد

سوای اسکے نہین ہے کہ دشمن زبردست ہووے اور کہا ہی اوپر دوستی دوستون کے اعتماد

نیست تا بہ تملق دشمنان چہ رسد وہر کہ دشمن کوچک را حقیر شمارد

نہیں ہے تو ساتھ خوشامد دشمنوں کے کیا بو پہنچے اور جو کوئی کہ دشمن چھوٹے کو نا چیز گنے

بدان ماند کہ آتش اندک را مہمل مے گذارد قطعہ

ساتھ اُسکے مشابہ ہے کہ آگ تھوڑی کو بیکار چھوڑتا ہے

امروز بکش چو میتوان کشت

آج کے دن بجھا جو سکے تو بجھانا

مگذار کہ زہ کند کمان را

مت چھوڑ کہ چلہ کرے کمان کے تئیں

کاتش چو بلند شد جہان سوخت

کہ آگ جو بلند ہوئی جہان کو جلایا

دشمن کہ بہ تیر میتوان دوخت

دشمن کہ ساتھ تیر کے سکے سینا

حکمت سخن در میان دو دشمن چنان گوی کہ اگر دوست گردند شرم زدہ نباشی ابیات

بات درمیان دو دشمن کے ایسی کہے تو کہ اگر دوست ہو دیں شرمندہ نہ ہو وے تو

میان دو کس جنگ چون آتش ست

درمیان دو آدمیوں کے لڑائی مانند آگ کے ہے

سخن چین بدبخت ہیزم کش ست

بات بنانیوالا بدبخت لکڑی ڈالنے والا ہے

کنند این وآن خوش دگر بارہ دل

کریں یہ اور وہ خوش دوسری بار دل

وی اندر میان کور بخت وخجل

وہ درمیان ہیں کور بخت اور شرمندہ

میان دو کس آتش افروختن

درمیان دو آدمی کے آگ روشن کرنا

نہ عقلست وخود درمیان سوختن

نہیں عقل ہے اور آپ درمیان میں جلنا

قطعہ درسخن با دوستان آہستہ باش

بیچ سخن کے ساتھ دوستوں کے آہستہ رہ

تا ندارد دشمن خونخوار گوش

تو نہ رکھے دشمن خونخوار کان

پیش دیوار آنچہ گوئی ہوش دار

آگے دیوار کے جو کچھ کہے تو ہوش رکھ

تا نباشد در پس دیوار گوش

تو نہ ہو وے پیچھے دیوار کے کان

حکمت ہر کہ با دشمنان صلح میکند سر آزار دوستان دارد شعر

جو ساتھ دشمنوں کے صلح کرتا ہے خیال آزار دوستوں کا رکھتا ہے

بشوای خردمند زان دوست دست	که با دشمنانت بود هم نشست
دھوا اے دانا اُس دوست سے ہاتھ	کہ ساتھ دشمنوں تیری کے ہووے ہم صحبت

پند چون در امضا کاری متردد باشی آن طرف اختیار کن که بی آزار تو بر آید شعر

جو تیچ جاری کرنے کسی کام کے متردد ہووے تو وہ طرف اختیار کر کہ بے آزار تیرے کے برآوے

با مردم سهل گوی دشوار مگوی	با آنکه در صلح زند جنگ مجوی
ساتھ آدمی سہل کہنے لملے کے مشکل مت کہہ	ساتھ اُسکے کہ دروازہ صلح کا مارے لڑائی مت ڈھونڈھ

حکمت تا کار بزر بر مے آید جان در خطر افگندن

جب تک کام ساتھ زر کے نکلتا ہو جان بیچ خطر کے ڈالنا

نشاید عرب گوید آخر الحیل السیف شعر

نہ چاہیے عرب کہتا ہے آخر تمام حیلوں کی تلوار ہے

چو دست از همه حیلتی در گسست	حلال ست بردن بشمشیر دست
جب ہاتھ تمام حیلوں سے ٹوٹا	حلال ہے لیجانا اوپر تلوار کے ہاتھ

حکمت بر عجز دشمن رحمت مکن که اگر قادر شود بر تو نبخشاید بیت

اوپر عاجزی دشمن کے رحم مت کر کہ اگر قادر ہووے وہ اوپر تیری نہ بخشش کرے

دشمن چو بینی ناتوان لاف از بروت خود مزن	مغزیست در هر استخوان مردیست در هر پیرهن
دشمن کو جو دیکھے تو ناتوان ملاف مونچھ اپنی سے مت مار	ایک مغز ہے بیچ ہر ہڈی کے ایک مرد ہے بیچ ہر لباس کے

حکمت هر که بدی را بکشد خلق را از بلای وی برهاند و وی را از عذاب خدای قطعه

جو کوئی ایک بُرے کے تئیں مارے خلق کے تئیں آزار اُسکے سے چھڑائے اور اُسکی تئیں عذاب خدا سے

پسندیده است بخشایش ولیکن	منه بر ریش خلق آزار مرهم
پسندیدہ ہے بخشش ولیکن	مت رکھ اوپر زخم خلق آزار کے مرہم
ندانست آنکه رحمت کرد بر مار	که آن ظلم ست بر فرزند آدم
نجانا اُسنے کہ رحمت کی اوپر سانپ کے	کہ وہ ظلم ہے اوپر اولاد آدم کے

حکمت نصیحت از دشمن پذیرفتن خطاست ولیکن شنیدن رواست

نصیحت دشمن سے قبول کرنا خطا ہے ولیکن سننا رواہے

که بخلاف آن کار کنی که عین صواب ست **مثنوی**

که برخلاف اس کے کام کرے تو کہ نہایت صواب ہے

حذر کن زانچه دشمن گوید آن کن	که بر زانو زنی دست تغابن
پرہیز کر اس بات سے کہ دشمن کہے وہ کر	کہ اوپر زانو کے مارے تو ہاتھ افسوس کا
گرت راهی نماید راست چون تیر	ازان برگرد و راه دست چپ گیر
جو تجھکو ایک راہ دکھلاوے سیدھی مانند تیر کے	اس سے پھر اور راہ ہاتھ بائیں کی لے

پند خشم بیش از حد گرفتن وحشت آرد و لطف بیوقت هیبت ببرد نه چندان

غصہ ازیادہ حد سے کرنا وحشت لاوے اور لطف بیوقت کا رعب لیجاوے نہ اتنی

درشتی کن که از تو سیر گردند و نه چندان نرمی که بر تو دلیر **ابیات**

سختی کر کہ تجھ سے آسودہ ہو جائیں اور نہ اتنی نرمی کہ اوپر تیرے دلیر

درشتی و نرمی بهم در بهست	چو فاصد که جراح و مرهم نه است
سختی اور نرمی آپس میں بہتر ہے	مانند فصد کھولنیوالے کے کہ زخم لگانیوالا اور مرہم رکھنیوالا
درشتی نگیرد خردمند پیش	نه سستی که نازل کند قدر خویش
سختی نہ پکڑے عقلمند زیادہ	نہ سستی کہ کم کرے قدر اپنی
نه مر خویشتن را فزونی نهد	نه یکباره تن در مذلت دهد **نظم**
نہ خاص کے اپنے تئیں زیادتی رکھے	نہ ایک بارتن بیچ ذلت کے دے
جوانی بپدر گفت ای خردمند	مرا تعلیم ده پیرانه یک پند
ایک جوان نے ساتھ باپ کے کہا اے عقلمند	مجھے تئیں تعلیم دے بڈھوں کی طرح ایک نصیحت
بگفتا نیکمردی کن نه چندان	که گردد خیره گرگ تیز دندان
کہا نیکمردی کر نہ اتنی	کہ ہووے غالب بھیڑیا تیز دانت

حکمت دو کس دشمن ملک و دین اند پادشاه بی حلم و زاهد بی علم شعر

دو آدمی دشمن ملک اور دین کے ہین پادشاہ بے تحمل اور زاہد بے علم

بر سر ملک مباد آن ملک فرمانده — که خدا را نبود بنده فرمان بردار

اوپر سر ملک کے مت ہو جیو وہ بادشاہ حکم دینے والا — کہ خدا کے تئین نہووے بندہ حکم کا اٹھانیوالا

پند پادشاه را باید که تا حدی خشم بر دشمنان نراند که دوستان را اعتماد نماند

بادشاہ کے تئین چاہیے کہ حد تک غصہ اوپر دشمنون کے نہ چلاوے کہ دوستون کے تئین اعتماد نہ رہے

آتش خشم اول در خداوند خشم افتد پس انگه زبانه بخصم رسد یا نرسد مثنوی

آگ غصے کی پہلے بیچ صاحب غصہ کے پڑے پس اسوقت شعلہ طرف دشمن کے پہونچے یا نہ پہونچے

نشاید بنی آدم خاک زاد — که در سر کند کبر و تندی و باد

نہ چاہیے اولاد آدم خاک پیدائش کو — کہ بیچ سر کے کیسے غرور اور غصہ اور ہوا

ترا با چنین تندی و سرکشی — نه پندارم از خاکی از آتشی قطعه

تیرے تئین ساتھ ایسے غصے اور زبردستی کے — نہین جانتا ہون مین خاک سے ہے تو یا آگ سے

در خاک بیلقان برسیدم بعابدی — گفتم مرا بتربیت از جهل پاک کن

بیچ شہر بیلقان کے پہونچا مین پاس ایک عابد کے — کہا مین نے میرے تئین ساتھ تربیت کے جہالت سے پاک کر

گفتا برو چو خاک تحمل کن ای فقیه — یا هر چه خوانده همه در زیر خاک کن

کہا جا مانند خاک کے بردباری کر اے عالم — یا جو کچھ پڑھا ہے تو نے سب نیچے خاک کے کر

حکمت بدخوی بدست دشمنی گرفتارست که هر جا که رود از چنگ عقوبت او خلاص نیابد

بدخو بیچ ہاتھ ایک دشمن کے گرفتار ہے کہ جہان کہین جاوے چنگل عذاب اسکے سے رہائی نہ پاوے

بیت اگر ز دست بلا بر فلک رود بدخو — ز دست خوی بد خویش در بلا باشد

اگر ہاتھ سے بلا کے اوپر آسمان کے جاوے بدخو — ہاتھ بدخوئی اپنی سے بیچ بلا کے ہووے

حکمت چو بینی که در سپاه دشمن تفرقه افتاد تو جمع باش

جو دیکھے تو بیچ سپاہ دشمن کے تفرقہ پڑا تو جمع رہ

واگر جمع شوند از پریشانی اندیشه کن **قطعه**

اور اگر جمع ہو وین پریشانی سے اندیشہ کر

برو با دوستان آسوده بنشین	چو بینی در میانِ دشمنان جنگ
جا ساتھ دوستون کے آسودہ بیٹھ	جو دیکھے تو درمیان دشمنون کے لڑائی
وگر بینی که باهم یک زبانند	کمان را زه کن و بر باره بر سنگ
اور جو دیکھے تو کہ آپس مین ایک زبان ہین	کمان کے تئین چلہ کر اور اوپر قلعے کے لیجا پتھر

حکمت دشمن چو از همه حیلتے فرو ماند سلسله دوستی بجنباند آنگه بدوستی

دشمن جو تمام حیلون سے عاجز رہے زنجیر دوستی کی ہلاوے اسوقت ساتھ دوستی کے

کارہائے کند که هیچ دشمن نتواند کرد سر مار بدست دشمن بکوب که از احدی

ایسے کام کرے کہ کوئی دشمن نسکے کر سانپ کا سر ساتھ ہاتھ دشمن کے کوٹ کہ ایک

الحسنیین خالی نباشد اگر این غالب آمد مار کشتی واگر آن از دشمن رستی **فرد**

دو نیکیون سے خالی نہووے اگر یہ غالب آیا سانپ مارا تو نے اور اگر وہ دشمن سے چھوٹا تو

بروزِ معرکه ایمن مشو ز خصمِ ضعیف	که مغزِ شیر برآرد چو دل ز جان برداشت
روز معرکہ کے بیخوف مت ہو دشمن ضعیف سے	کہ مغز شیر کا نکالے جو دل جان سے اٹھایا

حکمت خبریکه دانی که دل بیازارد تو خاموش باش تا دیگری بیارد **فرد**

جس خبر کو کہ جانے تو کہ دل کو آزار دے تو خاموش رہ تو دوسرا لاوے

بلبلا مژده بهار بیار	خبرِ بد به بومِ شوم گذار
اے بلبل خوشخبری بہار کی لا	خبر بری سا تھ الو نحس کے چھوڑ

نکته پادشاه را بر خیانت کسے واقف مگردان مگر آنگه که بر قبول کلی

بادشاہ کے تئین اوپر چوری کسی کے واقف مت کر مگر اسوقت کہ اوپر قبول تمام کے

واثق باشی واگرنه در هلاک خود سعی میکنی **مثنوی**

اعتماد ہووے تجکو اور جو نہین بیچ مرنے اپنے کے سعی کرتا ہے تو

پیچ سخن گفتن انگاه کن
قصد بات کرنے کا اُسوقت کر
کمال ست در نفسِ انسان سخن
کمال ہے بیچ ذات انسان کے بات

که بینی که در کار گیرد سخن
که دیکھے تو بیچ اُس کام کے اثر کرے بات
تو خود را بگفتار ناقص مکن
تو اپنے تئیں ساتھ باتوں کے ناقص مت کر

پند ہر که نصیحت خود رائی میکند او خود نصیحت گری محتاج ست
جو کوئی نصیحت خود رائے کو کرتا ہے وہ آپ نصیحت کا محتاج ہے

پند فریب دشمن مخور و غرور مداح مخر که این دام زرق نہادہ است و آن دامن طمع کشادہ
فریب دشمن کا مت کھا اور غرور تعریف کرنیوالے کا مت مول لے کہ یہ جال مکر کا رکھے ہوئے ہے اور وہ دامن طمع کا کھولے ہوئے

پند احمق را ستایش خوش آید چون لاشه که در کعبش دمی فربه نماید قطعه
احمق کے تئیں تعریف اچھی معلوم ہوتی ہے مانند ایک گدھے کے کہ بیچ نلی اُسکی کے پھونکے تو موٹا نظر آوے

الا تا نشنوی مدح سخن گوے
خبردار ہو تو نہ سُنے تو تعریف بات کہنے والے کی
که اندک مایه نفعے از تو دارد
کہ تھوڑی سی پونجی نفع کی تجھ سے رکھتا ہے

اگر روزی مرادش بر نیاری
اگر ایک دن مراد اُسکی نہ نکالے تو
دو صد چندان عیوبت بر شمارد
دو سَو کتنے عیب تیرے گنے

حکمت متکلم را تا کسے عیب نگیرد سخنش صلاح نپذیرد شعر
بات کرنے والے کے تئیں جبتک کوئی عیب نہ پکڑے بات اُسکی صلاحیت نہ قبول کرے

مشو غره بر حسن گفتار خویش
مت ہو مغرور ساتھ خوبی بات اپنی کی
بتحسین نادان و پندار خویش
ساتھ تعریف نادان اور عزت اپنی کے

حکمت ہمه کس را عقل خود بکمال نماید و فرزند خود بجمال نظم
سب کے تئیں عقل اپنی کامل معلوم ہووے اور بیٹا اپنا بیچ خوبصورتی کے

یکی جهود و مسلمان مناظره کردند

ایک یہود اور مسلمان لڑائی کرتے تھے

چنانکه خنده گرفت مرا ز نزاع ایشانم

ایسا کہ ہنسی نے پکڑا لڑائی انکون سے مجکو

بطنز گفت مسلمان گر این قباله من

ساتھ طعنے کے کہا مسلمان نے اگر یہ قبالہ میرا

درست نیست خدایا جهود میرانم

درست نہین ہے اے خدا یہود مار مجکو

جهود گفت بتوریت می خورم سوگند

یہود نے کہا ساتھ کتاب توریت کے کھاتا ہون قسم

وگر خلاف بود همچو تو مسلمانم

اگر خلاف ہووے مانند تیرے مسلمان ہون مین

گر از بسیط زمین عقل منعدم گردد

جو چوڑائی زمین سے عقل ناپید ہووے

بخود گمان نبرد هیچکس که نادانم

اوپر اپنے گمان نہ لیجاوے کوئی آدمی کہ نادان ہون مین

حکمت ده آدمی بر سفره بخورند و دو سگ بر مرداری بهم بسر نبرند حریص با جهانی گرسنه است

دس آدمی اوپر ایک دستارخوان کے کھائین اور دو کتے اوپر ایک مردار کے آپس مین بسر لیجائین حرص کرنیوالا ساتھ ایک جہان کے بھوکا ہے

و قانع بنانی سیر حکما گفته اند درویشی بقناعت به از توانگری ببضاعت شعر

اور صبر کرنیوالا ساتھ ایک روٹی کے آسودہ حکیمون نے کہا ہے ایک فقیر ساتھ قناعت کے بہتر ایک دولتمند با اسباب سے

روده تنگ بیک نان تهی پر گردد

معدہ تنگ ساتھ ایک روٹی خالی کے بھر جاوے

نعمت روی زمین پر نکند دیده تنگ مثنوی

نعمت روی زمین کی پر نکرے دیدہ تنگ کو

پدر چون دور عمرش منقضی گشت

باپ جو زمانہ عمر اسکی کا گذرا

مرا این یک نصیحت کرد و بگذشت

میرے تئین یہ ایک نصیحت کی اور گذرا

که شهوت آتش است ازوی بپرهیز

کہ شہوت آگ ہے اس سے پرہیز کر

بخود بر آتش دوزخ مکن تیز

اوپر اپنے آگ دوزخ کی مت کر تیز

در آن آتش نداری طاقت سوز

بیچ اس آگ کے نہین رکھتا ہے تو طاقت جلنے کی

بصبر آبی برین آتش زن امروز

ساتھ صبر کے پانی اوپر اس آگ کی ڈال آج کے دن

پند هر که در حال توانائی نکوئی نکند در وقت ناتوانی سختی بیند شعر

جو شخص کہ بیچ حال توانائی کے نیکی نہ کرے بیچ وقت ناتوانی کے سختی دیکھے

بد اختر تر از مردم آزار نیست
بد اختر زیادہ آدمی کے آزار دینے والے سے نہیں ہے

که روز مصیبت کسش یار نیست
کہ دن مصیبت کے کوئی اسکا یار نہیں ہے

حکمت هر چه زود بر آید دیر نپاید **قطعه**
جو کچھ جلد پیدا ہو بہت نہ ٹھہرے

خاک مشرق شنیده ام که کنند
خاک پورب کی سنا ہے میں نے کہ کرتے ہیں

بچهل سال کاسهٔ چینی
چالیس برس میں تن چینی کا

صد بروزی کنند در بغداد
سو ایک دن میں بناوین بیچ بغداد کے

لاجرم قیمتش همی بینی **قطعه**
ضرور کہ قیمت اسکی دیکھتا ہے تو

مرغک از بیضه برون آید و روزی طلبد
مرغ کا بچہ انڈے سے باہر آوے اور روزی مانگے

آدمی زاده ندارد خبر و عقل و تمیز
آدمی کا بچہ نہ رکھے خبر اور عقل اور تمیز

آنکه ناگاه کسی گشت بچیزی نرسید
وہ کہ یکایک ایک چیز ہوا کسی رتبے کو نہ پہنچا

وین بتمکین و فضیلت بگذشت از همه چیز
اور یہ ساتھ تمکنت اور فضیلت کے گذر گیا سب چیز سے

آبگینه همه جایابی ازان بیمحل ست
شیشے سب جگہ پاوے تو اس سبب سے بے قدر ہے

لعل دشوار بدست آید ازانست عزیز
لعل مشکل سے ہاتھ آوے اس سبب سے عزیز ہے

حکمت کارها بصبر بر آید و مستعجل بسر در آید **مثنوی**
سب کام صبر سے نکلیں اور جلدی کرنیوالا سر کے بل گرے

بچشم خویش دیدم در بیابان
آنکھ اپنی سے دیکھتا ہوں میں بیچ جنگل کے

که آهسته سبق برد از شتابان
کہ آہستہ سبقت لیگیا دوڑنے والے سے

سمند بادپا از تک فرو ماند
گھوڑا ہوا کا دوڑنے سے عاجز رہا

شتربان همچنان آهسته میراند
اونٹ کا نگہبان ویسے ہی آہستہ چلا جاتا تھا **قطعه**

پند نادان را به از خاموشی نیست و اگر این مصلحت بدانستی نادان نبودی
نادان کے تئیں بہتر خاموشی سے نہیں ہے اور اگر یہ جانتا نادان نہ ہوتا

چون نداری کمال فضل آن به
جو نرکھے تو کمال فضل وہ بہتر
که زبان در دهان نگهداری
کہ زبان کو بیچ منھ کے نگاہ رکھے تو

آدمی را زبان فضیحه کند
آدمی کو زبان رسوا کرے
جوز بی مغز را سبکساری بیات
اخروٹ بے مغز کے تئین ہلکا پن

خری را ابلهی تعلیم میداد
ایک گدھے کو تئین ایک احمق تعلیم دیتا تھا
برو بر صرف کردی سعی دائم
اوپر اسکے خرچ کرتا کوشش ہمیشہ

حکیمی گفتش ای نادان چه کوشی
ایک دانا نے کہا اسکو اے نادان کیا کوشش کرتاہی تو
درین سودا بترس از لوم لائم
بیچ اس خیال کے ڈر لعنت لعنت کرنے والے سے

نیاموزد بهائم از تو گفتار
نہ سیکھے جانور تجھ سے بات کہنا
تو خاموشی بیاموز از بهائم ابیات
تو خاموشی سیکھ جانوروں سے

هر که تأمل نکند در جواب
جو کہ تامل نہ کرے بیچ جواب کے
بیشتر آید سخنش ناصواب
اکثر آوے بات اوسکی نالائق

یا سخن آرای چو مردم بهوش
یا بات آراستہ کر مانند آدمیوں کے ساتھ ہوش کے
یا بنشین همچو بهائم خموش
یا بیٹھ مانند جانوروں کے چپ

پند هر که با داناتر از خود جدل کند تا بدانند که داناست بدانند که ناداناست
جو شخص کہ دانا زیادہ اپنے سے لڑائی کرے تو جانیں کہ دانا ہے جانیں کہ نادان ہے

فرد چون درآید مه از تو به سخن
جو کوئی وے بڑا تجھ سے بیچ کلام کے
گرچه به دانی اعتراض مکن
اگرچہ بہتر جانے تو اعتراض مت کر

حکمت هر که با بدان نشیند نکوئی نه بیند ابیات
کہ ساتھ بدوں کے بیٹھے نیکی نہ دیکھے

گر نشیند فرشته با دیو
جو بیٹھے کوئی فرشتہ ساتھ دیو کے
وحشت آموزد و خیانت و ریو
وحشت سیکھے اور چوری اور مکر

از بدان جز بدی نیاموزی　　نکند گرگ پوستین دوزی

بدوں سے سوای برائی کے نہ سیکھے تو　　نکرے بھیڑیا چمڑے کا سینا

پند مردمان را عیب نہانی پیدا مکن کہ مر ایشان را رسوا کنی و خود را بے اعتماد

آدمیوں کا عیب چھپا ہوا ظاہر مت کر کہ خاص کر انکے تئیں رسوا کرے تو ہے اور اپنے تئیں بے اعتبار

پند ہر کہ علم خواند و عمل نکرد بدان ماند کہ گاو راند و تخم نیفشاند از تن بیدل طاعت

جسنے کہ علم پڑھا اور عمل نہ کیا مثل اسکے ہے کہ ہل جوتا اور دانے نہ ڈالے بے دل تن سے عبادت

نیاید و پوست بے مغز بضاعت را نشاید نہ ہر کہ در مجادلت چست در معاملت درست بیت

نہ آوے اور پوست بے مغز اسباب کے تئیں نہیں لائق ہے نہ جو کوئی کہ بیچ لڑائی کے چالاک بیچ معاملے کے درست

بس قامت خوش کہ زیر چادر باشد　　چون باز کنی مادر مادر باشد

بہت قد اچھا کہ نیچے چادر کے ہووے　　جو کھولے تو ماں ماں کی ہووے

حکمت اگر شبہا ہمہ شب قدر بودی شب قدر بیقدر بودی شعر

اگر سب راتیں شب قدر ہوں شب قدر بے قدر ہووے

گر سنگ ہمہ لعل بدخشان بودی　　پس قیمت لعل و سنگ یکسان بودی

جو سب پتھر لعل بدخشان کے ہوتے　　پس قیمت لعل اور پتھر کی یکسان ہوتی

حکمت نہ ہر کہ بصورت نکوست سیرت زیبا درست کار اندرون دارد نہ پوست قطعہ

نہ جو کوئی صورت میں نیک ہے خصلت اچھی بیچ اسکے ہے کام باطن رکھتا ہے نہ ظاہر

توان شناخت بیک روز در شمائل مرد　　کہ تا کجاش رسیدست پایگاہ علوم

سکیے پہچاننا ایک دن میں صورت آدمی کی　　کہ کہاں تک اسکا پہنچا ہے مرتبہ علم کا

ولے ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو　　کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم

ولیکن باطن اسکے سے بےخوف مت ہو اور غرہ مت کر　　کہ برائی ذات کی برسوں میں نہ ہوگی معلوم

پند ہر کہ با بزرگان ستیزد خون خود بریزد قطعہ

جو کہ ساتھ بزرگوں کے لڑتا ہے خون اپنا گراتا ہے

خویشتن را بزرگ پنداری
اپنے تئیں بزرگ جانتا ہے تو
رو و ببینی شکسته پیشانی
جا دیکھے تو شکستہ پیشانی

راست گفتند یک دو بیند لوچ
سچ کہتے ہین ایک کو دو دیکھتا ہے بھینگا
تو که بازی کنی بسر با غوچ
تو کہ کھیلتا کرتا ہو تو سر سے ساتھ مینڈھے کے

حکمت پنجه با شیر انداختن و مشت بر شمشیر زدن کار خردمندان نیست بیت
پنجہ ساتھ شیر کے ڈالنا اور مٹھی اوپر تلوار کے مارنا کام عقلمندون کا نہین ہے

جنگ و زور آوری مکن با مست
لڑائی اور زور آزمائی مت کر ساتھ مست کے

پیش سرپنجه در بغل نه دست
آگے زبردست کے بیچ بغل کے رکھ ہاتھ

پند ضعیفے که با قوی دلاوری کند یار دشمن است در هلاک خویش قطعه
جو جوڑ ساتھ زبردست کے بہادری کرے یار دشمن کا ہے بیچ ہلاک اپنی کے

سایه پرورده را چه طاقت آن
سایہ کے پلے ہوئے کے تئیں کیا طاقت وہ
سست بازو بجهل میفگند
سست بازو ساتھ جہالت کے ڈالتا ہے

که رود با مبارزان بقتال
کہ جائے ساتھ لڑنیوالون کے بیچ قتلگاہ کے
پنجه با مرد آهنین چنگال
پنجہ ساتھ مرد لوہے کے چنگل کے

حکمت هر که نصیحت نشنود سر ملامت شنیدن دارد شعر
جو کہ نصیحت نہ سنے خیال ملامت سننے کا رکھتا ہے

چون نیاید نصیحتت در گوش
جو نہ آئے نصیحت تیرے بیچ کان کے

اگرت سرزنش کنم خاموش
جو تجکو ملامت کرون مین رہ چپ

حکمت بے هنران هنرمندان را نتوانند دید همچنان سگ بازاری
بے ہنر ہنرمندون کے تئیں نہین دیکھ سکتے ہین ویسے ہی کتے بازار کے

سگ صیدی را مشغله بر آرند و پیش آمدن نیارند یعنی سفله
کتے شکاری کے تئیں شور برلاوین اور آگے آنا نہین سکتے ہین یعنی کمینہ

چون بہنر باکسے بر نیاید بخبثش در پوستین افتد بیت

جو ساتھ ہنر کے ساتھ کسی کے بر نہ آوے ساتھ بدی اسکی کے پیچ عیب کے پڑے

کند ہر آینہ غیبت حسود کوتہ دست | کہ در مقابلہ گنگش بود زبان مقال

کرے تحقیق غیبت دشمن کم طاقت | کہ بیچ مقابلے کے گونگی اسکی ہووے زبان گفتگو کی

حکمت اگر جور شکم نیستی ہیچ مرغ در دام صیاد نیفتادی بلکہ صیاد خود دام ننہادی بیت

جو ظلم پیٹ کا نہ ہوتا کوئی چڑیا جال میں صیاد کے نہ پڑتی بلکہ صیاد آپ جال نہ رکھتا

شکم بند دست است و زنجیر پاے | شکم بندہ نادر پرستد خداے

پیٹ قید ہاتھ کی ہے اور زنجیر پانون کی | شکم بندہ نادر پوجے خدا کو

حکیمان دیر دیر خورند و عابدان نیم سیر و زاہدان سد رمق و جوانان تا طبق

حکیم دیر دیر کھاتے ہین اور عبادت کرنیوالے آدھا پیٹ اور زاہد واسطے روکنے جان کے اور جوان طبساتی

برگیرند و پیران تا عرق بکنند اما قلندران چندان بخورند کہ در معدہ جاے

بھر لیتے ہین اور بڈھے جبتک عرق نکرین لیکن قلندر اتنا کھاتے ہین کہ بیچ پیٹ کے جگہ

نفس نماند و بر سفرہ روزی کس شعر

دم کی نرہے اور اوپر دستر خوان کے روزی کسکی

اسیر بند شکم را دو شب نگیرد خواب | شبی ز معدہ سنگی شبی ز دلتنگی

قیدی قید شکم کے تئین دو رات نہ پکڑے خواب | ایک رات بوجھ پیٹ سے ایک رات تنگی بھوک سے

حکمت مشورت با زنان تباہ است و سخاوت با مفسدان گناہ شعر

مشورہ ساتھ عورتون کے تباہ ہے اور سخاوت مفسدون سے گناہ

ترحم بر پلنگ تیز دندان | ستمگاری بود بر گوسفندان شعر

رحم اوپر چیتے تیز دانت کے | ظلم ہووے اوپر بکریون کے

خبیث را چو تعہد کنی و بنوازی | بدولت تو گنہ میکند بانبازی

بد کے تئین جو حمایت کرے تو اور سرفراز کرے تو | بدولت تیرے گناہ کرتا ہے ساتھ انبازی کے

حکمت هر که دشمن پیش ست اگر نکشد دشمن خویش ست **بیت**

جسکے تئین دشمن آ گیے ہے اگر نہ مارے دشمن اپنا ہے

سنگ در دست و مار بر سر سنگ	خیره رائی بود قیاس و درنگ
پتھر ہاتھ مین اور سانپ او پر پتھر کے	بیوقوفی ہووے خیال اور دیر

وگروهی بخلاف این مصلحت دیده اند و گفته اند که در کشتن بندیان تامل

اور ایک گروہ نے برخلاف اسکے مصلحت دیکھی ہے اور کہا ہے کہ بیچ مارنے قیدیون کے تامل

اولیتر ست بحکم آنکه اختیار باقیست توان کشت و توان هشت

بہتر زیادہ ہے موافق اس بات کے کہ اختیار باقی ہے سکیے مارنا اور سکیے چھوڑنا

اما اگر بے تامل کشته شود محتملست که مصلحتے فوت شود و تدارک مثل آن ممتنع باشد **مثنوی**

لیکن اگر بے تامل مارا جاوے احتمال ہے کہ ایک مصلحت کذر جاوے اور تدارک مثل اسکی منع کیا ہووے

نیک سهل ست زنده بیجان کرد	کشته را باز زنده نتوان کرد
بہت ہی سہل ہے جیتے ہوئے کو بیجان کرنا	مرے ہوئے کو پھر زندہ نسکیے کرنا
شرط عقلست صبر تیر انداز	که چو رفت از کمان نیاید باز
شرط عقل کی ہے صبر کرنا تیر انداز کا	کہ جو گیا کمان سے نہ آوے پھر

حکمت حکیمیکه با جهال در افتد باید که توقع عزت ندارد و اگر جاهلے

ایک حکیم کہ ساتھ جاہلون کے پڑے چاہیے کہ امید عزت کی نہ رکھے اور اگر ایک جاہل

بزبان آوری بر حکیمی غالب آید عجب نیست که سنگیست که گوهر امی شکند **بیت**

ساتھ زبان آوری کے اوپر ایک حکیم کے غالب آوے عجب نہین ہے کہ ایک پتھر ہے کہ گوہر کے تئین توڑتا ہے

نه عجب گر فرو رود نفسش	عندلیبی غراب هم قفسش **قطعه**
کیا عجب جو بند ہووے دم اس کا	ایک بلبل کو ہووے ایک پنجڑے مین
گر هنرمندی ز اوباش جفائی بیند	تا دل خویش نیازارد و درهم نشود
جو ایک ہنرمند مرا فرادی سے ایک ظلم دیکھے	ہرگز دل اپنا آزردہ نکرے اور درہم نہووے

سنگ بدگوہر اگر کاسۂ زرین شکند	قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود
پتھر بدگوہر اگر پیالہ سونے کا توڑے	قیمت پتھر کی نہ بڑھے اور زر کم نہووے

حکمت خردمند یراکہ در زمرۂ اوباش سخن بہ بندد شگفت مدار کہ

ایک عقلمند کے تئیں کہ بیچ گروہ کمینوں کے بات باندھے تعجب مت رکھ کہ

آواز بربط با غلبۂ دہل بر نیاید و بوئ عنبر از گند سیر فرو ماند مثنوی

آواز بربط کی ساتھ غلبۂ ڈھول کے بر نہ آوے اور بو عنبر کی لہسن کی بدبو سے عاجز رہے

بلند آواز ناداں گردن فراخت	کہ دانا را بہ بی شرمی بیند اخت
بلند آواز بے عقل نے گردن بلند کی	کہ دانا کے تئیں ساتھ بے شرمی کے ڈالا
نمیداند کہ آہنگ حجاز ست	فرو ماند ز بانگ طبل غازی
نہیں جانتا ہے کہ آواز حجاز کی	عاجز رہے آواز ڈھول نٹ سے

حکمت جوہر اگر در خلاب افتد ہمان نفیس ست و غبار اگر بر فلک رود

جوہر جو بیچ کیچڑ کے گرے ویساہی نفیس ہے اور غبار اگر اوپر آسمان کی جاوے

ہمان خسیس استعداد بے تربیت دریغ ست و تربیت نا مستعد ضائع خاک ست

ویساہی کمتر ہے طاقت جے سکھلانے کے افسوس ہے اور تربیت نامستعد کی بے کام راکھ ہے

نسبتے عالی دارد کہ آتش جوہر علویست ولیکن چون بنفس خود ہنری ندارد

ایک نسبت بزرگی کی رکھتی ہے کہ آگ جوہر بزرگی کا ہے ولیکن جو بیچ نفس اپنے کے ہنر نہ رکھے

با خاک برابرست و قیمت شکر نہ از نی ست کہ آن خود خاصیت وی ست مثنوی

ساتھ خاک کی برابر ہے اور قیمت شکر کی نے سے نہیں ہے بلکہ وہ آپ خاصیت اُس کی ہے

چو کنعان را طبیعت بی ہنر بود	پیمبر زادگی قدرش نیفزود
جو کنعان کے تئیں طبیعت بے ہنر تھی	پیغمبر زادگی نے قدر اُسکی نہ بڑھائی
ہنر بنمای اگر داری نہ گوہر	گل از خارست و ابراہیم از آزر
ہنر دکھلا اگر رکھتا ہے تو نہیں موتی	پھول کانٹے سے ہوا اور ابراہیم آزر سے

حکمت مُشک آنست کہ خود ببوید نہ آنکہ عطار بگوید دانا چون طبلہ

مُشک وہ ہے کہ آپ خوشبو دے نہ اُسوقت کہ عطار بتا دے دانا مانند طبلے

عطارست خاموش و ہنر نمای و نادان چون طبل غازی بلند

یعنے ڈبے عطار کے ہر خاموش اور ہنر دکھلانیوالا اور نادان مانند ڈھول نٹ کی بلند

آواز و میان تہی

قطعہ

آواز اور درمیان مین خالی

عالم اندر میان جاہل را | مثلی گفتہ اند صدیقان
عالم درمیان جاہل کے تئین | ایک مثل کہی ہے سچون نے
شاہدی درمیان کورانست | مصحفے درمیان زندیقان
ایک معشوق درمیان اندھون کے ہے | ایک قرآن درمیان کافرون کے

پند دوستی را کہ عمری فراچنگ آرند نشاید کہ بیکدم بیازارند بیت

ایک دوست کے تئین کہ مدت مین ہاتھ مین لاوین نچاہیے کہ ایک دم مین آزار دیوین

سنگی بچند سال شود لعل پارہ | زنہار تا بیک نفسش نشکنی بسنگ
ایک پتھر بیچ کتنے برس کے ہووے لعل کا ٹکڑا | ہرگز ایک دم مین اُسکو نہ توڑ ہو تو پتھر سے

حکمت عقل در دست نفس چنان گرفتارست کہ مرد عاجز در دست زن گربز شعر

عقل بیچ ہاتھ نفس کے ایسی گرفتار ہے کہ مرد عاجز بیچ ہاتھ عورت مکار کے

در خرمی بر سرائی ببند | کہ بانگ زن ازوی برآید بلند
دروازہ خوشی کا اوپر اُس گھر کو باندھو | کہ آواز عورت کی اُس سے باہر آوے بلند

پند رای بی قوت مکر و فسون ست و قوت بی رای جہل و جنون شعر

عقل بے قوت مکر اور جادو ہے اور قوت بے عقل جہالت اور جنون

تمیز باید و تدبیر و عقل و انگہ ملک | کہ ملک و دولت نادان سلیح جنگ خداست
تمیز چاہیے اور تدبیر اور عقل اور اُسوقت ملک | کہ ملک اور دولت نادان کی ہتھیار لڑائی خدا کا ہے

حکمت جوانمرد که بخورد و بدهد به از عابد که ببرد و نهد

جوانمرد کہ کھاوے اور دیوے بہتر اُس عابد سے کہ بچاوے اور رکھے

پند هر که ترک شهوت از بهر قبول خلق داده است از شهوت حلال در شهوت حرام افتاده است

جو شخص کہ چھوڑتا شہوت کا واسطے قبول کرنے خلق کے کرتا ہے شہوت حلال سے بیچ شہوت حرام کے پڑا ہے

شعر

عابد که نه از بهر خدا گوشه نشیند	بیچاره در آئینهٔ تاریک چه بیند
عابد کہ نہ واسطے خدا کے گوشے میں بیٹھے	بیچارہ وہ بیچ آئینہ تاریک کے کیا دیکھے

حکمت اندک اندک خیلی شود و قطره قطره سیلی گردد یعنی آنکه دست قوت ندارد سنگ خرده نگاه میدارد تا بوقت فرصت دمار از دماغ خصم برآرد

تھوڑا تھوڑا بہت ہووے اور قطرہ قطرہ دریا ہووے یعنی وہ شخص کہ ہاتھ قوت کا نہ رکھے پتھر کا ریزہ نگاہ رکھتا ہے تو بیچ وقت فرصت کے ہلاکی دماغ دشمن سے لاوے

قطعہ

وقطر علی قطر اذا اتفقت نهر	ونهر الی نهر اذا اجتمعت بحر
قطرہ اوپر قطرہ کے جس وقت جمع ہوا نہر ہوئی	اور نہر طرف نہر کے جب جمع ہوئی دریا ہوا

شعر

اندک اندک بهم شود بسیار	دانه دانه است غله در انبار
تھوڑا تھوڑا آپس میں ہوتا ہے بہت	دانہ دانہ ہے غلہ بیچ انبار کے

حکمت عالم را نشاید که سفاهت از عامی بحلم درگذارد که هر دو طرف را زیان دارد هیبت این کم شود و جهل آن مستحکم

عالم کے تئیں نہ چاہیے کہ حماقت جاہل سے ساتھ بردباری کے گذر جاوے کہ دونوں طرف کے تئیں نقصان رکھتا ہے ڈر اسکا کم ہووے اور جہالت اسکی مضبوط

شعر

چو با سفله گوئی بلطف و خوشی	فزون گرددش کبر و گردن کشی
جو ساتھ کمینے کے کہے تو ساتھ لطف اور خوشی کے	زیادہ ہووے غرور اسکو اور سرکشی

حکمت معصیت از ہر کہ صادر شود ناپسندست و از علما ناخوبتر کہ علم سلاح

گناہ جس شخص سے کہ صادر ہووے زبون ہے اور عالموں سے برا زیادہ کہ علم ہتھیار

جنگ شیطانست و خداوند سلاح راچون باسیری برند شرمسارے بیش برد مثنوی

لڑائی شیطان کا ہے اور صاحب ہتھیار کے تئین جو بیچ قید کے لیجاوین شرمندگی زیادہ ہووے

عامی ناداں پریشان روزگار

جاہل ناداں پریشان زمانہ

کان بنابینائی از راہ اوفتاد

کہ وہ ساتھ نابینائی کے راہ سے گرا

بہ ز دانشمند ناپرہیزگار

بہتر دانا ناپرہیزگار سے

وین دو چشمش بود و در چاہ اوفتاد

اور یہ دو آنکھیں اسکی تھیں اور بیچ کنوئیں کے گرا

حکمت جان در حمایت یکدم ست و دنیا وجودی میان دو عدم

جان بیچ حمایت ایک دم کے ہے اور دنیا ایک وجود درمیان دو نیستی کے

دین بدنیا فروشان خرند یوسف را فروشند تا چہ خرند

دین ساتھ دنیا کے بیچنے والے گدھے ہیں یوسف کے تئین بیچیں تو کیا خرید کریں

آیۃ الم اعھد الیکم یا بنی آدم ان لا تعبدوا الشیطن بیت

آیا نہیں عہد قول کیا میں نے طرف تمہارے اے اولاد آدم کی ساتھ اسبات کے کہ عبادت کرو تم شیطان کی

بقول دشمن پیمان دوست بشکستی

ساتھ قول دشمن کے پیمان دوست کا توڑا تو نے

ببین کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی

دیکھ کس سے توڑا تو نے اور ساتھ کس کے ملا تو

حکمت شیطان رجیم با مخلصان بر نیاید و سلطان با مفلسان مثنوی

شیطان رجیم ساتھ دوستوں کے برنہ آوے اور بادشاہ ساتھ فقیروں کے

وامش مدہ آنکہ بی نمازست

قرض مت دے اس شخص کو کہ بے نماز ہے

کو فرض خدا نمیگذارد

کہ وہ فرض خدا کا نہیں ادا کرتا ہے

گرچہ دہنش ز فاقہ بازست

اگرچہ منہ اسکا فاقے سے کھلا ہے

از قرض تو نیز غم ندارد

قرض تیرے سے بھی غم نہیں رکھتا ہے

امروز دو مرده پیش گیر و مرکن — فردا گوید تربے ازینجا برکن

آج کے دن موافق دو مردوں کے آگے پکڑ اور لگن — کل کہے ایک مولی بیان سے اوکھیڑ لے

حکمت هر که بزندگانی نانش نخورند چون بمیرد نامش نبرند لذت انگور بیوه داند

جو شخص کہ بیچ زندگی کے روٹی اسکی نہ کھاویں جب مر جاوے نام اسکا نہ لیویں مزہ انگور کا بیوہ جانے

نه خداوند میوه یوسف صدیق علیه السلام در خشک سال سیر نخوردی تا گرسنگان را فراموش نکند

نہ صاحب میوہ کا یوسف سچا اوپر اس کے سلام بیچ قحط سال کے سیر ہو کر نہ کھاتا تھا واسطے کہ بھوکوں کو تئیں بھولنا نکرے

مثنوی

آنکه در راحت و تنعم زیست — او چه داند که حالِ گرسنه چیست

وہ شخص کہ بیچ آرام اور نعمت کے جیا — وہ کیا جانے کہ حال بھوکے کا کیا ہے

حالِ درماندگان کسے داند — که باحوالِ خویش درماند

حال عاجزوں کا وہ شخص جانے — کہ بیچ حال اپنے کے عاجز رہے

قطعه

ایکه بر مرکبِ تازنده سوری هشدار — که خرِ خارکش سوخته در آب و گلست

اے کہ اوپر گھوڑے دوڑنے والے کے سوار ہے تو ہشیار رہ — کہ گدھا لکڑہارے کا بیچ پانی اور کیچڑ کے ہے

آتش از خانهٔ همسایهٔ درویش مخواه — کانچه از روزنِ او میگذرد دودِ دلست

آگ گھر ہمسائے مفلس کے مت مانگ — کہ جو کچھ روزن اسکے سے گذرتا ہے دھواں دل اسکے کا ہے

درویش ضعیف حال را در خشکیِ تنگ سال مپرس که چونی الا بشرط

فقیر ضعیف حال کے تئیں بیچ خشکی تنگسال کے مت پوچھ کہ کیونکر ہے تو مگر بہ شرط

آنکه مرهم بر ریش نهی و معلومی پیش **قطعه**

اس بات کے کہ کوئی مرہم اوپر زخم اسکے کے رکھے تو پاکو ٹی دینار آگے

خریکه بینی و باری بگل در افتاده — بدل بر و شفقت کن ولی مرو بسرش

ایک گدھا کہ دیکھے تو اور ایک بوجھ بیچ کیچڑ کے پڑا ہو — دل سے اوپر اسکے مہربانی کر لیکن مت جا اوپر سر اسکے کی

کنونکه رفتی و پرسیدیش که چون افتاد — میان به بند و چو مردان بگیر دنبِ خرش

اب کہ گیا تو اور پوچھا تو نے اسکو کہ کیونکر گرا — کمر باندھ اور مانند مردوں کی پکڑ دم گدھے اسکے کی

حکمت دو چیز مخالف عقل ست خوردن بیش از رزق

دو چیزین خلاف عقل کے ہین کھانا زیادہ رزق

مقسوم و مردن پیش از وقت معلوم **قطعہ**

قسمت کیے گئے سے اور مرنا آگے وقت معلوم سے

قضا دگر نشود ور ہزار نالہ و آہ

قضا متغیر نہووے ہزار نالے اور آہ سے

فرشتہ کہ وکیل ست بر خزائن باد

وہ فرشتہ کہ وکیل ہے اوپر خزانے ہوا کے

بشکر یا بشکایت بر آید از دہنے

ساتھ شکر اور شکایت کے برآوے ایک منہ سے

چہ غم کند کہ بمیرد چراغ پیرزنے

کیا غم کرے کہ بجھے چراغ کسی بڑھیا کا

پند ای طالب روزی بنشین کہ بخوری و ای مطلوب اجل مرو کہ جان نبری **قطعہ**

اے مانگنے والے روزی کے بیٹھ کہ کھاوے تو اور طلب کیے گئے موت کے مت جا کہ جان نہ بچاوے گا تو

جہد رزق ار کنی و گر نکنی

کوشش روزی کی جو کرے تو اور اگر نہ کرے تو

ور روی در دہان شیر و پلنگ

اور جو بیچ منہ شیر اور چیتے کے جاوے تو

برساند خدای عز و جل

پونہچاوے گا خداے غالب اور بزرگ

نخورندت مگر بروز اجل

نکھاوین گے تجھکو مگر روز اجل کے

حکمت نا نہادہ دست نرسد و چیزیکہ نہادہ است ہر جا کہ ہست برسد **بیت**

نہ رکھا ہوا نہ ملے اور رکھا ہوا جہان کہین ہو خواہ مخواہ پونہچے

شنیدہ کہ سکندر رفت در ظلمات

تونے سنا ہے کہ سکندر گیا تاریکی مین

بچند محنت و آنگہ نخورد آب حیات

کتنی محنت سے پھر بھی آب حیات پی نہ سکا

حکمت صیاد بی روزی در دجلہ ماہی نگیرد و ماہی بی اجل در خشکی نمیرد **بیت**

شکاری بغیر روزی کے بیچ دجلے کے مچھلی نہ پکڑے اور مچھلی بغیر موت کے خشکی مین نہ مرے

مسکین حریص در ہمہ عالم ہمی دود

غریب حرص کرنے والا تمام جہان مین دوڑتا ہے

او در قفای رزق و اجل در قفای او

وہ پیچھے رزق کے اور موت پیچھے اسکے

حکمت توانگر فاسق کلوخ زر اندود ست و درویش صالح شاهد
دولتمند بدکار ڈھیلا زر کا ملمع کیا ہوا ہے اور فقیر نیک معشوق
خاک آلود این یکی دلق موسیٰ ست مرقع وآن ریش فرعون مرصع ولیکن
خاک کا بھرا ہوا ہے یہ ایک گدڑی حضرت موسیٰ کی ٹکڑے ٹکڑے جوڑی ہوئی اور وہ داڑھی فرعون کی بیچ جڑاؤ لیکن
شدت نیکان روی در فرج دارد و دولت بدان سر در نشیب **قطعه**
سختی نیکوں کی منھ بیچ کشادگی کے رکھتی ہے اور دولت بدوں کی سر بیچ پستی کے

هر کرا جاه و دولت ست بدان
جس کسی کے تئیں مرتبہ اور دولت ہے ساتھ اسکے
خبرش ده که هیچ دولت و جاه
خبر اسکو دے کہ کوئی مرتبہ اور دولت

خاطر خسته در نخواهد یافت
خاطر پریشان کو نہ دریافت کرے گا
بسرای دگر نخواهد یافت
بیچ گھر دوسرے کے نہ پاوے گا

حکمت حسود از نعمت حق بخیل ست و بندهٔ بیگناه را دشمن میدارد **قطعه**
ڈاہ کرنے والا نعمت خدا سے بخیل ہے اور بندۂ بیگناہ کے تئیں دشمن رکھتا ہے

مردکی خشک مغز را دیدم
ایک مردک احمق کے تئیں دیکھا میں نے
گفتم ای خواجه گر تو بدبختی
کہا میں نے ای صاحب اگر بدبخت ہے تو
الا تا نخواهی بلا بر حسود
آگاہ ہو تو نچاہے تو بلا اوپر حسد کرنیوالے کے
چه حاجت که با وی کنی دشمنی
کیا حاجت کہ ساتھ اسکے کرے تو دشمنی

رفته در پوستین صاحب جاه
گیا ہوا بیچ عیب ایک صاحب مرتبہ کے
مردم نیکبخت را چه گناه **قطعه**
آدمی نیکبخت کے تئیں کیا گناہ
که آن بخت برگشته خود در بلاست
کہ وہ کمبخت آپ بیچ بلا کے ہے
که وی را چنان دشمن اندر قفاست
کہ اسکے تئیں ایسا دشمن پیچھے ہے

حکمت تلمیذ بی ارادت عاشق بی زرست و رونده بی معرفت مرغ بی پر
شاگرد بے اعتقاد عاشق مفلس ہے اور سالک بے خدا شناسائی کے مرغ بے پر

وعالم بیعمل درختِ بی بر وزاہد بیعلم خانۂ بی در مراد از نزولِ قرآن تحصیلِ سیرت
اور عالم بےعمل درخت بےپھل اور زاہد بےعلم خانۂ بےدر مراد نازل ہونے قرآن سے حاصل کرنا خصلت
خوبست نہ ترتیلِ سورت مکتوب عامی متعبد پیادہ رفتہ است وعالم متہاون
خوب کا ہی نہ قراءت کرنا سورت لکھی گئی کا جاہل عبادت کرنیوالا پیادہ گیا ہی اور عالم سستی کرنے والا
سوار خفتہ عاصی کہ دست بردارد بہ از عابدی کہ کبر در سر دارد بیت
سوار سویا ہوا گنہگار کہ ہاتھ اُٹھاوے اور دعا مانگے بہتر اُس عابد سے کہ غرور رکھے

سرہنگ لطیف خوی دلدار
پیادہ پاکیزہ خو اور دل رکھنے والا
بہتر ز فقیہ مردم آزار
بہتر عالم مردم آزار سے

قول یکی را گفتند کہ عالم بیعمل بچہ ماند گفت بزنبور بیعسل بیت
ایک کے تئیں کہا کہ عالم بےعمل کس کے مانند ہے کہا ساتھ بھڑ بےشہد کے

زنبور درشت بیمروت را گوی
بھڑ سخت بےمروت سے کہدے
باری چو عسل نمیدہی نیش مزن
کہ بارے تو شہد نہیں دیتی ڈنک نہ مار

قول مرد بیمروت زن است وعابد باطمع راہزن قطعہ
مرد بےمروت عورت ہے اور عابد لالچی ٹھگ

ای بناموس جامہ کردہ سپید
اے ساتھ مکاری کے جامہ کیا ہوا اُجلا
بہر پندار خلق نامہ سیاہ
واسطے جاننے خلق کے نامۂ اعمال سیاہ
دست کوتاہ باید از دنیا
ہاتھ کوتاہ چاہیے دنیا سے
آستین خواہ دراز و خواہ کوتاہ
آستین خواہ بڑی خواہ چھوٹی

حکمت دو کس را حسرت از دل نرود و پای تغابن از گل برنیاید
دو آدمی کے تئیں افسوس دل سے نجاوے اور پاؤں حیف کا کیچڑ سے نہ نکلے
تاجر کشتی شکستہ و وارث با قلندران نشستہ قطعہ
سوداگر کشتی ٹوٹا ہوا اور میراث پانیوالا ساتھ قلندروں کے بیٹھا ہوا

پیش درویشان بود خونت مباح
آگے فقیرون کے ہووے خون تیرا روا
گر نباشد درمیان مالت سبیل
جو نہووے درمیان مین مال تیرا وقف

یا مرو با یار ازرق پیرہن
یا مت جا ساتھ یار نیلے پیرہن کے
یا بکش بر خانمان انگشت نیل
یا کھینچ اوپر گھر بار کے انگلی نیل کی

یا مکن با پیلبانان دوستی
یا مت کر مہاوتون کے ساتھ دوستی
یا بنا کن خانۂ درخورد پیل
یا بنا کر گھر لائق ہاتھی کے

حکمت خلعت سلطان اگرچہ عزیزست جامۂ خلقان خود ازان بعزت تر
خلعت بادشاہ کا اگرچہ عزیز ہے جامہ پرانا اپنا اس سے عزت مین زیادہ
وخوان بزرگان اگرچہ لذیذ خردۂ انبان خویش ازان بلذت تر
اور خوان بزرگون کا اگرچہ مزہ دار ہے ریزہ جھولی اپنی کا اس سے لذت مین زیادہ

سرکہ از دسترنج خویش و ترہ
سرکہ ہاتھ رنج اپنے سے اور ساگ
بہتر از نان دہ خدای و برہ
بہتر روٹی گانون کے مالک اور بچہ بکری سے

حکمت خلاف راہ صواب است و عکس رای اولوالالباب دارو بگمان خوردن و راہ نادیدہ
خلاف راہ نیک کے ہے اور برخلاف عقل صاحبون دانائی کے دوا ساتھ گمان کے کھانا اور راہ نہ دیکھی ہوئی
بی کاروان رفتن امام مرشد محمد غزالی را رحمۃ اللہ علیہ پرسیدند کہ چگونہ رسیدی بدین
بے قافلے کے جانا پیشوا پیر محمد غزالی کے تئین رحمت اللہ کی اوپر انکے پوچھا کہ کیونکر پہنچا تو اس
منزلت در علوم گفت بدانکہ ہرچہ ندانستم از پرسیدن آن ننگ نداشتم **قطعہ**
مرتبے کو بیچ علومون کے کہا معلوم کر کہ جو کچھ نہ جانا مین نے پوچھنے اسکے سے شرم نہ رکھی مین نے

امید عافیت آنگہ بود موافق عقل
امید عافیت کی اسوقت ہووے موافق عقل کے
کہ نبض را بطبیعت شناس بنمائی
کہ نبض کے تئین حکیم کو دکھلاوے تو

بپرس ہرچہ ندانی کہ ذل پرسیدن
بوجھ جو کچھ نہ جانے تو کہ ذلت پوچھنے کی
دلیل راہ تو باشد بعز و دانائی
دلیل راہ تیری کی ہو ساتھ عزت اور دانائی کے

حکمت ہر چہ دانی کہ ہر آئینہ معلوم تو خواہد شد بپرسیدن

جو کچھ جانے تو کہ تحقیق معلوم تجکو ہوگا پوچھنے مین

آن تعجیل مکن کہ ہیبت سلطنت را زیان دارد **قطعہ**

اُسکے جلدی مت کر کہ دہشت سلطنت کے تئین زیان رکھتا ہے

چو لقمان دید کاندر دست داؤد

جو لقمان نے دیکھا کہ بیچ ہاتھ داؤد کے

ہمی آہن بمعجز موم گردد

لوہا اعجاز سے موم ہووے

نپرسیدش چہ میسازی کہ دانست

نہ پوچھا اُسکو کیا کرتا ہے تو کہ جانا

کہ بے پرسیدنش معلوم گردد

کہ بے پوچھنے اُسکے کے معلوم ہووے

پند از لوازم صحبت یکی آنست کہ خانہ بپردازی و با خانۂ خدا در سازی **قطعہ**

ایک لوازم سے فقیری کے یہ ہی کہ اپنے گھر کو ویران کرے تو اور خدا کے گھر مین بیٹھ رہے تو

حکایت بر مزاج مستمع گوی

بات موافق مزاج سُننے والے کے کہہ

اگر دانی کہ دارد با تو میلے

اگر تو جانتا ہے کہ تیری طرف اُسکی توجہ ہے

ہر آن عاقل کہ با مجنون نشیند

جو عاقل کہ مجنون کے پاس بیٹھے

نشاید کردنش جز ذکر لیلے

نہ کہے سوائے ذکر لیلے کے

قول ہر کہ با بدان نشیند اگرچہ طبیعت ایشان نگیرد لیکن بطریق ایشان متہم گردد

جو کہ ساتھ بُرون کے بیٹھے اگرچہ طبیعت اُنھون کی بیچ اُسکے اثر نکرے لیکن ساتھ طریق اُنھون کے تہمت کیا گیا ہووے

چنانکہ اگر شخصے بخراباتے رود بنماز کردن منسوب گردد بخمر خوردن **مثنوی**

یہانتک کہ اگر ایک شخص بیچ خرابات کے جاوے واسطے نماز کرنے کے نسبت کیا گیا ہو ساتھ شراب کھانے کے

رقم بر خود بنادانی کشیدی

رقم اوپر اپنے ساتھ نادانی کے کھینچی تو نے

کہ نادان را بصحبت برگزیدی

کہ نادان کے تئین بیچ صحبت کے قبول کیا تو نے

طلب کردم ز دانایان یکی پند

طلب کی مین نے دانایون سے ایک نصیحت

مرا گفتند با نادان مپیوند

میرے تئین کہا ساتھ نادان کے مت مل

که گر دانائی وهمی خر بباشی ❊ وگر نادانی ابله تر بباشی

کہ اگر دانا زمانے کا ہی تو گدھا ہووے تو ❊ اور جو نادان ہے تو احمق زیادہ ہووے تو

حکمت حلم شتر چنانکه معلوم ست اگر طفلے مهارش گیرد و صد فرسنگ برد

بردباری اونٹ کی جیسا کہ معلوم ہے اگر ایک لڑکا مہار اسکی لے اور سو کوس لیجاوے

گردن از متابعتش برنه پیچد اما اگر دره هولناک پیش آید که موجب

گردن اطاعت اسکی سے نہ پھیرے لیکن اگر درہ ہولناک آگے آوے کہ سبب

هلاک باشد و طفل آنجا بنادانی خواهد رفتن زمام از کفش در گسلاند

ہلاک کا ہووے اور لڑکا اُس جگہ ساتھ نادانی کے جانا چاہے باگ ہتھیلی اُسکی سے تڑائے

و دیگر مطاوعت نکند که هنگام درشتی ملاطفت مذموم ست و گویند

اور پھر اطاعت نہ کرے کہ وقت سختی کے مہربانی بُری ہے اور کہتے ہیں

دشمن بملاطفت دوست نگردد بلکه طمع دشمنی زیادت کند **قطعه**

کہ دشمن ساتھ مہربانی کے دوست نہ ہووے بلکہ طمع دشمنی کی زیادہ کرے

کسیکه لطف کند با تو خاک پایش باش ❊ وگر خلاف کند در دو چشمش آگن خاک

وہ شخص کہ مہربانی کرے ساتھ تیرے خاک پانوں اسکی کا رہ ❊ اور جو خلاف کرے بیچ دونوں آنکھوں اسکی کے ڈال خاک

سخن بلطف و کرم با درشت خوی مگوی ❊ که زنگ خورده نگردد مگر بسوهن پاک

بات ساتھ لطف و کرم کے ساتھ درشت خو کے مت کہہ ❊ کہ زنگ کھایا ہوا نہو وے مگر سوہن سے پاک

حکمت هر که در پیش سخن دیگران افتد تا مایهٔ فضلش بدانند پایهٔ جهلش شناسند **قطعه**

جو کہ آگے بات اوروں کے پڑے تو مایہ فضیلت اسکا جانیں مرتبہ جہالت اُسکی کا پہچانیں

ندهد مرد هوشمند جواب ❊ مگر آنگه کزو سوال کنند

نہ دیوے مرد ہوشیار جواب ❊ مگر اُسوقت کہ اُس سے سوال کریں

گرچه بر حق بود فراخ سخن ❊ حمل دعویش بر محال کنند

اگرچہ برحق ہووے کشادہ بات ❊ حمل دعویٰ اُسکی کا اوپر [illegible] کے کریں

حکمت ریشی درون جامہ داشتم و شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز پرسیدے کہ چون ست و

ایک زخم اندر جامے کے رکھتا تھا مین اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز پوچھتا تھا کہ کیونکر ہے اور

نپرسیدے کہ کجاست و دانستم کہ ازان احتراز میکند کہ ذکر ہمہ عضو روا نباشد

نہ پوچھتا کہ کہان ہے جانا مین نے کہ اُس سے پرہیز کرتا ہے کہ ذکر تمام عضو کا روا نہووے

وخردمندان گفتہ اند ہر کہ سخن نسنجد از جواب برنجد **قطعہ**

اور عقلمندون نے کہا ہے جو کوئی سخن نہ تولے جواب سے آزردہ ہووے

تا نیک ندانی کہ سخن عین صواب ست	باید کہ بگفتن دہن از ہم نکشائی
جب تک نیک نجانے تو کہ بات نہایت نیک ہے	چاہیے کہ بیچ کہنے کے منھہ آپسمین نہ کھولے تو
گر راست سخن گوئی و در بند بمانی	بہ زانکہ دروغت دہد از بند رہائی
جو سچ بات کہے تو اور بیچ قید کے رہے تو	بہتر اُس سے کہ جھوٹھ دیوے تجکو قید سے رہائی

حکمت دروغ گفتن بضربت لازم ماند کہ اگر نیز جراحت درست شود نشان بماند

جھوٹھ کہنا ساتھ ضرب کے لازم ہے کہ اگر زخم بھی درست ہووے نشان رہے

نہ بینی کہ برادران یوسف علیہ السّلام بدروغی موسوم شدند بر راست گفتن

نہین دیکھا ہی تونے کہ بھائی یوسف علیہ السّلام کی ساتھ اُس جھوٹھ کے کہ نام رکھے گئے ہو اوپر سچ کہنے

ایشان اعتماد نماند قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَکُمْ اَنْفُسُکُمْ اَمْراً **قطعہ**

اُنکے کے تکیہ نہ رہا کہا نہین بلکہ بنالی ہے تمھارے جیون نے ایک بات

یکے را کہ عادت بود راستی	خطائے رود درگذارند ازو
ایک کے تئین کہ عادت ہووے سچائی کی	خطا جاوے معاف کرین اُس سے
وگر نامور شد بقول دروغ	دگر راست باور ندارند ازو
اور جو مشہور ہوا ساتھ قول جھوٹھ کے	جو سچ کہے اعتبار نہ رکھین اُس سے

حکمت اجلّ کائنات از روی ظاہر آدمی ست و اذل موجودات سگ

بزرگ تر پیدائش کا از روے ظاہر کے آدمی ہے اور ذلیل تر موجودات کا کتا

ذ باتفاق خردمندان سگ حق شناس بہ ز آدمی ناسپاس **قطعہ**

اور ساتھ اتفاق عقلمندوں کے کتّا حق شناس بہتر آدمی ناشکر سے

سگے را لقمہ ہرگز فراموش / نگردد ور زنی صد نوبتش سنگ

کتے کے تئیں لقمہ ہرگز بھلانا / نہووے اور جو مارے تو سو مرتبہ اسکو پتھر

وگر عمرے نوازی سفلہ را / بکمتر چیزی آید با تو در جنگ

اور جو ایک عمر نوازے تو کمینے کے تئیں / ساتھ کمتر چیز کے آوے ساتھ تیرے بیچ لڑائی کے

حکمت از نفس پرور ہنرپروری نیاید و بی ہنر سروری را نشاید **مثنوی**

نفس پرور سے ہنر پالنا نہ آوے اور بے ہنر سرداری کے تئیں نہ چاہیے

مکن رحم بر مرد بسیار خوار / کہ بسیار خوارست بسیار خوار

مت کر رحم اوپر آدمی بہت کھانیوالے کے / کہ بہت ذلیل ہے بہت کھانے والا

چو گاو ار ہمی بایدت فربہی / چو خر تن بجور کسان در دہی

مانند بیل کے جو چاہتا ہے تو فربہی / مانند گدھے کے بیچ ظلم آدمیوں کے دیوے تو بدن

حکمت در انجیل آمده است کہ ای فرزند آدم اگر توانگری دہمت

بیچ انجیل کے آیا ہے کہ اے فرزند آدم کے جو دوں تونگری دوں میں تجکو

مشتغل شوی بمال ازمن و اگر درویش کنمت تنگدل نشینی پس

شغل کرنیوالا ہووے تو ساتھ مال کے مجھ سے اور جو مفلس کروں میں تجکو تنگ دل بیٹھے تو بس

حلاوت ذکر من کجا دریابی و بعبادت من کی شتابی **قطعہ**

مزہ یاد میری کا کہاں پاوے تو اور ساتھ عبادت میری کے کب دوڑے تو

گہ اندر نعمتے مغرور و غافل / گہ اندر تنگدستی خستہ و ریش

کبھی درمیان نعمت کے ہے تو مغرور اور غافل / کبھی درمیان تنگدستی کی ہے تو زخمی اور گھایل

چو در سرا و ضرا حالت اینست / ندانم کی بحق پردازی از خویش

جو بیچ خوشی اور ضرر کے حال تیرا یہ ہے / نہ جانوں میں کب ساتھ حق کی مشغول ہووے تو اپنے سے

حکمت ارادت بیچون یکی را از تخت شاہی فرود آرد

تقدیر خدا کی ایک کے تئین تخت بادشاہی سے نیچے لاوے

ویکی را در شکم ماہی نیکو دارد بیت

اور ایک کے تئین بیچ پیٹ مچھلی کے نیک رکھے

وقتست خوش آنرا کہ بود ذکر تو مونس	**ور خود بود اندر شکم حوت چو یونس**
وقت ہی خوش اسکے تئین کہ ہووے یاد تیری انس کرنیوالی	اور جو تحقیق کہ ہووے بیچ پیٹ مچھلی کے مانند یونس کے

حکمت اگر تیغ قہر بر کشد نبی و ولی سر در کشد و اگر غمزۂ

اگر تلوار قہر کی کھینچے نبی اور ولی سر نیچے جھکالیں اور جو ناز کرنا

لطف بجنباند بدان را به نیکان در رساند قطعہ

مہربانی کا ہلاوے بدوں کے تئین ساتھ نیکوں کے پہونچاوے

گر بمحشر خطاب قہر کند	**انبیا را چہ جای معذرت ست**
جو بیچ محشر کے خطاب قہر کا کرے	نبیوں کے تئین کیا جگہ عذر کرنے کی ہے
پردہ از روی لطف گو بردار	**کاشقیا را امید مغفرت ست**
پردہ روے لطف سے کہہ اٹھا	کہ بیدین کو امید بخشش کی ہے

حکمت ہر کہ بتادیب دنیا راہ صواب بر نگیرد بتعذیب عقبی گرفتار آید

جو شخص کہ ادب دینی دنیا سے راہ صواب کی نہ لے ساتھ عذاب عاقبت کے گرفتار آوے

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ فرد

اور ہر آئینہ چکھا دینگے ہم کافروں کو عذاب تھوڑا دنیا میں نہ عذاب بڑا کہ وہ واسطے آخرت کے ہے

پندست خطاب مہتران آنگہ بند	**چون پند دہند نشنوی بند نہند**
نصیحت ہے خطاب بزرگوں کا اسوقت قید	جو نصیحت دیں نہ سنے تو پر قید رکھیں

پند نیک بختان بحکایت و امثال پیشینگان پند گیرند

نیک بخت ساتھ کہانیوں اور مثالوں اگلے لوگوں کے نصیحت لیں

ازان پیش کز پیشان بر واقعہ او شُل رشدہ ور وان دست
اس سے آگے کہ پچھلے لوگ اوپر واقعہ اُسکے رہ گئے شل مارین چور ہاتھ
کوتہ نکنند تا دست شان کوتہ نکنند قطعہ
چھوٹا نکرین چوری سے جب تک کہ ہاتھ اُن کا چھوٹا نکرین یعنے نہ کاٹین

نرود مرغ سوی دانہ فراز	چون دگر مرغ بیند اندر بند
نہ جاوے مرغ طرف دانے کے نزدیک	جو اور مرغ دیکھے بیچ قید کے
پندگیر از مصائب دگران	تا نگیرند دیگران بتو پند
نصیحت لے سختی اور دُکھ دوسرون سے	تو نہ لین اور لوگ تجھ سے نصیحت

حکمت آن را کہ گوش ارادت گران آفریدہ اند چون کند کہ
اُسکے تئین کہ کان خواہش کے بھاری پیدا کیے ہین کیا کرے کہ
بشنود و آنرا کہ کمند سعادت مے برد چہ کند کہ نرود قطعہ
سُنے اور اُسکے تئین کہ کمند سعادت کی لیجاتی ہے کیا کرے کہ نہ جائے

شب تاریک دوستان خدای	می تابد چو روز رخشندہ
رات اندھیری دوستون خدا کی	چمکتی ہے مانند روز روشن کے
وین سعادت بزور بازو نیست	تا نہ بخشد خدای بخشندہ رباعی
اور یہ سعادت ساتھ زور بازو کے نہین ہے	جب تک نہ بخشے خدا بخشنے والا
از تو بکہ نالم کہ دگر داور نیست	وز دست تو ہیچ دست بالاتر نیست
تجھ سے ساتھ کسکے نالہ کرون مین کہ اور خدا نہین ہے	اور ہاتھ تیرے سے کوئی ہاتھ بلند زیادہ نہین ہے
آن را کہ تو رہ دہی کسی گم نکند	وانرا کہ تو گم کنی کسی رہبر نیست
اُسکے تئین کہ تو راہ دے کوئی گم نکرے	اور اُسکے تئین کہ تو گم کرے تو کوئی رہبر نہین ہے

حکمت گدای نیک انجام بہ از پادشاہ بد فرجام بیت
فقیر نیک انجام بہتر بادشاہ بُرے انجام سے

غمی کز پیش شادمانی برے	بہ از شادیے کز پسش غم خوری
دو غم کہ پیچھے اسکے خوشی لیجاوے تو	بہتر اس خوشی سے کہ پیچھے اسکے غم کھاوے تو

حکمت زمین را از آسمان نثار است و آسمان را

زمین کے تئیں آسمان سے نثار ہے اور آسمان کے تئیں

از زمین غبار کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیهِ فرد

زمین سے غبار ہر برتن ٹپکاتا ہے اس چیز کو کہ بیچ اسکے ہے

اگرت خوے من آمد ناسزاوار	تو خوے نیک خویش از دست مگذار
جو تجکو خو میری آئی نالائق	تو خوے نیک اپنے ہاتھ سے مت چھوڑ

حکمت خداوند تبارک و تعالے می بیند و می پوشد و

صاحب پاک و برتر دیکھتا ہے اور چھپاتا ہے اور

ہمسایہ نمی بیند و می خروشد بیت

پڑوسی نہیں دیکھتا ہے اور غل مچاتا ہے

نعوذ باللہ اگر خلق غیب دان بودے	کسے بحال خود از دست کس نیاسودے
پناہ خدا کی اگر خلق غیب کی جاننے والی ہوتی	کوئی ساتھ حال اپنے کے ہاتھ کسی سے نہ آسودہ ہوتا

حکمت زر از معدن بکان کندن بدر آید و از دست

سونا کھان کھودنے سے باہر آوے اور ہاتھ

بخیل بجان کندن قطعہ

بخیل سے ساتھ جان کھودنے کے

دونان نخورند و گوش دارند	گویند امید بہ کہ خوردہ
دونان نہ کھاویں اور کان رکھیں	کہیں امید بہتر کہ کھایا ہوا
روزے نگرے بکام دشمن	زر ماندہ و خاکسار شدہ
ایک دن دیکھے تو بیچ مقصد دشمن کے	سونا رہا ہوا اور عاجز مرا ہوا

حکمت ہرکہ بر زیردستان نبخشاید بجور زبردستان

جو کوئی اوپر کمزوروں کے نہ بخشش کرے بیچ ظلم زبردستوں کے

گرفتار آید **مثنوی**

گرفتار آوے

نہ ہر بازو کہ دروی قوتی ہست

نہ ہر بازو کہ بیچ اُسکے ایک قوت ہے

ضعیفان را مکن بر دل گزندی

کمزوروں کی تئین مت کر اوپر دل اُنکے ایک رنج

بمردی عاجزان را بشکند دست

ساتھ مردی کے عاجزوں کی تئین توڑے ہاتھ

کہ درمانی بجور زورمندی

کہ عاجز رہے تو ساتھ ظلم ایک زورمند کے

حکایت درویشے بمناجات در مے گفت یارب بر بدان رحمت

ایک فقیر ساتھ مناجات کے کہتا تھا یارب اوپر بدوں کے رحمت

کن کہ بر نیکان خود رحمت کردہ کہ مر ایشان را نیک آفریدہ

کر کہ اوپر نیکوں کے آپ رحمت کی ہے تو نے کہ خاص کر اُنکے تئین نیک پیدا کیا ہے تو نے

حکمت عاقل چون خلاف در میان بیند بجہد و چون صلح

عاقل جب جھگڑا درمیان میں دیکھے کود دے اور جب صلح

بیند لنگر نہد کہ آنجا سلامت بر کنارست و اینجا حلاوت در میان

دیکھے لنگر رکھے کہ اُس جگہہ سلامت اوپر کنارے کے ہے اور اِسجگہہ حلاوت درمیان میں

حکمت مقامر را سہ شش میباید ولیکن سہ یک بر می آید **بیت**

جواری کے تئین اٹھارہ چاہیے ہیں ولیکن تین کانے آتے ہیں

ہزار بار چراگاہ خوشتر از میدان

ہزار مرتبہ چراگاہ خوش زیادہ میدان سے

ولیکن اسپ ندارد بدست خویش عنان

ولیکن گھوڑا نہیں رکھتا ہے بیچ ہاتھ اپنے کی باگ

حکایت اول کسیکہ علم بر جامہ کرد و انگشتری در دست چپ

اول جس کسی نے کہ نقش لباس پر کیے اور انگوٹھی بیچ ہاتھ بائیں کے

جمشید بود گفتندش چرا زینت بچپ دادی و فضیلت راست

جمشید بادشاہ تھا کہا اسکو لوگون نے کسلیے تو نے زینت ساتھ بائین کو دی اور بزرگی داہنے کو ہے

راست گفت راست را زینت راستی تمام ست قطعہ

کہا داہنے کے تئین سیدھا ہونا زینت کافی ہے

فریدون گفت نقاشان چین را | که پیرامون خرگاهش بدوزند

فریدون نے کہا نقاشان چین کے تئین | کہ گرد خیمے اسکے سیئین

بدان را نیک دار ای مرد هشیار | که نیکان خود بزرگ و نیک روزند

بدون کے تئین نیک رکھ اے مرد ہشیار | کہ نیک خود بزرگ اور نیک روز ہین

حکایت بزرگی را پرسیدند که چندین فضیلت که دست راست

ایک بزرگ کے تئین پوچھا کہ اتنی فضیلت کہ دست راست

را است خاتم در دست چپ چرا می کنند گفت

کے تئین ہے انگوٹھی بیچ ہاتھ چپ کے کس لیے پہنتے ہین کہا

ندانی که اهل فضیلت همیشه محروم باشند شعر

نہین جانتا ہے تو کہ اہل فضیلت ہمیشہ بے نصیب رہتے ہین

آنکه حظ آفرید و روزی سخت | یا فضیلت همی دهد یا بخت

اس شخص نے کہ نصیبا پیدا کیا اور روزی سخت | یا بزرگی دیتا ہے یا نصیبہ

حکمت نصیحت پادشاهان مسلم کسی است که بیم سر ندارد و امید زر مثنوی

نصیحت پادشاہون کی مسلّم واسطے اُس کے ہے کہ دہشت سر کی نہ رکھے اور امید زر کی

موحد چه در پای ریزی زرش | چه شمشیر هندی نهی بر سرش

صاحب توحید کو برابر ہے اگر ادے تو زر اسکے پاؤن پر | یا تلوار ہندی کی رکھے تو اوپر سر اسکے نے

امید و هراسش نباشد ز کس | بر ینست بنیاد توحید و بس

امید اور دہشت اسکو نہووے کسی سے | اوپر اسکے ہے بنیاد توحید کی اور بس

حکمت شاه از بهر دفع ستمگاران است و شحنه برای خونخواران

بادشاہ واسطے دور کرنے ظالموں کے ہے اور کوتوال واسطے حرامزادوں کے

وقاضی مصلحت جوی طراران هرگز دو خصم بحق راضی پیش

اور قاضی مصلحت ڈھونڈھنے والا گرہ کاٹنے والونکا ہے ہرگز دو دعوے کرنیوالے ساتھ حق کے راضی آگے

قاضی نروند

قاضی کے نجاوین

قطعه

چو حق معاینه دانی که می باید داد

جو حق روبرو دیکھتا ہے تو کہ چاہیے دینا

بلطف به که بجنگ آوری و دلتنگی

ساتھ لطف کے بہتر کہ بیچ لڑائی کے لاوے تو اور دلتنگی کے

خراج اگر نگذارد کسی بطیب نفس

خراج جو نہ ادا کرے کوئی ساتھ خوشی ذات کے

بقهر ازو بستانند و مزد سرهنگی

ساتھ قہر کے اس سے لیویں اور دستک کے

حکمت همه کس را دندان بترشی کند گردد مگر قاضیان را که بشیرینی

سب کے تئیں دانت ساتھ ترشی کے کند ہوجاوین مگر قاضیوں کے تئیں ساتھ شیرینی کے

قاضی که برشوت بخورد پنج خیار

قاضی کہ ساتھ رشوت کے کھاوے پانچ ککڑی

ثابت کند از بهر تو صد خربزه زار

ثابت کرے واسطے تیرے سو کھیت خربزہ کے

حکمت قحبه پیر از نابکاری چه کند که توبه نکند و شحنه معزول

قحبہ بڑھیا نابکاری سے کیا کرے کہ توبہ نکرے اور کوتوال تغیر کیا گیا

از مردم آزاری — بیت

مردم آزاری سے

جوان گوشه نشین شیر مرد راه خداست

جوان گوشہ بیٹھنے والا شیر مرد راہ خدا کا ہے

که پیر خود نتواند ز گوشه برخاست

کہ بڈھا آپ نہ سکے گوشہ سے اوٹھنا

فرد جوانی سخت می باید که از شهوت بپرهیزد

جوان سخت چاہتا ہے کہ شہوت سے پرہیز کرے

که پیر سست رغبت را خود آلت بر نمی خیزد

کہ بڈھے سست رغبت کے تئیں آپ آلت نہیں اٹھتا ہے

حکمت حکیمی نامور را پرسیدند که درختان را که خداے عزوجل
ایک حکیم نامور کے تئیں پوچھا کہ درختوں کے تئیں خداے عزوجل نے
آفریده است و برومند هیچ یک را آزاد نخوانده اند مگر سرو را که
پیدا کیا ہے اور پھل دار کسی ایک کے تئیں آزاد نہیں کہا ہے مگر سرو کے تئیں کہ
ثمره ندارد گوئی درین چه حکمت است گفت هر یکے را دخلی معین هست
پھل نہیں رکھتا ہے کہ تو بیچ اسکے کیا حکمت ہے کہا ہر ایک کے تئیں ایک آمدنی معین ہے
بوقتے معلوم گہے بوجود آن تازه اند و گاہے بعدم آن پژمرده و سرو را
بیچ ایک وقت معلوم کے کبھی ساتھ ہونے اسکے کے تازہ ہیں اور کبھی ساتھ نہ ہونے اسکے کے پژمردہ اور سرو کے تئیں
هیچ ازین نیست و همه وقت خوش است اینست صفت آزادگان قطعه
کچھ اس سے نہیں ہے اور سب وقت خوش ہے اور یہ ہے صفت آزادوں کی

بر انچه میگذرد دل منه که دجله بسی
اور پر اسکے کہ گذرتا ہے دل مت رکھو کہ دجلہ بہت
پس از خلیفه بخواهد گذشت در بغداد
پیچھے خلیفہ سے گذریگا بیچ بغداد کے
گرت ز دست بر آید چو نخل باش کریم
جو تجھکو ہاتھ سے بر آوے مانند درخت خرمے کے رہ کریم
ورت ز دست نیاید چو سرو باش آزاد
اور جو تیرے ہاتھ سے نہ آوے مانند سرو کے رہ آزاد

حکمت دو کس مردند و تحسر بردند یکے آنکه داشت و نخورد و
دو شخص مرے اور حسرت لے گئے ایک وہ کہ رکھا اور نہ کھایا اور
دیگر آنکه دانست و نکرد قطعه
دوسرا وہ کہ جس نے جانا اور نہ کیا

کس نه بیند بخیل فاضل را
کوئی نہ دیکھے بخیل فاضل کے تئیں
که نه در عیب گفتنش کوشد
کہ نہ بیچ عیب کہنے اسکے کے کوشش کرے
ور کریمی دو صد گنه دارد
اور جو ایک سخی دو سو گناہ رکھے
کرمش عیبها فرو پوشد
کرم اسکا سب عیب چھپا دے

خاتمة الکتاب

تمام شد کتاب گلستان و الله المستعان بتوفیق باری عزّ اسمه و درینجمله

تمام ہوئی کتاب گلستان اور خداوند مددگار ہے ساتھ توفیق اللہ کے کہ برتر ہے اسم اسکا اس جملے مین

چنانکه رسم مولفان ست از شعر متقدمان تلفیقی نرفت بیت

جیسی کہ رسم تالیف کرنیوالون کی ہے شعر قدیمون سے کچھ التفات نہ کیا

کهن خرقهٔ خویش پیراستن	به از جامهٔ عاریت خواستن
پرانا کپڑا اپنا آراستہ کرنا	بہتر جامہ مانگے ہوئے کے پہننے سے

غالب گفتار سعدی طرب انگیزست و طیبت آمیز کوته نظران را

اکثر باتین سعدی کی طرب انگیز ہین اور خوشی ملی ہوئی کوتاہ نظرون کے تئین

بدین زبان طعن دراز گردد که مغز دماغ بیهوده بردن و دود چراغ

ساتھ اسکے زبان طعن کی دراز ہووے کہ مغز دماغ کا بیہودہ لیجانا اور دھوان چراغ کا

بیفائده خوردن کار خردمندان نیست ولیکن بر رای روشن

بیفائدہ کھانا کام عقلمندون کا نہین ہے اور لیکن اوپر عقل روشن

صاحبدلان که روی سخن در ایشان ست پوشیده نماند که در موعظتهای شافی

صاحبدلون کے کہ منھ سخن کا بیچ انکے ہے پوشیدہ نرہے کہ بیچ نصیحتون آرام دینے والی کے

در سلک عبارت کشیده است و داروی تلخ نصیحت بشهد ظرافت برآمیخته تا طبع

بیچ لڑی عبارت کے کھینچے ہین اور دوا کڑوی نصیحت کی ساتھ شہد خوش طبعی کے ملی ہوئی تو طبیعت

ملول انسان از دولت قبول محروم نماند الحمد لله رب العلمین رباعی

بنگیدہ انسان کی دولت پسندیدگی سے محروم نرہے اور جمیع حمد ثابت ہین اللہ کے لیے کیسا اللہ کہ پالنے والا سب عالم کا ہے

ما نصیحت بجای خود کردیم	روزگاری درین بسر بردیم
ہمنے نصیحت موافق اپنے کی ہم نے	ایک زمانہ بیچ اسکے آخر کئے ہم

گر نیاید بگوش رغبت کس
جو نہ آوے بیچ کان رغبت کسیکے
یا ناظراً فیہ سل باللہ مرحمة
اے دیکھنے والی کتاب کو خدا سے چاہ رحمت
واطلب لنفسک من خیر تریدبہا
اور مانگ اپنے لیے جو بہتری چاہے تو
لو ان لی یوم التلاق مکانة
جو تحقیق میرے لیے قیامت کو کوئی مرتبہ ہو
انا المسیء وانت مولی محسن
میں گنہگار ہوں اور تو مولا نکوکار

بر رسولان پیام باشد و بس
اور قاصدوں کے پیام پہونچے اور بس
علی المصنف واستغفر لصاحبہ
مصنف پر اور بخشش طلب کر اسکے لیے
من بعد ذلک غفرانا لکاتبہ
بعد اوسکے چاہ بخشش اسکے کاتب کے لیے
عند الرؤف لقلت یا مولانا
نزدیک خدا مہربان کے البتہ کہونگا میں اے ہمارے
ہا انک اسأت من اطلب الاحسانا
ہاں بیشک خطا کی میں نے اور مانگتا ہوں احسان

تمت

قصائد سعدی علیہ الرحمة والرضوان در پند و نصیحت مناسب مضمون باب ہشتم گلستان

قصیدے حضرت سعدی کے اوپر رحمت اور رضامندی خدا کی سمجھوتی اور نصیحت لائق مضمون باب آخرین گلستان کے

خوش ست عمر دریغا کہ جاودانی نیست — پس اعتماد برین پنج روز فانی نیست
اچھی ہے عمر افسوس کہ ہمیشہ نہیں ہے — پھر بھروسا اس پانچ دن فانی پر نہیں ہے
درخت قد صنوبر خرام انسان را — مدام رونق نوباوہ جوانی نیست
درخت سرو قد چلنے والے انسان کو — ہمیشہ رونق پودھا جوانی کی نہیں ہے
گلی ست خرم و خندان و تازہ و خوشبوی — ولی امید ثباتش چنانکہ دانی نیست
ایک پھول ہے خرم اور کھلا ہوا اور تازہ اور خوشبودار — مگر امید اسکے ٹھہرنے کی جیساکہ جانتا ہے تو نہیں ہے

دوام پرورش اندر کنارِ مادرِ دہر
ہمیشہ پرورش کی گود مان زمانے مین
مباش غرّہ و غافل چو میش سر در پیش
ست رہ فریفتہ اور بیہوش بھیڑ کے سر آگے
چہ حاجتست عیان را باستماعِ بیان
کیا حاجت ہو ظاہر کو ساتھ سننے اور بیان کے
کدام بادِ بہاری وزید در آفاق
کون سی ہوا بہار کی چلی جہان مین
اگر ممالکِ روی زمین بدست آری
جو ملک تمام زمین کے قبضہ کرے تو
اگر جہان ہمہ کام ست و دشمن اندر پی
جو تمام جہان کا مقصد حاصل ہر دشمن پیچھے ہے
چو بت پرست بصورت چنان شد مشغول
مانند بت پوجنے والے کے صورت سے ایسا ہوا تو مشغول
جہان ز دست بدادند دوستانِ خدا
دنیا کو ہاتھ سے دیا دوستون خدا نے
عمل بیار و علم برکش کہ مردان را
یعنی عمل کر اور شہرت نہ کر کر مردون کو
طریقِ حق رو و از ہر کجا کہ خواہی باش
راہ حق کی چل اور جس جگہ چاہو تو رہ
کفِ نیاز بدرگاہِ بے نیاز برآر
ہاتھ عاجزی کا درگاہ خدا مین اٹھا

طمع مکن کہ درو بوی مہربانی نیست
حرص مت کر اسلیے کہ اسمین بو محبت کی نہین ہے
کہ در طبیعت این گرگ گلہ بانی نیست
کہ طبیعت اس بھیڑیے زمانے مین نگہبانی نہین ہے
کہ بیوفائی دورِ فلک نہانی نیست
اسواسطے کہ بیوفائی زمانے کی پوشیدہ نہین ہے
کہ باد در عقبش آفتِ خزانی نیست
کہ اسکے پیچھے آفت خزان کی نہین ہے
بہای دولتِ یک روزہ زندگانی نیست
قیمت دولت ایک دن زندگی کی نہین ہے
بدوستی کہ جہان جای کامرانی نیست
قسم دوستی کی کہ دنیا جگہ حصول مقصد کی نہین ہے
کہ دیگرت خبر از لذتِ معانی نیست
کہ پھر تجکو خبر مزے باطن سے نہین ہے
کہ پای بند جہان را جز این جہانی نیست
اسلیے کہ پھنسے ہوئے دنیا کو سوائے اس دنیا کے کچھ نہین ہے
رہی سلیم تر از کوی بی‌نشانی نیست
رہ کوئی راہ سیدھی زیادہ بے نشانی سے نہین ہے
کہ کنجِ خلوتِ صاحبدلان مکانی نیست
کہ گوشہ تنہائی اہل دل کا کوئی مکان نہین ہے
کہ کارِ مردِ خدا جز خدای خوانی نیست
اسلیے کہ کام مرد خدا کا سوا اسکا پکارنے خدا کے نہین ہے

مخور چو بادبان کار تخم کایشان را

نہ کھا مثل بے ادبون کے بو کے بیج اسلیے کہ انکو

نگمن کہ عیب بود دوست بر خود آزردن

نکر کہ عیب ہے دوست کو اور اپنے آزردہ کرنا

چہ سود زین شمار ان و عظ بر سر خلق

کیا فائدہ گرانا مینہ نصیحت کا خلق پر

زمین بہ تیغ بلاغت گرفتی ای سعدی

زمین تلوار خوش گفتاری سے لی تونے اے سعدی

بدین صفت کہ در آفاق شد شعر تو رفت

اسطرح سے کہ شہرہ تیرے شعر کا عالم مین گیا

نہ ہر کہ دعوی زور آوری کند با ما

نہ جو شخص کہ دعوے زور کا کرے ہم سے

ولی بخواجہ عطار گو ستایش مشک

لیکن بصاحب عطار سے کہہ تعریف مشک کی

امید خرمن اقبال آنجہانی نیست

امید کھلیان باز آخرت کی نہین ہرگز

علی الخصوص آن دست اگر بانی نیست

خصوصاً وہ دست کہ مثل اسکا نہین ہے

کہ مرد را بارادت صدف دہانی نیست

جو مرد کو سیپی کا سا منہ ارادے کا نہین ہے

سپاس دار کہ جز فیض آسمانی نیست

شکر کر کہ سوائے فیض خدا کے نہین ہے

نہ رفت دجلہ کہ آبش بدین روانی نیست

نہ بیغداد کی کہ پانی اسکا ایسا رواں نہین ہے

بشر بر د کہ سعادت بہ پہلوانی نیست

خبر لے آ کہ سعادت پہلوانی سے نہین ہے

مگس کہ بوی خوش از مشتری نہانی نیست

نکر اسلیے کہ بو اچھی خریدار سے چھپی نہین ہے

دیگر در موعظت

دوسرا قصیدہ نصیحت مین

صاحبا عمر عزیز است غنیمت دانش

اے یار عمر عزیز ہے غنیمت جان اس کو

چیست دوران یاست کہ فلک با ہمہ قدر

کیا ہے زمانہ سرداری کا کہ آسمان ساتھ تمام مرتبہ کے

آن خدا ایست تعالی ملک الملک قدیم

وہ خدا برتر ہے مالک ملک ہمیشہ کا

گوی خیری کہ توانی ببر از میدانش

گیند بھلائی کا جو سکے لیجا اسکے میدان سے

حاصل آنست کہ دائم نبود دورانش

حاصل اسکا یہ ہے کہ ہمیشہ نہووے گردش اسکی

کہ تغیر نکند مملکت جاویدانش

کہ نہ بگڑے بادشاہت ہمیشہ اسکی

جای گریست برین عمر که چون غنچهٔ گل

جگہ رونے کی ہے اس زندگی پر کہ مانند کلی پھول کے

دو نیمے شیر بمادر ندهد مادر دهر

سہ ایک گھونٹ دودھ بھی نہ دیوے ماں زمانہ کی

مقبل امروز کند درد دل خویش دوا

اقبال مند والا آج کرتا ہے درد دل اپنے کی دوا

هر که دانه نفشاند بزمستان در خاک

جو کوئی دانہ نہ بووے جاڑے میں بیچ خاک کے

دست در دامن مردان زن و اندیشه مکن

ہاتھ دامن میں مردوں کے ڈال اور فکر نہ کر

معرفت داری و سرمایهٔ بازرگانی

پہچان رکھتا ہے تو اور پونجی سوداگری کی

دولتت باد که از روی حقیقت برسد

دولت تجھے ہو جو کہ حق کو پہونچے تو

خوی سعدیست نصیحت چه کند گر نکند

عادت سعدی کی نصیحت ہے کیا کرے جو نصیحت نکرے

پنج روز است بقا دهن خندانش

پانچ دن ہے باقی منہ خوش اسکا

تا بدندان نبرد بار دگر پستانش

جب تک دانتوں سے نہ کاٹے دوسری بار پستان اسکا

که پس از مرگ میسر نشود درمانش

کہ پیچھے موت سے میسر نہ ہووے علاج اسکا

ناامیدی برد از دل تابستانش

ناامیدی لیجاوے دل سے آدمی کے گرمی میں اسکو

هر که با نوح نشیند چه غم از طوفانش

جو شخص نوح کے ساتھ بیٹھے کیا غم طوفان سے اسکو

چه بها از نعمت باقی بدو دولتانش

کیا بہا نعمت باقی ہے مراد ثواب ہے اسکا

دولت آنست که محمود بود پایانش

دولت وہ ہے کہ اچھا ہو انجام اسکا

مشک دارد نتواند که کند پنهانش

مشک رکھتا ہے نہیں ہو سکتا کہ چھپاوے اسکو

ایضا در نصیحت

قصیدہ بھی نصیحت مین

ای که پنجاه رفت و در خوابی

اے شخص کہ پچاس سال گذر گئے اور تو سوتا ہے

مگر این پنج روز دریابی

لیکن یہ پانچ دن پاوے تو

تا کے این باد کبر و آتش خشم | شرم بادت کہ قطرۂ آبے
کب تک یہ ہوا اور آگ غصے کی | شرم ہووے تجھکو کہ بوند پانی کی ہے

گل گشتی و ہمچنان طفلے | شیخ گشتی و ہمچنان شابے
اے خمیر ہوا تو اور اسیطرح بچہ ہے تو | بوڑھا ہوا تو اور ویسا ہی جوان ہے تو

تو ببازی نشستہ و ز چپ و راست | می رود تیر چرخ پرتابے
تو کھیل میں بیٹھا اور بائیں اور داہنے سے | جاتا ہے تیر آسمان کا

تا درین گلہ گوسفندی ہست | نہ نشیند اجل ز قصابے
جب تک اس گلے میں ایک بکری ہے | نہ بیٹھے موت ذبح کرنے سے

تو چراغے نہادہ بر رہ باد | خانہ در ممر سیلابے
تو نے ایک چراغ رکھا سر راہ ہوا پر | ایک گھر جگہ گذرنے سیلاب کے

ق

گر برفعت سپہر و کیوانے | ور بحسن آفتاب و مہتابے
جو بلندی میں آسمان اور تارۂ زحل ہے تو | اور جو حسن میں سورج اور چاند ہے

ور بمشرق روے بسیاحی | ور بمغرب روے بجلابے
اور جو مشرق کو جاوے تو سیر کرنے میں | اور جو پچھم کو جاوے تو کھینچنے

ور بہ تمکین ابن عفانے | ور بہ نیروے ابن خطابے
اور جو مرتبے میں مثل حضرت عثمان کے ہو تو | اور جو طاقت میں مانند حضرت عمرؓ کے ہو تو

ور بہ نعمت شریک قارونے | ور بقوت عدیل سہرابے
اور جو دولت میں مثل قارون کے ہو | اور جو زور میں برابر سہراب کے ہو تو

ور میسر شود کہ سنگ سیاہ | زر خالص کنے بقلابے
اور جو ہو سکے کہ پتھر کالا | سونا خالص کرے تو جعل سے

ور بمردی ز باد در گذرے | ور بشوخی چو برق بشتابے
اور جو مردانگی میں ہوا سے گذرے تو | اور جو شوخی میں مانند بجلی کے دوڑے تو

ملک الموت را بحیلہ و فن — نتوانی کہ پنجہ برتابی

فرشتہ موت کو کسی حیلے اور مکر سے — نہ سکے تو کہ پنجہ پھیرے تو

منتہاے کمال نقصان ست — گل بریز و بوقت سیرابی

منتہا ہر کمال کی نقصان ہے — پھول گرے وقت سیرابی کے

توکہ مبدأ و مرجعت این ست — نہ سزاوار کبر و اعجابی

تیری کہ ابتدا اور انجام یہ ہے — نہین لائق تکبر اور غرور کے ہے تو

خشت بالین گور یاد آور — اے کہ سر بر کنار احبابی

اینٹ سرہانے قبر کی یاد کر — اے شخص کہ سر دوستون کے پہلو پر رکھتا ہے

خفتنت زیر خاک خواہد بود — ایکہ در خوابگاہ سنجابی

سونا تیرا نیچے خاک کے ہوگا — اے شخص کہ بستر تیرا پوستین ہے

بانگ طبلت نمیکند بیدار — تو مگر مردہ نہ در خوابی

آواز ڈھول کی نہین کرتی تجکو جگاتا — مگر تو مردہ ہے نہ سونے مین ہے تو

بس خلایق فریفتہ ست این سیم — کہ تو لرزان بر و چو سیمابی

بہت خلق دیوانی ہے اس چاندی پر — کہ تو بیقرار اُسپر مثل پارے کے ہے تو

بس جہاندیدہ این درخت کہن — کہ تو پیچان بر و چو لبلابی

بہت جہاندیدہ یہ درخت پرانا — کہ تو لپٹا ہوا اسپر مانند عشق پیچان کے ہے تو

بس بگردید و بس بخواہد گشت — بر سر ما سپہر دولابی

بہت پھرا اور بہت پھرے گا — ہمارے سر پر آسمان پھرنیوالا

تو ممیز بعقل و ادراکی — تو بکرم نجاہ و انسابی

تو تمیز والا عقل اور سمجھ سے ہے تو — تو بزرگ مرتبہ اور نسب سے ہے تو

ابلہی صد دبیقی و دیبا — گر بپوشد خرسیت عنابی

ایک احمق نشو کپڑے ریشمی — اگرچہ پہنے ایک گدھا ہے رنگین

نقش دیوارِ خانہ تو منوز

تصویر دیوار گھر کی ہے تو اب تک

اے مرید ہوای نفس حریص

اے مرید خواہش نفس کا حرص کرنیوالا

قیمتِ خویشتن خسیس مکن

قیمت اپنی ناقص مت کر

دست و پائی بزن بچارہ و جہد

ہاتھ اور پانون ار علاج اور کوشش مین

عہد ہا ے شکستہ راچہ طریق

وعدے تونے ہودن کی کیا راہ

بدرِ بے نیاز نتوان رفت

دروازے خدا ے بے نیاز پر نہ سکیگا جانا

تو درِ خلق میزنے ہمہ وقت

تو دروازہ خلق کا ٹھونکتا ہے سب وقت

کے دعای تو مستجاب شود

کب دعا تیری قبول ہووے

یارب از جنس ما چہ خیر آید

اے پروردگار ہم ایسون سے کیا نیکی ہووے

عیب دان و لطیف و بیچونے

عیب جاننے والا اور مہربان اور بے مثل ہے تو

سعدیا راستی ز خلق مجوے

اے سعدی سچائی خلق سے نہ ڈھونڈھ

گر ہمین صورتے و القابے

جو یہی صورت اور نام مشہور ہے تو

تشنہ بر زہر ہیچو جلابے

پیاسا زہر پر مانند شربت نوش کے ہے تو

کہ تو در اصل جوہر نابے

اسلیے کہ تو اصل مین جوہر خالص ہے تو

کہ عجب در میان غرقابے

کہ عجب ڈباؤ مین ہے تو

چارہ ہم توبہ است و شعابے

علاج بھی توبہ ہے اور پناہ

جز بہ مستغفری و اوابے

سوائے بخشش چاہنے اور رجوع کرنے کے

لاجرم بے نصیب ازین بابے

ناچار بے نصیب دروازہ خدا سے ہے تو

کہ ہمیگروشی در دو محرابے

کہ پھرتا ہے تو دو محراب مین یعنی دنیا اور آخرت مین

تو کرم کن کہ ربِ اربابے

تو بخشش کر کہ پروردگار پروردگارونکا ہے تو

ستر پوش و کریم و توابے

عیب چھپانیوالا اور بزرگ اور توبہ قبول کرنیوالا ہے تو

چون تو در نفس خود نمی یابے

مردمی ذات مین اوسکو نہین پاتا ہے تو

جای گریه است بر مصیبت پیر
رونے کی جگہ ہے مصیبت بڈھے پر
باهمه عیب خویشتن همه روز
باوجود سب عیبوں اپنے کے تمام دن
گر همه علم عالمت باشد
جو سب علم عالم کا تو ہووے
پیش مردان آفتاب صفت
آگے مردوں آفتاب کے مانند کے
پیر گشتی و ره ندانستی
بوڑھا ہوا تو اور راہ حق کی نجانی تو نے

چو تو کودک هنوز کعب لعبی
جو تو مثل لڑکے کے ابتک کھیلنے والا ہے
در تکاپوی عیب اصحابی
تلاش میں عیب یاروں کے ہے تو
بی عمل مدعی و کذابی
بے عمل کو دعوی کرنیوالا اور بڑا جھوٹا ہے تو
با خرافت چو کرم شب تابی
نسبت ہمرش جگنو کے ہے تو
تو نه پیری که طفل کتابی
تو نہیں بوڑھا ہے تو بلکہ لڑکا مکتب کا ہے تو

خاتمة الطبع

شادابی گلستان سخن بآبشاری حمد وشکر بهار آفرینی ست که باغ جهان وجنان را بریاحین بوقلمون مزین فرموده وسیرابی بوستان کلام بآبیاری صلوة وسلام بر سید انامی ست که گلزار رسالت را به ثمرات قوانین صلاح و فلاح داریکتب نمود اما بعد این بهارستان عالم بینی گلستان مترجم که نقل منتقش از نسخه مطبوعه مطبع احمدی دهلی وانتخاب ترجمه وحواشی او از نسخه مطبوعه کلکته وغیره نموده شد بار هفتم بتصحیح تمام بماه شوال سنه ۱۳۲۱ھ حسب ایمای جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکته ... در مطبع مالک المطبع مجیدی کانپور باهتمام احقر عبید راجی رحمت رب حمید محمد عبد المجید غفر له ولوالدیه مطبوع شده نضارت بخش قلوب مشتاقان وبصارت افزای چشم منتظران گردید

